U76820 1-12-09

Title — Deewan Nasakh.

creator — Sheikh Imam Bakhsh Nasikh

Publisher — Nawal Kishore (Lucknow).

Date — 1868

Pages — 220

Subjects — Dawawean; Nasakh; Sheikh Imam Bakhsh.

مجموعۂ صنائع میں یکتا ان کمال فضل خلاق زمین و زمان

نظم رنگین مع تضمین اشعار رنگین نیز دو دیوان کلام مجیب ...

دیوان جان صاحب

کہ سابق ایک دیوان متن میں اور دوسرا حاشیہ پر مطبوع ہوا تھا اب علیحدہ یکجا بطور ...

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی

دیوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خوب یہ موزوں بھی وصف قد بالا ہو گیا
عالم بالا تلک اپنا بول بالا ہو گیا

باعث گریہ ہوئی فرقت میں تجکو بھی کہتی
سایا تیا اشکوں میں جی کا استحالا ہو گیا

می کشی میں بی روتی میں بہا لی یار کور
نشہ کی ڈوروں کی جا انکھوں میں جالا ہو گیا

غیر لالا موہوں کا قتل کرتا ہی مجھی
ای پری بالا سری کا یہ بالا ہو گیا

داغ حسرت کسی تیری عہد میں پایا ہمیں
باغ میں اکی جو گل تہا اب وہ لالا ہو گیا

خوش ہوا ہوئی ہی گر دل غم میں یار دا گیا
قہقہا ہونٹھوں تلک لب تجا کہ نالا ہو گیا

محتسب بو نچا سکا یہی نہ مستوں کو نظر
شیشہ مئی اوٹ کر ساقی پیالا ہو گیا

دیوان دوم

یاد کشتی میں جو آیا وہ تبسم ہائے حسن | وہ تخجری کی مجھی گنگا کا دہارا ہو گیا
یہ ترقی پہ ہے ہر دم حسن لاثانی تمہارا | اور کال ... کا شمارا ہو گیا

تیری جادو گری تغییر کر اے چشمان یار | ناسخ جادو بیان عاشق تمہارا ہو گیا

مر کے عاشق ہو گیا ازبس غیرت تمشاد کا | غل مچایا قمریوں نے بھی مبارکباد کا
دیکھتا ہوں اپنے خون آلودہ چہرے کی بہار | خنجر قاتل بھی آئینہ ہے فولاد کا
الفت ابرو میں کھینچا ہے یہ ہاتھی پر الف | ٹہرے ہیں جو سرو کی سایہ میں مجذاد کا
دیکھ کر موج ہوا کو کشتی میں غرقاب میں ہم | بوریا اوڑھتا ہے اپنی خانہ برباد کا
کیوں عیب رائگان طبع پہ نقصان طبع | یعنی ہے واللہ کو لازم کہو دی حبل لاد کا
جائے قاصد دو پہر بھیجی اگر پیک صبا | تو بنا ڈالا ہے میری خانہ برباد کا
عشق دل میں ہے دل سینہ میں آغوش کی ہوا | ان بگولوں سے نشان ہے خانہ آباد کا
کوئی غنچہ ہے کوئی گل ہے کوئی پژمردہ ہے | دیکھتے ہیں ہم تماشا گلشن ایجاد کا
کھینچا ہے جو تیرے رخسار تاباں کی شبیہ | شمع روشن بن گیا ہے موقلم بہزاد کا
قید ہوتی ہے ہوا فارغ میں قید زیست سے | کام نکلا ہے جنون صد او سے جلاد کا
محو عشق ایسا ہوں کرتی ہیں اگر اعدا بھی ظلم | شیفتہ ہوتا ہے مجھ محبوب کی بیداد کا
کوچہ جاناں سے نکل جاتی کہیں جنت میں ہم | طیریان دل ... پر احسان ہے صیاد کا
نغمہ سنتی ہیں ... شنیدہ بیداد آپ کو + | جیسی ... جہاں ہے حسن ... زاد کا

دیوان دوم

چمن میں کوئی گل جو شاخ پر دیکھا
تو مجھکو یاد وہ محبوب کی سوار آیا

کبھی جو کوہ کو سودائی زلف یار میں ہم
تو وہیں مار سیہ شکل یار نظر آیا

کبھی جو سیر چمن کو وہ نی سوار گیا
گل پیادہ یہ سمجھے کہ گل سوار آیا

لب اوسکی پستہ دہن سیب آنکھیں ہیں بادام
کھلی جو بات تو غنچے میں نظر انار آیا

جو گوش گل ہے سنی باغ میں تو کیا چارہ
قفس سے نالۂ بلبل ہزار بار آیا

تری سواری میں کب پچشاخی ہی برقرار
جلو میں صحن گلستاں ہی سے بہار آیا

شکستہ پائی ہی توبہ کی طرح اسکو بھی
ہماری پاس جو آئی ہی کشو شمار آیا

یہ نازکی کی عجب ہے کہ باغ میں وہ گل
قریب آتش گل جب گیا بخار آیا

کبھی نہ قطرہ دیا تو نی ساقیا مجھکو
ادھر یہ آتش می کا کوئی شرار آیا

مثال سنگ گراں جا نہیں جو بیٹھ رہوں
کہ اس جہاں میں میں صورت غبار آیا

لگا جو تیر ترا سینۂ شکار میں
میں خوش ہوا کہ مری دام میں شکار آیا

دکھائی باغ میں آنکھیں جو پی ہوئی اپنے
وہ نشہ دیدۂ نرگس سی آج اوتار لیا

ولہ

گردوں کو تیری نور سے اختر بنادیا
ہر تابدان کو نیر اکبر بنادیا

ساقی نی برگ گل سی لگائی جو دو نوبو ملا
می کو شراب درد مکرر بنا دیا

گل کا شگفتہ فرقت ساقی میں جای تھی
شیشہ کو میری تہمت نی پتھر بنادیا

اوس سرو قد کی عشق کی تاثیر دیکھنا
ہر ایک دل کو شکل صنوبر بنادیا

[illegible]

ہیں جو زندان میں پنہاں تن سے ہوا آزاد سر
کر رہا ہوں شام سے ہی انتظار اس ماہ کا
ہے عجب وہ قدم ہی جو چلا اس راہ میں
گر گئی پرواز رنگ تیری ہتھیلی کی حضور
پڑ گیا ہے عکس جو سر کے تن پہ داغ کا
دیکھ کر خورشید سا چہرہ جو ہم غش میں گرے
باغ میں یاد آ گئی مجھکو جو اوس گل کی بہار
تیغ قاتل نے جو کھولی میری چھاتی کی گرہ
مجلس زندان [illegible] سے گھر میں اب آپ
جب سے لی اوس بت کا سینہ سنگ ہے پیش نظر
مجھکو جرم عشق پہ جب کیا حاکم نے قتل
سیکڑوں میں چاک کی ہیں ساقی نے ہی شیشہ
کسقدر فرقت میں ہی ہے سیہ خانہ حبیب
جل نہیں جاتا ہے جو صاف روئے آتشناک سے
جا لگا کانٹا سا مجھکو رکھتے ہیں قدم
گھر اتنا تاریک ایسا ہے کہ لیکر خط یار
دشت غربت میں بدن سے کوچۂ جاناں میں روح

طوق تھا جو میری گردن میں وہ خنجر ہو گیا
دیدۂ بیدار بہر آج اختر ہو گیا
اک قدم میں بیٹھ قدموں کی برابر ہو گیا
بیٹھ اس میں جو لعل تھا اب سنگ مرمر ہو گیا
ساری جسم یار میں پھولوں کا زیور ہو گیا
سایہ اپنا کوچۂ جاناں میں بستر ہو گیا
پھر مرغ روح پر [illegible] شہپر ہو گیا
حسرت دل کی نکلنی کو عجب در ہو گیا
سلک گوہر اپنی مژگاں کی طرح تر ہو گیا
حلقہ اپنی چشم تر کا خاتم زر ہو گیا
جسم بے سر ہم سری جسم ساغر ہو گیا
آج اس ظلمت کدہ میں میں سکندر ہو گیا
شمع کی او ربہا گئی کو شعلہ شہپر ہو گیا
طائر مضمون ہی اب گویا سمندر ہو گیا
اسقدر میں وادی غربت میں لاغر ہو گیا
چاند نا آیا تو وہ کالا کبوتر ہو گیا
جسم بے جان کسطرح خالی مرا گھر ہو گیا

دیوان دوم

جو وصف لکھی کتابیں صد نگہ ترکان کی
تو خامۂ مصحف سے تار رشتہ پیار ہوا
بستان شانہ زلف پاجیون میں ہی پرتھار
و رنگ زلف گریبان تار تار ہوا
وہ نکلا تب دل [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

تمام عمر پیا مین نے غم مین خون جگر	جہان مین نام مگر رند بادہ خوار رہا

غلام حیدر کرار ہون مین ہی ناسخ

مرا عدو جو ہوا زیر ذوالفقار ہوا

کاروان باد بہاری کاروان ہو جائیگا	ایک دن یہ باغ پامال خزان ہو جائیگا
چاند سا چہرہ جو پردہ سے عیان ہو جائیگا	چشم عاشق کا ہر ایک پردہ کتان ہو جائیگا
رفتہ رفتہ اپنی در تک وہ صنم آنے لگا	سجدہ گاہ خلق سنگ آستان ہو جائیگا
جان پالیگا چمن ہی گل تری گلگشت سے	ہر شجر مین مرغ جان کا آشیان ہو جائیگا
انقلاب دہر سے اوس سے ملادیگا مجھے	پیر جب ہو جاؤنگا مین وہ جوان ہو جائیگا
حرص سے ابد یہ کہتا ہے جو گر جائینگی دانت	کیا کشادہ بہر رزق اپنا دہان ہو جائیگا
بال کی صورت مین نازک ہے وہی تابان آفتاب	تیری آنکہ سے ابھی پامال آسمان ہو جائیگا
تیری ابرو کی کمان کو تیر سا سیدھا کیا	پیش مژگان تیر خم مثل کمان ہو جائیگا
گر یونہی مین سیاہ ہون تو رفتہ رفتہ دیکھنا	اوس سے بھی کو انچی سایہ کا گمان ہو جائیگا
ما لک روحی مین گر ہے تو مغروری ہی کیا	ایک دن برگشتہ تجھسی آسمان ہو جائیگا
کیا خبر تھی مجھکو وہ محبوب تیر انداز ہے	ہر خدنگ اپنی بدن مین استخوان ہو جائیگا
یارب جب مجھ جان بلب کو بھیجیگا پیغام وصل	دیکھنا پیغامبر نخچیر بیان ہو جائیگا
اسقدر ہے شوخ رنگ روی آتشناک کی	شعلہ آتش تیری آگی دہوان ہو جائیگا
آنچ جین پر گیا ہی آج اوس گلگا جو عکس	باغ مین ہر غنچہ گل عطردان ہو جائیگا

دیوان دوم

[illegible]

[illegible]

یار کی شمشیر ابرو آبدار
کون ہی اس ماہ کا جو گرم نظارہ نہین
خاک ہی جاب آب ہی فصل بہار مین شراب
رنگ کی گلبن مین ہر بہکا ہوا سا قد
جسطرح معدوم ہوتی ہین ستاری صبحدم
پر تو جانان ہی میری کالبد مین جای روح
رنگ پان ہی سبز ہونا تنگی کند لسی گال
فرقت ساقی مین ایسی تنگ ہے ہم پارسا

تیغ پر عجلت سی ہر جوہر پسینا ہو گیا
چشمۂ خورشید ہی اب چشم بینا ہو گیا
شیشۂ ساعت بہی می کا آبگینا ہو گیا
تہا کف گل مین جو زر گویا دفینا ہو گیا
عہد پیری مین سرا فالی خزینا ہو گیا
آنی کی بہت گویا اپنا سینا ہو گیا
مبتذل تشبیہ سی سونی پہ مینا ہو گیا
محو خاطر سی خیال جام و مینا ہو گیا

ہی تصور مین جو محبوب الٰہی رات دن
کعبۂ دل صاف ای ناسخ مدینا ہو گیا

جب مری دل کو اضطراب ہوا
خاک سر سے مصر و سیہ پامال
نامہ پر خط کی یہ ز سے چین لایا
روز تاریک بہی ہوا روشن
ہجر جانان مین یہ غذا ہی مرے
کی حکومت جو مصر مین دو دن
داغ سوزان وہ ہی مری سر پہ

ساری عالم مین انقلاب ہوا
ای فلک روز انقلاب ہوا
یہی حاصل اوسے جواب ہوا
پہر ہر اک ذرہ آفتاب ہوا
داغ نان مرغ دل کباب ہوا
یہ بہی یوسف کو ایک خواب ہوا
سنگ مانند برف آب ہوا

دیوان دوم

سلطنت کا مری قرون مین بہ شہر شاہ ہوا
در دو سر مجھکو جو غربت مین ہوا ای نصیب
بدلی صندل کی وہین چرخ پہ سر پر چونا قشر آیا
اپنی جا جای وہین ہو گئی باہر لا کہو ن
گہر سے چوتا کہ بدل کر چہرہ پاہر آیا
جرم سی یہ ہوا سب جو قاتل ناسخ کا
دیر مین صورت مینا تن بی سر آیا

و لہ

ابر عالم ہی مری غفلت و ہشیاری کا
خواب دیکہا نہ کبہی بخت کی بیداری کا
کام خون ریزی ہی اون چشم بازاری کا
جان پیچ جگر کی قصد خریدار سے کا
رحمت حق ہی سبب میری گنہگاری کا
ابر کرتا ہی اثر ... بیکاری کا
وصف خطی کی مت دیوان مین کیجئے صحبت کا
سامنے جو ہو دل زار سے ایک بار کا
ہو رنگ جانان کی علامی رونق رونق
روح جاری نہ یہی یاری کا

[illegible]

بسکہ شعلہ آواز مین نزاکت ہو جسکو
دیکھی عالم مری نالون کی شرر باری کا

ہی یہ وہ راہ کہ تا عرش پہنچتا ہی بشر
دل مین دروازہ ہی اس گنبد زنگاری کا

نقشہ مین جو قدم یار نہین کرتا ہون
بیخودی مین بھی مجھی دھیان ہی خودداری کا

ہی وہ سنبل جو چمن مین ہی ہیولا اسکی
جو مجسم ہو سبب مین کرتا نہین بیکاری کا

شہسواری کا جو اودن جانبکی تکیہ ہی شوق
چاندنی نام ہی شبدیز کی اندھیاری کا

تو وہ خورشید ہی چہری سی اٹھائی جو نقاب
ہر اک ذرہ مین عالم دہن بیکاری کا

کہا گیا ہی اوسی دور زمین غم ہی افسوس
حوصلہ جسنی کیا ہی مری غمخواری کا

رحم دل ایسی ہین ہم صید کہ عالم مین
ختم ہوا طائر مضمون کی گرفتاری کا

ردی گلرنگ اگر حوض مین ہو عکس فگن
طور فوارے مین ہو رنگ کی پچکاری کا

دمبدم خندہ گل سی یہ صدا آتی ہی
باغ عالم مین ہی موقع ہی زرداری کا

خود بخود دستی کی اڑتی ہی ہوائی مین سیاہ
کیا لکھون حال مین ناسخ کی سیہ کاری کا

اپنی نالون کا ابھی ظاہر اثر ہو جائے گا
شور سنکر اوس پری کا بیدار ہو جائی گا

تیری جلوی سی حسینوں کا ضرر ہو جائی گا
روبرو جب شمس آئیگا قمر ہو جائی گا

مر چکا ہون پر ہوا آنا جو اوس صیاد کا
طائر روح روان بیبال و پر ہو جائی گا

اوس پری کی کوچہ مین لوٹینگی ہم دیوانہ وار
سایۂ دیوار کا ہمکو اثر ہو جائے گا

ہو گیا ہون روتی روتی کور لیکن ہجر یار
تار اشکونکا ابھی تار نظر ہو جائی گا

دیوان دوم

[illegible]

ناکہ رکہا ہی ہر بری کیونکہ اوسکی ساتہی	ہوا نہ تھی کی سلیمان کی ہی خاتم ہاتہی
وہ عطارہ مست ہین ای اگر کوئی شب	پینہ ہینا سی ہی رکہہ لیں ہن ہم ہاتہی

ولہ

رنگ یہ پا ہی گوری گوری جو تمہاری ہاتھ پاون	زیست سی ہم مانند بسمل کیون نہ ماری ہاتھ پاون
چاند سورج ہین ہتھیلی اور تلوی کی عوض	ناخنون کی بدلی کرتی ہین ستاری ہاتھ پاون
چشم سے حیران ہو جاتی ہی جب تیری حضور	دیدۂ ناخن سی کرتی ہین نظارہ ہاتھ پاون
ہون وہ مجنون ہتھکڑی بیڑی الفت کی ہی جب	کیا ہی کرتی ہین بلا کی اتنا ہی ہاتھ پاون
کردیا ہی عشق بازی نی غضب بے دست و پا	ہو گئی یکسر جدا جیسی ہماری ہاتھ پاون
ہاتھ اوٹھایا وصل مین جو پھر چلائی لات ہی	رفتہ رفتہ اب نکالی تھی باری ہاتھ پاون
گل تو کیا رنگ حنا کی بو سی ہوتی ہین لال	شاخ گل سی ہین کہین نازک تمہاری ہاتھ پاون
چوم لیتی ہین تصور مین ہم ای بت مدام	کیا بنایا ہی ہین خدا نی تیری پیاری ہاتھ پاون
محتسب نے سنگ سیمین کیا کوئی توڑا ہی سم	ٹوٹتی ہین آج کیون ساقی ہماری ہاتھ پاون
ناخنہ کی بدلی ہی تیری حیدری اللہ نی	صاف سونی کی بنائی تیری سارے ہاتھ پاون
ای سہی کب مشتعل ہوا آتش رنگ حنا	بال قفس کی طرح جہاڑین ہزاری ہاتھ پاون
تیری آنکھون کی تماشا کو کہ آنکھین ہوگئین	پر کہان سی لائین کی ایسی بیچاری ہاتھ پاون
تیری آنی کی خبر دیتا ہی جب پہنک صبا	کیا ہی ای گل پھول جاتی ہین ہماری ہاتھ پاون
چشم جادو پہ گرے ہین یہ کہین آنکھین شتاب	دست و پا ہی یار پر جو رونی واری ہاتھ پاون

دیوان دوم

ہاں ہی یارو قدر مین عاشق کی گل تم رہو
زاہد اعتقی مین ہوگا اونکو جو زر دار ہین
جو کہ دنیا مین ہوئی انکو دیدار خدا
اب نہ وہ چاک گریبان ہی نہ وہ دامان دشت
ناتوانی سی ہماری دست و پا بیکار ہین
ہم کہان جس پاس اوسکو تیری در کا
قیمت ہوا گر موقوف ہو نافہ ہی

ضد سی پا ہی زر دو ... دیدہ بیدار ہین

ولہ

کیا وہ لالہ میں ہی جو اوس سنگ دل میں نہیں
ہاں مگر داغ سیہ رخسار روشن میں نہیں

بی گداز دل نہیں ممکن کہ ہو سیر سلوک
دیکھ اہی راہ پر روانی آب آہن میں نہیں

کیا فقط تیری تجلی سی ہی موسیٰ بیقرار
کون بیتاب طور کا ہی جو فلاخن میں نہیں

دیکھنا جذب سنگ جانان مری زندگی بعد
گو نشست تو لیسا کو ہی اٹھ ہی بھی مدفن میں نہیں

دونوں میں عالم گیر دیر و حرم کی یار ہیں
پہ سبب ہی ربط جو شیخ و برہمن میں نہیں

بھر لیے انگاری میں نی عشق کی عجاز سی
داغ ہای اشک گلگون پیرہن دامن میں نہیں

کسکو یاں پہنچا سکی تیری سوا کوئی گزند
کون ہی وہ اہی اجل جو تیر جوشن میں نہیں

سنبر کی ہی یاں شراب سرخ کی کشت عمل
دانہ تسبیح زاہد اپنی خرمن میں نہیں

کھل گیا ہمسر عناصر جب ہوی بی اعتدال
رابطہ وجہ سی ممکن دوست دشمن میں نہیں

ہوں اسیر ضعف کر آزاد ای جوش جنون
طوق کوئی خبر گریبان میری گردن میں نہیں

سر تصدق سر الکر گرا جو پاؤں پر
پیر یہ غم ہی ہاتھ اوس قاتل کی گردن میں نہیں

تشبیہ میں منکر ہیں تو ذرات عالم ہیں گواہ
کس طرح خورشید تاباں سیم زر در [illegible] میں نہیں

خوردہ شان سے پالی ہیں مثال چشم گریان پا تمکین
خار صحرا ہیں گئی چبھ چبھ کی مژگان پا [illegible]

جھک گیا ہوں ضعف سی [illegible]
چبھتی ہیں ہر قدم پہ خار مژگان [illegible]

ہوں وہ وحشی [illegible] آباد [illegible]
آبلوں کی [illegible] چشم غزالان پا [illegible]

ضعف میں بار قبا او ترا [illegible]
تنگ سا [illegible] طوق گریبان پا [illegible]

دیوان دوم

[illegible]

[illegible]

طور کی قدر تیری آگ سی دلا خاک نہین
شعلہ باری وہ شعلہ وار اگ نہین

فیض ساقی ہی برابر گردش ناکس مدام
گردش جام ہی یہ گردش افلاک نہین

کم نہین غنچہ سی اوس گل کی جدائی مین ہم
دل ہی صد چاک گریبان اگر چاک نہین

بند ہی راہ خزان جبکہ کرو بادہ کشو
پی سبو جام طرف باغ مین یہ تاک نہین

کیون نہ زاہد کرین ہم رند بھلا جوش و خروش
نشہ بادہ ہی کچہ نشہ تریاک نہین

خاکساری مین کسیلو ہی بھلا کیا نسبت
کوئی عنصر مری قالب مین بجز خاک نہین

ساتھ کیونکر مین خاکی ہو بھلا مثل غبار
ہی مری روح روان توسن چالاک نہین

آگیا جلد جو ایسا سبب اسکا کیا ہی
خط رخسار کی ہی یار اگر ڈاک نہین

اندنون کہتی ہی یہ ورد زبان ہر تلوار
اوسکی ابرو کی برابر کوئی سفاک نہین

شمع مہتاب کو فانوس کی کیا حاجت ہے
حسن کا کچہ نہین نقصان جو پوشاک نہین

محتسب کیون ہی گل تاک کو کہتا ہی حرام
گر حلال اس سی کری مجکو تو کچہ باک نہین

ہی نصیب ایسی ہی اس صیدگہ عشق مین ہم
ہوگئی ذبح مگر لائق فتراک نہین

سمن برگ گل و نرگس و زنبق ہی صنم
سینہ نہین کان نہین آنکہ نہین ناک نہین

راہ کس درجہ ہی تاثیر لب شیرین کی
نیشکر ہی دہن یار مین مسواک نہین

سنکے کہتا ہی وہ ناسخ کی روانی کی لئی
دیدہ تر ہو دریا تو نگہ پاک نہین

دیوان دوم

کون زندہ ہی جو اوس چشم کا بیمار نہین
مرکی چھوٹا ہی جو زلفون کی گرفتار نہین

کوئی بھایا ابھی آنکھون مین نظر مین سیاہی بن
آنکہ ہی چشمۂ مجنون روزن دیوار نہین

آبلی ہین مری پاؤن مین نہ سمجھو پاپوش
پنبۂ داغ جنون سر پہ ہی دستار نہین

وحشت و تنگی زندان مین پہل کہتی کہتی
کوئی گو آگرمی آبلون مین چلا جاتا ہون

آنکھین خونبار ہین آبلون مین خار نہین
الجھن مین ہی دل جاتا ہی

[illegible]

دیوان دوم

رشتۂ راندہ و رگاہ ہوں گدای نوا ہوں
لوگ نظران مین طاؤس کا پر کہتے ہین

بھیجتے ہین جو خط اوس شمع تجلی کو ہم
سر پر اب پیک ہی پروانونکی پر کہتے ہین

اوس پری چہرہ کی نظارہ سی جل جائین کہین
اس لیے آنکھونکو ہم اشک سی تر کہتے ہین

ہیچ ہین خاتم جمشید کو اس رشک سے ہی
ہاتھ مین جو کہ ترا حلقۂ زر کہتے ہین

پیرہنی کا حوانی مین گمان ہو جیسے
ہم شب ہجر مین امید سحر رکھتے ہین

بنتی ہی بازو کی مچھلی ہی وہین ماہی کب
آستین دیدۂ گریان پہ اگر رکھتے ہین

ساقیا باقی ہین ہم تیغ حوادث سی بنا
جام می پیتے نہین منہ پہ سپر کہتے ہین

ولہ

بنتی ہین چاندی کی مچھلی حلقۂ زر ہاتھ مین
ملتی ہین جامی حنا اکثیر دلبر ہاتھ مین

بد نصیب ایسا محیط عشق مین مچھلی نہین
آبلی ہین جا بجا لبلیون مین جو گوہر ہاتھ مین

تیری در پر یون کھڑا رہتا ہون مین زار و نحیف
حلقۂ در ہی گلی مین بازوی در سا تہ مین

ہی برنگ پنجۂ خورشید تابان دست یار
رنگیا وزن حنا مانند اختر ہاتھ مین

ای خدا وند آگیا دنیا سی خالی ہاتھ یون
لی گیا ہوتا یہ آئینہ سکندر ساتھ مین

ای جنون ہاتھی کو ہی کب قصد دست تہی
دیکھ لے کچکو اوٹھایا اوسنے پتھر ہاتھ مین

شہر دیکھا دیکھتی والونکو ہوتا ہی گمان
و و پری جب اوٹھا لیتا ہی نکلہ ساتہ مین

مستعد ہی عدو کی اونچی نزاکت ہی ضرور
زور کب ہوتا ہی پاؤن کی سہارا ہاتھ مین

کرتی ہین عالم کو جسکی پاؤنکی بیڑی شہید
اوس ستمگر کی بلا لیتی ہی خنجر ہاتھ مین

حشر مین مجکو ضرر کیا نامۂ اعمال سے
مع حیدر کا جو اہی ناسخ ہی فقرا تہ مین

خط کیا کہ خال ہی رخ محبوب پر نہین — ایسا بدن ہی صاف کہ موی کمر نہین
بتخانہ یہ خرابۂ عالم اگر نہین — پہر کس لیے کسی کے کچہ خبر نہین
مفلس کہ اب زمانہ مین تہا بشر نہین — گلشن کو دیکہ کر کہ کف گلچین زر نہین
واحسرتا کبھی نظارہ سی اپنی نظر نہین — اپنی کمر ہی کم و کچہ مو کمر نہین
دعوی نسی ہی مری سر شوریدہ کو جو عشق — بالش مین کوئی خیر سی طاوس پر نہین
اوس سرو پہ سر لب جو کا حال ہی — قطرہ نہین ہی جو دم آب تر نہین
رہتا ہون زار زار رہ ہی محو می کشی — گویا ہی ابر تر مری مژگان تر نہین
آنکھون سی ہوی نہ کبہی چشم آشنا — شاید مری نصیب مین گل ہی ثمر نہین
کیا آفتاب و ماہ کہاتا ہی روز و شب — ای آسمان مجہی ہوس سیم و زر نہین
داغ اپنی سر کی شعلۂ جوالہ بن گئی — دیوانون مین کسیکو یہ دوران نظر نہین
داغ فراق ہی شب فرقت مین مشتعل — خورشید جلوہ گر ہی ولیکن سحر نہین
دہوپا ہی اپنی اشکون سی رنگ سیاہ شب — فرقت مین ہمدمن یہ نمایان سحر نہین
ہر دم خیال نقطۂ خال صنم نہین — بیشک یہ میری حق مین سفر ہی سفر نہین
نہر چمن مین عکس لب یار جو پڑا — ہی جس شجر کی شاخ کم از نیشتر نہین
سوزان وہ ہون تو کہ رگ سنگ کی طرح — میری رگ نین قطرہ خون خون جگر نہین

دیوان دوم

وہ جنون تھا جو برنگ سایہ تیری ساتھ تھی
ای پری اب تو تری سایہ سی بھی وحشت ہمین

جل رہی ہین آتش داغ جدائی سی جو ہم
وادی دوزخ ہوا ہی وادی غربت ہمین

کھینچی تصویر یا دل مین تصور باندھی
یار کی صورت نظر آتی کسی صورت ہمین

ساقی شیرین ادا پانی پلا دیگا اگر
صاف وہ معلوم ہوگا مسلیشو شربت ہمین

فرقت محبوب مین شکل جنازہ ہی پلنگ
کیون نظر آوین نہ تکیی صورت تربت ہمین

بادشاہی خوش نہین آتی ہی توشاہوں کی طرح
تین دن نکوا یفلاک کیا چاہیی نوبت ہمین

کیجیی کسوقت ای ناسخ بھلا فکر سخن
نامی لکھنی سی کبھی ہوتی نہین فرصت ہمین

پس از فنا بھی کسی طور سی قرار نہین
ملا بہشت تو کہتا ہون کوی یار نہین

ہوا ہون قاصد جانا کی آنی سی پابوس
سوای پیک اجل اب تو انتظار نہین

قدم رکھا کہین اور جا پڑا کہین کا کہین
ہمین تو بادہ کشو خاک اختیار نہین

نہین حساب ہی جسطرح اوسکی رحمت کا
یونہین ہمارے گناہونکا بھی شمار نہین

ہماری جامہ دری مین ہی گل کی کب تقلید
یہ وہ جنون ہی کہ وابستہ بہار نہین

شب فراق ہی اور اندھیاں ہین آہونکی
چراغ کو مری ظلمت کدہ مین بار نہین

زمین پیار سی مجکو گلی لگاتی ہے
عذاب ہی یہ دلا گور مین فشار نہین

ہر ایک گل ہی چمن مین شبیہ عارض یار
ہماری جسم کی تصویر ہی یہ خار نہین

مین ہون حباب جو دریای حسن ہی قاتل
یہ موج آب ہی شمشیر آبدار نہین

دیوان دوم

[illegible]

بیمار و ناتوان ہون اوٹھہ نہین سکتا قدم مرا
رنگ حنا نہین کہ صفائی بدن سی یہ

دشت جنون مین آبلی پہوٹی نہین مرے
انکھ کہیلیو سی چلتی ہو تم مجکو ڈر یہ ہے

سر تنگی بی سبب نہین دشت جنون نہین ہم
پہر پہر کی دارہی ہی مین کہتا ہون مین قدم

کیا دشت کا گلہ ہو مقدر تو ای جنون
جانو نہ آبلی کہ جو ہی اشتیاق خار

مسجد مین کسطرح سی قدم رکہون واعظا
یوسف تجہی سمجہتی ہین سودا ہوا اونہین

اسد رحبہ ہمنی آدمیون سی اوٹھای رنج
دل دوڑتا ہی کوچۂ دلدار کی طرف

سب جان لین کہ کوچۂ گیسو مین ہون اسیر

اوبہا ہی حبیب کا جو کوئی تار پاون مین
پہوٹا ہی رنگ عارض دلدار پاؤن مین

یہ ہی شبیہ دیدۂ خونبار پاؤن مین
اوبہین کہین نہ گیسوی خمدار پاون مین

باندہی ہی پہاڑ پہاڑ کی دستار پاؤن مین
آئی کہان سی گردش پرکار پاون مین

پیدا ہون چہالیون کیطرح خار پاؤن مین
آنکہین یہ مکلین ہین پی دیدار پاؤن مین

چہٹی ہی لائی خانہ خمار پاؤن مین
زنجیر نہین تیری خریدار پاون مین

اب زندگی کرین کی بسر جا کی پاؤن مین
جبسی نہین ہی طاقت رفتار پاون مین

زنجیر چاہیی سر بازار پاون مین

وہ دن گئی کہ ہاتہ مین رکہتی تہی پہول ہم
ناسخ چہوی اب اوسکی عوض خار پاؤن مین

زانو کے طرح صاف ہین اوس حور کی ساقین
رانین نہ پری کی ہین نہ ہین حور کی ساقین

آئینہ کی رانین ہین تو بلور کی ساقین
یہ نور کی رانین ہین یہ ہین نور کی ساقین

دیوان دوم

دیکھے جو ید بیضا کی ای شمع تجلی
دیکھے جو کلیم اوس بت پر نور کی ساقین
محشر مین ہی بوسہ کی لگا ساق خدا کا
پڑتی جو جہان اوس بت مغرور کی ساقین
دنیا کی غزالن دردین کیا پیش کرانجان
غلمان کی ایسی ہین نہ ہین حور کی ساقین
شمعین نہین روشن تری محفل مین ہوا ظلم
جلتی ہین کسی عاشق مہجور کی ساقین
...

راہ مین چلتی تہین اوس فتنہ گر کی ایڑیان

بہت ہی تیغ جلن ایسی داغ سوزاں میں
پھنکے ہیں جگنو کی شعلہ سا کیا کیے رکھ
ہیں کہنی شان عقل میں
کی ہیں دہن تنگ سی میں دہن
لالہ نار کا بچہ نرگس چمن میں
بالا کھڑی ہی پاک دامنی کی دلیل
کمال پائی ہیں عاصیوں کی موتی میں
نمائی از قدر گیسو دکھا دیجئے
اونہیں چہرہ تمکین ز اہرا گلستاں میں
کی ہم کو جو انداز اونکی چوشق بیاز

ہر یقیں دوڑی آئی ہیں پا تند یار یاسمین
نقدری تھیں پسیہ شیں جبا نوون بہ زیر کی ایڑیاں
جیسی اوس کا فر کی ایڑی تا کسی ہی شک شامی
کیوں نہ خوشبو ہوں برنگ گل سیلا گفتنی گل
جبکہ سو جاتا ہی انکھوں سی لگا لیتی ہیں سم
مدتوں آنکھوں پہ رکھا ہوں کوئی پاپیں
کب ٹھہرتی ہیں نظر میں عارض حور پری
مسجد اقصی سی پہونچا عرش اعلی تک براق

ہیں برنگ یاسمین تیری انہیں کی ایڑیاں
کس قدر نازک ہیں جیسی سیمبر کی ایڑیاں
اور گوری گوری کافر سحر کی ایڑیاں
کیسی ہیں اوس غیرت گلہای تر کی ایڑیاں
اتنا ہوں میں لاکھ بار اوس سیمبر کی ایڑیاں
کس لئی ہیں ہای مجھ بی خواب خور کی ایڑیاں
نرم ہیں ایسی زیادہ اوس سیمبر کی ایڑیاں
پہونچیں ناسخ نہ شاہ بحر و بر کی ایڑیاں

شمار ہی ہیں وہ غیروں کی ساتھ گنگا میں
جو جیتی جی نہیں ڈوبی ہیں گنج عزلت میں
نہانی والی کہیں گے کہ پانی تھوڑا ہی
یہ کانپور میں ... کیا ... کو
زمین پاک نشان تہا ان آئی نشان
جو تجھکو دیکھی وہ بینا نہ تجھکو دیکھی سو کور
اوسی کی چوب کا شانہ ہو تیری زلفوں میں
خطوط سوئی کی ہوں جسطرح کسوٹی پہ
جو علم غیب نہیں ہی سوای عالم غیب

نہائیں ہم بھی نہ کیوں آنسوؤں کی دریا میں
اوڑائیں کیوں خاک ہی گر دیا صحرا میں
ملا دوں آج ہمیں بھی کچھ اپنی اشک گنگا میں
نہ نہا سکی ہیں گنگا میں اور جمنا میں
... اونا میں اور اعلی میں
یہاں تو ہیں تمیز کور و بینا میں
... ساتھ سی میں
... ہی مری سویدا میں
ہلاکہ ... آج ... میں

دیوان دوم

[illegible]

کرون اوسکی دشمن کو قتل اوس بی تکمہ
وہی بولتا ہی جو مین بولتا ہون
دگرگون ہی ہر آن وضع محبت

دلاور اگر وہ ہی تلوار مین ہون
اگر وہ ہی بلبل تو منقار مین ہون
کبھی غیر مین ہون کبھی یار مین ہون

کہا حضرت دردنی خوب ناسخ
یہ زلف بتان کا گرفتار مین ہون

غم سی دل پر خون ہی قطرہ دیدہ تر مین نہین
جو چمک تیری بدن مین ہی وہ نور مین نہین
زلف تو کیا تیری کنگھی کی ہین بر نانی ہی شہر
دل جو ٹوٹا آہ آتشناک پیدا ہو گئی
طائر مضمون ملا کرتی ہین بی شہباز فکر
نالہ عشاق سی خالی ہی کب زنجیر در
جی مین اتا ہی یہ مصرع سکۂ زر کیجیے
خانۂ تن ہی ہماری روح جنیت ہو گئی
کیون نہ ہم بی کلیسی کروٹین بدلا کرین
ہم کہان رہتی نہین ای محتسب پنہان تیرے
طفل سے رو رو کی کہتی ہین زبان حال سی

بادۂ گلرنگ شیشہ مین ہی ساغر مین نہین
جو صفائی کانکی لو مین ہی گوہر مین نہین
زہر ایسا ای پری دندان اژدر مین نہین
چوٹ کی سوزش ہی ورنہ آگ پتھر مین نہین
میری آگی طاقت پرواز شہپر مین نہین
کب نگاہین اوس پری کی روزن در مین نہین
یار کی کانون مین جو رنگت ہی وہ زر مین نہین
تا بہ دروازہ پہنچ کر جب نا گھر مین نہین
جا ہی گل کس رات کاٹی میری بستر مین نہین
شیشہ دل مین نہین یا کاسۂ سر مین نہین
جو عدم مین چین تھا وا مان مادر مین نہین

ولہ

دیوان دوم

سرتاپا شرم وہ پری ہے | لیکن ہیں بڑی چھنال آنکھیں
بوٹا سا قد جو تیرا دیکھا | نرگس کی ہوئیں نہال آنکھیں
رویا نہیں ہجر میں جو میں آج | جلتے ہیں مری کمال آنکھیں

آیا تاثیر گریہ سے یار
ناسخ اب تو پونچھ ڈال آنکھیں

بھولی اللہ کو تقصیر اسی کہتے ہیں | بت پر اب مرتے ہیں تقدیر اسی کہتے ہیں
درفشاں ہو تو ہمیں تقریر اسی کہتے ہیں | زرفشاں کلک ہے تحریر اسی کہتے ہیں
زہر جو ہے مری ٹوٹی ہوئی زنجیر دن کا | خرمن دانۂ زنجیر اسی کہتے ہیں
مل گیا سونے کی کہنی سے سنہرا جوڑا | رنگ کہتے نہیں اکسیر اسی کہتے ہیں
محتسب کو جو ہوا پیر مغاں کا انکار | جو جوانمرد ہیں پی پیر اسی کہتے ہیں
شکل زنجیر تری پاؤں میں الجھی ہے زلف | وحشت عشق کی تاثیر اسی کہتے ہیں
چلی جاتی ہے جو کعبہ کو گدھے پہ زاہد | مذہب عشق کی تشہیر اسی کہتے ہیں
خم میں دانۂ زنجیری زنداں میں معاش | کشور عشق میں جاگیر اسی کہتے ہیں
نگہ یار کو یہ بھی نہیں کہتے ہیں فقط | تیر اسی کہتے ہیں شمشیر اسی کہتے ہیں
عہد پیری میں ہے پیدا قد خم گشتہ کمان | یہ نہیں عمر رواں تیر اسی کہتے ہیں
دم بدم کیا ہے مری عمر کٹی جاتی ہے | دم نہیں کہتے ہیں شمشیر اسی کہتے ہیں
صبح کی طرح سے دو ٹکڑا وہ گریباں ہوا ہے | اثر نالہ شبگیر اسی کہتے ہیں

دیوان دوم

دیوان دوم

ولہ

کشتی مے آج عرعت مین ہوا سی کم نہین
نیستی مین ہر قدم پر دانہ ہای ابلہ
ایک مین دریا کی لہرین دور کیا نزدیک کیا
کیا اوڑا اتا ہون تیری یاد پاکی ساتہ
زیست بہر ڈہونڈہا کہین ملتا نہین سراغ
ساتہ تیرا چہوڑ دی گا راہ مین ہجای گا
درد دین ہی جو تری دلمین ابہی ہوتا ہی دور
قالب بی روح تہا میتا سو گویا ہو گیا
بزم عشرت مین ہین طبلی عا فلو طبل رحیل
دوستو لا نا نہ شتیر تبی ہماری قبر پر
کیا برنگ بید تہرانی لگی شمشاد و سرو
میری مرنی سی کف افسوس گلگون ہو گئی
تو نی کی گلگشت سارا باغ تجہ بیر بس گیا

نوح اگر ساقی نہین تو نا خدا سی کم نہین
ایجنون گردش ہماری آسیا سی کم نہین
جو یہان نا آشنا ہی آشنا سی کم نہین
آج خاک و آب و آتش ہی ہوا سی کم نہین
بت ہی پر پوشیدہ ہی مین خدا سی کم نہین
ای مسافر جسم تیر الفتش پا سی کم نہین
بادہ گلرنگ ای زاہد دوا سی کم نہین
آتش می ساقیا آب بقا سی کم نہین
یہ جیجبر ونکی صدا بانگ درا سی کم نہین
خون گردون مین ستارونکی بتا سی کم نہین
باغمین ڈرہ وقد باد صبا سی کم نہین
اونکو خالی ہاتہ بہی ملنا حنا سی کم نہین
پہول سا پنکہڑی پوٹا حنا سی کم نہین

ولہ

تلخ باتین اپکی شیرین سخن سی کم نہین
کیسی گرمی ہو برہنہ شرم سی ہوتی نہین

چین پیشانی بہی زلفونکی شکن سی کم نہین
پیرہن ہی آپکو جسم و بدن سی کم نہین

درازی عمر کی ہی ہر کسیکی خاکساری سی
نہیں سمجھتی جو خاکستری اسکو پسند کرتی ہیں

تجھی ایماہ دیکھا خاک پہر خورشید کو رکھیں
ہمیشہ مسجدم آنکھ اپنی اختر پسند کرتی ہیں

سنا ہی کربلا کا حال ہندو میں غضب وعظا
می گلگون تو کیا پانی یہ کافر پسند کرتی ہیں

نکر یہ واد ابھی ای طائر جان اکدم رہ جا
وہ باہر آلی ہیں اب کبوتر پسند کرتی ہیں

یہاں صیاد البسار شنہ نازک خیالی ہی
ہزاروں طائر مضمون کو ہم پر پسند کرتی ہیں

وہ رشک حور جب خسار تابان کھول دیتا ہے
ملائک اپنی آنکھیں چہ بندسیاکر پسند کرتی ہیں

مری چاک گریبان سی جنون جوش سنگ اتھی ہین
دکانیں جیب کی ساری رفوگر پسند کرتی ہیں

اسی صندوق میں کل انکی لاشیں بند ہوتی ہین
یہ غافل آج کیوں ہفتائیدہ زر پسند کرتی ہیں

تعجب کیا کوئی ادنا اگر غالب ہوا اعلا پر
پیادی ہی شہ شطرنج کا گھر بند کرتی ہیں

نہ دم مارو اگر غواص دریای محبت ہو
کہ غواصی میں دم اپنا شناور بند کرتی ہیں

بہت کرکری گرمی تحریر سی دم ہو سوخت دیتا ہی
جبھی وہ سوخت کی مضمون ہم اکثر بند کرتی ہیں

اوڑا لیجائیگا شوق حسن تکلیی کی تکیی کو
عبث صیاد تکلیی میں مری پر بند کرتی ہیں

تری قاتل نہ ہو نیزہ چھوٹتی ہین کیا مری نفسیں
کہ سنجر غش میں اگر چشم جوہر بند کرتی ہیں

ولہ

دل تو کیا کرتی ہیں شکک اپنی اثر پتھر میں
ہر شرار یکو ہی کچھ بھی کا خط پتھر میں

دل وہ پتھر سی ہی کم جسمیں ہوا و سکی جگہہ
آج تک جسکی قدم کا ہی اثر پتھر میں

دامن کوہ سی اوڑ اوڑ کی ادہر آتی ہیں
شاید ای جذب جنون نکلی ہیں پر پتھر میں

ولہ

حاسد کو ایک دم نہیں صحبت جہان میں
... حسد ہی جان ہی جاتی ہے کہ جائیں

دیوان دوم

[illegible]

ہی شرابِ بقا تو کیا کرون لے کے گشتو | فرقتِ ساقی مین مرنا ہی مجہی جینا نہین
فرقتِ ساقی مین خود مینی حوالہ کر دیا | شیشۂ مے محتسب نے مے کشو چھینا نہین
کیا سرِ شوریدہ مین بی سنگِ طفلان ورد ہے | اندرون شاید جنون ہفتہ مین آدینا نہین
غیرِ روح اپنی بدن کی ہے رسائی ممتنع | بامِ جانانکا برنگ آسمان زینا نہین
داغِ سودا چمکی سینہ پر برنگ آفتاب | مجکو چاکِ جیب مانند سحر سینا نہین
کیا تری سونی کی بجلی نی گرائین بجلیان | طور ہی پیدا ہی پری پیکر مرا سینا نہین
کب دوشالہ چاہیے وحشتِ جنون کی واسطے | کیا یہ موی جسمِ عریان ہین جو پشمینا نہین
حسن ہو کندن سی گالونکا جو نکلی خطِ سبز | لطف کیا ایجان جبتک سونی پر مینا نہین
ہون مین وہ شاعر کہ میری فکر ہی روح القدس | کیا ہی میرا دل جو مضمونون کا گنجینا نہین

کوڑتا پہرتا ہی ہر سو محفلِ محبوب مین
غیر ای ناسخ بہلا کیا ہی جو بوزینا نہین

ہے ہجر مین ماہ روے دشمن | ہے شام و پگاہ روے دشمن
بہزاد جو مسخ بھی بنائے | ہو جائے سیاہ روے دشمن
پوشیدہ جو دوست ہی نظر سے | ہے پیشِ نگاہ روے دشمن
ہو دوست جو روسیہ تو بہتر | ہر چند ہو ماہ روے دشمن
آیا ہے عذاب بادہ خوار و | ہے قہرِ الٰہ روے دشمن
ای دوست جدہر کو مینے دیکھا | آیا نظر آہ روے دشمن

دیوانِ دوم

ردیف واو

پری جہان مین ہی جنت مین حورِ عین دیکہو
[illegible] حضرت دل روی مہ جبین دیکہو
[illegible] نبوت ہین نقشِ پای علی
[illegible] سلیمان کا نگین دیکہو
[illegible]

[illegible]

جو ہم خفا ہوں تو لازم ہی ای نظر باز رہ — نہیں بھی یاد کرو جب کوئی حسین دیکھو
نہیں ہی بار تم آؤ نہیں تو ہم بھی نہیں — نہیں ہی خوب یہ ہر دم نہیں نہیں دیکھو
ڈرو نہ آتش دوزخ سے زاہد و ہرگز — نگاہ پاک سے تم روی آتشین دیکھو
خیال لب ہی عزیزو دل مشبک میں — میان خانۂ زنبور انگبین دیکھو
ابھی تو روٹھ کے بھاگا ہی وہ صنم مجھسی — خدا کے واسطے جلدی کہیں نہیں دیکھو

جو کانپور سے ناسخ چلو بنارس کو
مزار پاک جناب علی حزین دیکھو

تشبیہ دی ہی ہلال سے ابروی یار کو — کیونکر نہ بدر باندھیے آب روی یار کو
باندھوں اگر میں شعر میں گل سے روی یار کو — کیونکر کہوں نہ خار بھلا موی یار کو
مصحف اگر سمجھتی ہیں سب روی یار کو — کہتا ہوں ذوالفقار میں ابروی یار کو
آنکھوں کو آہوان حرم کیوں نہ چاہیے — طاق حرم سمجھتی ہیں ابروی یار کو
عالم ہی صید نرگس وحشی شکار کا — دیکھا زیادہ شیر سے آہوی یار کو
مانند برگ گل ہوئی پرپا ہی عندلیب — لائی نسیم باغ میں جو بوی یار کو
پھولی سی بھی تنگ کمرین سو ہی ساق شعر — دیکھیں پلک جو ساعد و بازوی یار کو
سوؤں لپٹ کے کیا شب فرقت میں چین سے — پاؤں اگر میں تکیۂ پہلوی یار کو
کیا پای شکل نرگس بیمار وہ شفا — دیکھا ہو جسنے نرگس جادوی یار کو
کیا جذب شوق ہی کہ ہوا جس طرف کی ہو — سیلی چلی غبار مرا کوی یار کو

دیوان دوم

کردیا ہی قضا نے کیا فراق
جان مین ہون اور تن سے ہے لکھنؤ

گلیون مین ہر سنگ ریزہ ہی عقیق
راست کہتا ہون یمن ہے لکھنؤ

مین حزین ہون آوارۂ غربت جو ہون
اندنون بیت الحزن ہے لکھنؤ

تنگ ایسا ہوگیا میرے بغیر
ای پری تیرا دہن ہے لکھنؤ

کوئی ایسا شہر دنیا مین نہین
غیرت دہر کہن ہے لکھنؤ

پہلے ہین میرے دُرِ نظم اسقدر
چشم عالم مین عدن ہے لکھنؤ

مین نہین ناسخ تو کیا تاریک ہی
شمع ہون مین انجمن ہے لکھنؤ

مرے دم سے تہا بوستان لکھنؤ
مگر ہوگیا اب خزان لکھنؤ

یہ اعلے مرے لکھنؤ کی ہے شان
زمین ہے جہان آسمان لکھنؤ

ندیکھا خزان سے یہ حال چمن
ہوا کیا تبہ ناگہان لکھنؤ

بجز داغ حسرت مرے واسطے
نہ بہیجے کوئی ارمغان لکھنؤ

ولا ربع مسکون ہے مثل بدن
اور اوس مین ہے مانند جان لکھنؤ

ملاقات باہم رہے حشر پر
کہان مین کہان تو کہان لکھنؤ

صد افسوس مانند باغ ارم
ہوا ہے نظر سے نہان لکھنؤ

مرین گے تو پہنچین گے بی شبہہ ہم
کہ فردوس ہی ہے گمان لکھنؤ

الٰہی یہ ناسخ کی ہے التجا
رہے دم سے ہو شادمان لکھنؤ

دیوان دوم

کون ایسا ہی چڑہاوی جو مری تربت پر ... رات کی ہار جو محبوب اوتاری ہین کو
تم اگر چاند نہین ہو تو بتاؤ مجھکو ... کیون نہان تہی ہو پہر نظرون سی بیچارونکو
غمِ فرقت مین اگر رات کو ہم روتی ہین ... کہین ملتی نہین دریا کی کنارے دین کو
یاد ہی رات کو تم ہوتی تہی ہمسی نزدیک ... دور سی کرتی تہی ای جان اشارے دن کو
رات ہوجای یقیناً مجہے اوٹہتے اوٹہتے ... عالتِ ضعف مین کوئی جو پکاری دن کو
ایک خورشید فلک ہی نہ مین پر ہین کئی ... مشتعل کب ہین دلا داغ ہماری دن کو
روز ساعت ہی ہین ساعت روزِ فرقت ... وصل مین ایک گہڑی کہتی ہین ساری دن کو
رات کو سب نظر آتی ہین ستارے بہکر ... چڑہتی ہین جو مری آہونکی شرارے دن کو

یہ دعا آٹہ پہر وردِ زبان ہی ناسخ
رات کو وصل میسر ہو نظارے دن کو

مجکو عریانی ہین ہی کیا پیرہن کے آرزو ... ای جنون ہی ہجرِ جانان مین کفن کی آرزو
خاتمہ بالخیر ہوتا ہی جو یوسف کی طرح ... نزع مین مجکو بہی ہی سیبِ ذقن کی آرزو
میری ہاتہ تکو فقط ہی گال ملنے کی ہوس ... غنچہ تمہارا چوم لی ہی یہ دہن کی آرزو
شوق ہی غربت مین اس گوری بدنکا دیکہنا ... وادیِ پر خار مین ہی یاسمن کی آرزو
رات دن بیٹہا رہی اور سب تجہی دیکہا کرین ... ہی یہی ای ماہ ساری انجمن کی آرزو
ہچکیان لیکے شیشہ کیطرح دم توڑ رہین ہم ... کیا یہی ہی ساقیِ پیمان شکن کی آرزو
جلد نکلی جان شیرین وصلِ جانان گر نہیں ... ہی یہی اپنی بہی تہی کوہکن کی آرزو

دیوانِ دوم

ولہ

[illegible]

دشمن ایسا ہی ہمارے نام کا وہ قاصدا | کاٹ ڈالا دیکھکر خط میں ہمارے نام کو

سر جھکاتا ہے نہیں ناسخ خدا کی سامنی
ہی یہی اسکی سزا سجدہ کرے اصنام کو

بیان کیا ہو جو ہی جسم دلربا کی بو
زیادہ پیرہن گل سی ہی قبا کی بو

اگرچہ سبزۂ بیگانہ سی چمن میں ہوں
ہر ایک گل سی مگر آئی آشنا کی بو

ہوئی ہیں خاک تری رہگذار میں جو لوگ
تو سونگھتی ہیں وہ گلہا ہی نقش پا کی بو

کب اس چمن میں ہی صورتی کا مگر جز معنی
کہ ہی مثل صبا رنگ سی جدا کے بو

ہماری دلمیں پچی ہی کمال نکہت زلف
کب اپنے داغ سنی ہے نافۂ خطا کی بو

اگر نہیں ہے خوش آیندہ بو ئی می تو نہ ہو
نہیں ہی عیب اگر ہو بری دوا کی بو

کیا جو دست حنائی سی اوسنی قتل مجھی
مری لہو سی ہی صاف آتی ہی حنا کی بو

برنگ غنچہ ہی پنہان حجاب شرم میں نکہ
صبا نہ پاسکی اوس یار بیوفا کے بو

فراق یار میں ہی اشتہا کہاں ناسخ
ہماری سیری کو کافی ہی بس غذا کی بو

خود سنستی ہو اغیار سی ہنسواتی ہو مجھکو
یہ زور ہنسی ہی کہ رولا جاتے ہو مجھکو

میں خوب سمجھتا ہوں مگر دل سی ہوں لاچار
ای ناصحو بیفائدہ سمجھاتے ہو مجھکو

تم آؤ جہان خلل ہو گیا اور کسیکا
عالم کو بھلاتا ہوں جو یاد آتی ہو مجھکو

مست آنکھیں تمہاری ہیں تصور میں سیج ہوں
سچ ہو کو کبھی ہوش میں تم پاتی ہو مجھکو

دیوان دوم

[illegible]

دیوان دوم

توہی ایسا چاند کا ٹکڑا کہ ہوتی چاند کے | کرتی تھی تاری تری جانب اشاری رات کو
دیکہیوں ذرات پاتی ہین تری پرتو سی نور | چسطرح روشن ہمین ای خورشید تاری رات کو
ماہ کامل ہوکر وہ تم شام سی تا صبح سیر | گہر سی باہر کہین نہین آتی ہو پیاری رات کو
سنکی پیہ نالۂ شبگیر کو ایسا ڈرا | سب نے اوس محبوب پر صدقے اوتاری رات کو
شیشۂ می طاقچون سے میکشو اوتری نہین | منعجون نی تخت پریون کی اوتاری رات کو
ربط ہون ہر شام سی آنکہین تجہ ہی ملتی نہین | جیسے پنہان ہوتی ہین آہو چکاری رات کو
ہجر مین مضطر ہون لیکن ہی یہی اخفای راز | چپکی و لیتا ہون لگا کی کناری رات کو
وہ نظر آتا ہی مجکو مین نظر آتا نہین | خوب کرتا ہون اندہیری مین نظاری رات کو
کیا چراغ زندگانی ہی سدہار اونکے ساتہہ | میری گہر سی جب وہ اپنی گہر سدہاری رات کو
یاد آجاتی ہی ٹکڑی اوس کبوتر باز کی | کیا اوڑا دیتی ہین میری نیند تاری رات کو
دل چورا کر مجہسے تم آنکہین چراتی ہو تو کیا | چور بنکر آؤن گا گہر مین تمہاری رات کو
مشتعلین جو وادی وحشت کی آتی ہین نظر | پہرتی ہین یہ نالۂ سوزان ہماری رات کو
تہا فلک حیرت مین یہ ثابت ہین یا سیارہ ہین | کل جو تیری کفش کے چمکی ستاری رات کو
کون سا دن ہی جو ہم منت سے یہ کہتے نہین | جان رہ جاؤ کبہی گہر مین ہمارے رات کو
طول آرایش سی رکہا مجکو محروم وصال | شام سی تا صبح بال اونسے سنوارے رات کو

خوف آتا ہی رقیب لوم سیرت سن نہ لے
نام لیکر کیا تجہی ناسخ پکارے رات کو

کہرواہی جرس قلب باواز بلند
گم ہو ہر تو ابہی راہ خدا پیدا ہو

کسکو پہنچا ہین ای جان ترا فیض قدم
سنگ پر کیون نہ نشان کف پا پیدا ہو

مل گیا خاک مین پس پس کی حسینو پر مین
قبر پر یو ہین کوئی چیز حنا پیدا ہو

اشک تہم جائینگے فرقت مین تو آہین نکلین
خشک ہو جای جو پانی تو ہوا پیدا ہو

یان کچہ اسباب کے ہم بندی ہی محتاج نہین
نہ زبان ہو تو کہان نام خدا پیدا ہو

گل تجہی دیکہکی گلشن مین کہین عمر دراز
شاخ کی بدلی وہین دست دعا پیدا ہو

بوسہ مانگا جو دہن کا تو وہ کیا کہنی لگی
تو بہی مانند دہن اب کہین نا پیدا ہو

نہ سر زلف ملی بل بی درازی تیری
رشتۂ طول امل کا بہی سرا پیدا ہو

کسطرح سچ ہی نہ خورشید کو رجعت ہو جای
تجہسا آفاق مین جب ماہ لقا پیدا ہو

ابہی خورشید جو چہپ جا تو ذرات کہان
تو ہی پنہان ہو تو پہر کون بہلا پیدا ہو

کیا مبارک ہی مرا دشت جنون ای ناسخ
بیضۂ بوم بہی ٹوٹی تو ہما پیدا ہو

ولہ

مانگتی ہو جب نہ شب سیر دل بیتاب کو
سچ بتاؤ کیا کروگے کشتۂ سیماب کو

دیکہتا ہون جب جدائی مین شب مہتاب کو
داغ مثل ماہ لگتا ہی دل بیتاب کو

دیکہی بیتابی بیطرمی کی جو بی ساقی کوئی
بہول جاوے اضطراب ماہی بی آب کو

بی سبب اسباب وغافل فراہم کیا کرون
چہوڑ جاونگا یہین سارے عالم اسباب کو

عمر کی گر ترک لیتا ہی اگر راہ سلوک
کب روان دیکہا ہی تو نی موتیون کی آب کو

دیوان دوم

نقل کرتی ہی خندۂ دندان نمای یار کو
گل ہی کہ یہ قطرۂ شبنم گل شاداب کو
کچہ بیگانہ ابرو تکو جانتی تہی وصل
پہر جدا کرتی ہین تری دروازی کی
عشق کی تاثیر سے سو کہا تون کو بہن
تہی ستون پر دیکہا تہا لالہ سیراب کو
کسقدر نفرت ہی اوسکی

ہوئی آخر وصل کی شب اپنی تا رجب سے / سی دیا مینے گریبانِ سحر کے چاک کو

چوٹیان لائین ہین پریان نذر کو ای شہسوار / چاہیے چابک جو تیری توسنِ چالاک کو

تا دمِ مردن نہ نکلی اوج کی حسرت تو کیا / لیگئی صرصر فلک تک میری مشتِ خاک کو

نشے سے لال اوسکی آنکھین ہین تو کیا لالہ گون / جامِ مَی سو کب ہے نسبت ساغرِ تریاک کو

جانے ہی اپنی نگھین زاہدا سیلِ شراب / دور کر دل سی سالوس کے خس و خاشاک کو

میری ناموسی یہ نفرت رکھتی ہین اہلِ وطن / بس نہین چلتا نہین تو بند کر دین ڈاک کو

کیا لپٹ جاتا ہی میری سامنی حمام مین / ڈال دون گلخن مین اے ظالم تری دلاک کو

چادرِ گل کی یہان حاجت نہین ہے رشکِ گل / میری تربت پر چڑہا اوتری ہوئی پوشاک کو

فصد لا حاصل ہی یارو مجکو ہی سودائے عشق / لاؤ آبِ فصد کی بدلے اوسی سفاک کو

تیری صیادی جدا عالم سی ہی ای شہسوار / صید دوڑی جاتی ہین تنہا نبی ہوئی فتراک کو

دہنس گئی ہین ضعف کی مارے جو ہجرِ یار مین / ہین گیوان کہتا ہون نیچے دیدۂ نمناک کو

شاخِ گل ہین دست و پا رخسارِ گل لبِ رنگِ گل / غنچۂ گل کہیے اوس شوخِ چمن کی ناک کو

آشیانِ آسمان ہین مرغِ زرین ویب ہا / ہجر مین دیکہا جو میری شعلۂ وحشت ناک کو

باغ سی دریا سی صحرا سی فراقِ یار مین
خوش کرون ای وای ناسخ کیا دلِ غمناک کو

تیری جلوے سی جیون ہر سیمبر بیتاب ہو / کیون نہ ہر چاہِ زنخدان بہی چہ سیماب ہو

رقص کو تیار جب وہ غیرتِ مہتاب ہو / چاہِ بابل کیطرح زہرہ کا زہرہ آب ہو

دیوان دوم

ولہ

[illegible]

تیری گرد راہ کی ہو بیجا منزل مقصود کو
اب کہاں قطع منازل کا ہی یارا چاند کو

وصل کی شب آئی ہی کیا بلا غائب ہو گئی
سمجھی ہم الٹا ہی نالی کا شرارا چاند کو

جب چھپا لیتی ہو تم آئینہ رخسار کو
جوش بیجا ہی ہوا دیتا ہی پارا چاند کو

گو شب مہتاب ہی لیکن کہاں ہی چاندنی
کر دیا ہی ہجر نی گویا ستارا چاند کو

چاندنی دابی بغل میں او جب ہو گیا
رات جو آیا نظر جلوہ تمہارا چاند کو

تیری ناخن کی برابر ہو سکی کیا ماہ نو
حسن میں کرتا ہی دم ہمسر ستارا چاند کو

تین دن الحجبر ہمسکتے جب گرد جاتی میں
تب کہیں ملتا ہی رونی کا کنارا چاند کو

چودھویں کی رات ہوتی ہی جو بنتا ہی ہلال
تم اگر ابرو سی کرتی ہو اشارا چاند کو

تا قیامت منہ کری ہرگز نہ سوی آفتاب
ہو جو ممکن ای پری تیرا نظارا چاند کو

جب شب فرقت میں ای ناسخ نظر آیا مجھی
میں نے جھنجھلا کر خدنگ آہ مارا چاند کو

دیوان دوم

[illegible]

چنپا کی پھول میں ہی گل کی کلی میں بو
جیسی تری گلی کی ہی چنپا کلی میں بو

کیا نسبت اوسکی کاکل مشکیں سی ناگ کو
مو باف سی کہاں ہی بھلا لیچلی میں بو

گذری تھی بال کھولی ہوی آپ ایکدن
ابتک ہی مثل کوچہ کاکل گلی میں بو

کپڑی تمہاری میلی کسیتی جو رکھدیے
صندل سی آج ہو گئی ہی سندلی میں بو

ہی لطف خندہ روئی میں کیا دل گرفتگی
پھولوں میں جسقدر ہی کہاں وہ کلی میں بو

کیا درد سر کریگا ہی جو مہری عجب نہیں
ایسی ہی تیری پیرہن صندلی میں بو

[illegible]

قمری کی آشیانوں میں کیا چپنے کا قصد | کیا ہی اوس سرو رواں کو دیکھکر گھبرائی سرو
بھیجے دل تک شکل نہ یارہ ممکن نہیں | طول قد سی ایکو گر عرش تک پہنچائی سرو
آج اوس سرو رواں کو قصد ہی گلگشت کا | قربان کہتی پھر بنگی جای کو گوہای سرو
گر پڑا جو تیری قد موزون میں گریبان کیا ہوا | آنجو گلشن میں ہر دم چھوتی ہی پای سرو

باغ عالم میں بہلا موزون کیون مشہور ہو
مدتون ناصح کی اشکونکا جو پانی پای سرو

دیوان دوم

توں نے مجبور کر دیا ہمکو | سخت رنجور کر دیا ہمکو
آپ جاتے ہیں غیر کو نہیں رنج | غم نے کافور کر دیا ہمکو
اپنے برق نگاہ سے تم نے | شجر طور کر دیا ہمکو
دل بنا عاشقی میں خود مختار | اور مجبور کر دیا ہمکو
لیے تعریف کی کہ اے واعظ | عاشق حور کر دیا ہمکو
غم نہیں محتسب جو توڑا خم | نشہ نے چور کر دیا ہمکو
جسقدر ہمسے تم ہوئی نزدیک | اس قدر دور کر دیا ہمکو
انجم داغ تیرہ بختی نے | شب دیجور کر دیا ہمکو
کبھی بار غم فراق اوتار | تو نے مزدور کر دیا ہمکو
الفت ظاہری سی او مغرور | تو نے مغرور کر دیا ہمکو
ہو سکے دار میں بعد وجد دل | حق کی منصور کر دیا ہمکو

[illegible]

داغ ہیں کیا ہی تری ابروِ خمدار سیاہ
ایسی ہرگز نہ ولایت کی ہو تلوار سیاہ

زلف جانان کی برابر ہیں کہیں مار سیاہ
کہ مرا رشتۂ نظارہ ہوا تار سیاہ

قاتل خلق ہی ہو کیوں نہ سیہ روز شب ہجر
ہی سزاوار جو ہو روی سیہ کار سیاہ

انجموں ہی سراب اوسکو ہی ظلمات ضرور
کیوں دم بہی نہ ہو ہی خانۂ خمار سیاہ

تیرگی بیٹھی ہی کیا میری سیہ خانہ کی
کہ وطن میں ہو گیا میری ہی بازار سیاہ

ایک شب میں نہیں امکان کہ ہو طول اوسکا
دن کو بہی رکھتی ہی فرقت کی شب تار سیاہ

یہ فقط ہی شب فرقت کی سیاہی کا اثر
ہو گئی ہیں جو مری دیدۂ بیدار سیاہ

تیرہ ایام جدائی میں نہیں ہی خورشید
کہ سر پیر فلک پر ہی یہ دستار سیاہ

اوس گل اندام کی لالہ کو بہلا کیا نسبت
خال اک اوسکا یہان داغ وہان چار سیاہ

دشمن جان جہان مجھ سا ہی یہ جان عالم
کیا تری کاکل پیچان کو کہون مار سیاہ

صبح سی کرتی ہیں معمار مری گہر کو سفید
شام سی کرتی ہی فرقت کی شب تار سیاہ

جسطرح ہاتہ سیہ درم و دینار سی ہیں
الفت زر سی نہیں ہی دل زردار سیاہ

کہل گئی مار سیہ ایسی تری کاکل پر
خوب دیکہا تو نظر آئی کجہی تار سیاہ

ہی صریر ایسی کہ ہو گرد صفیر بلبل
زاغ کیطرح ہی گو خامہ کی منقار سیاہ

چشم و کاکل کی سوا اور سیاہی تو کیا
اوسکی کوچہ کا نہیں سایۂ دیوار سیاہ

تیری آنکہون سی میں تشبیہ نہیں دیتا ہون
ورنہ ہو جای ابہی نرگس بیمار سیاہ

ہو اگر صحبت خورشید تو تاصبح نہ بچ جای
کہ شب ہجر ہی یا حیدر کرار سیاہ

دیوان دوم

[illegible]

کیا ہی اوس بت کا بدن شفاف ہی نام خدا / عکس گیسو سی ہوا آئینہ زانو سیاہ

کسقدر تیرہ معاذ اللہ ہی فرقت کی رات / ہو گئی ہین میری گلشن مین گل شبو سیاہ

پہوٹ نکلی ہی سویدا کی جو رنگت سے ہم / صاف آتا ہی نظر یاران ترا پہلو سیاہ

سننے والی کہتی ہین اپنی کہی کی ہی سزا / گر کبھی کرتا ہون مین جور بت بدخو کی آہ

بہیجی قاصد کہتی ہین خط کوئی پڑہتا ہی نہین / رات دن کاغذ کیا کرتا ہی ناحق تو سیاہ

تیری گیسو کا اوسی مضمون لکہا ہو اگر / ہون برنگ خامہ جلد او بدگمان ہم تو سیاہ

کیا سمایا ہی رگ و پی مین خیال زلف یار / ہو گیا ہی جسم زار اپنا برنگ مو سیاہ

سبزہ ہی گل مین گہری ہی و تو نیز کالی گہٹا / رنگ خط ہی سبز چہرہ سرخ ہی گیسو سیاہ

ہجر ہو چشم سی اپنی سیہ خانہ مین ہی / روزن دیوار مثل دیدۂ آہو سیاہ

مانگتا ہون یہ دعا اللہ سی ناسخ مدام / یار پہنچی پشت در روی خط عنبر بو سیاہ

آگئی ہی کاجل سی اوسکی نرگس جادو سیاہ / کی ہی مسی نی زبان ہی صورت شانہ سیاہ

ولہ

کر دی خط نی تیری عارض پہ تو سیاہ / ہو گیا مشک کی مانند یہ کافور سیاہ

بادہ ساقی مین ٹپکتی ہی شراب اشک کی جا / ہین مری دیدۂ تر یا کہ ہین انگور سیاہ

میکدہ فرقت ساقی مین سیہ خانہ ہوا / نظر آتا ہی مجہی ساغر بلور سیاہ

ہجر یوسف مین ہی یعقوب کو کیا تیرہ جہان / چاہ کنعان ہی ہو صورت تنور سیاہ

[illegible]

کوئی غافل نہیں رہتا کبھی ہشیار کی ساتھ
بخت خفتہ ہی مگر دیدۂ بیدار کی ساتھ

ابر و بیار نہیں ہوں چشم سیہ کار کی ساتھ
کھینچی تلوار میں ہوں جس طرح گنہگار کی ساتھ

ہو چکی روح ابھی روان جلوۂ رفتار کی ساتھ
مل گئی خاک میں نقش قدم یار کی ساتھ

نہیں ہوتی مہ کنعان کی خریدار ہوئی
گفتگو کون کری مردم بازار کی ساتھ

چست ہی روح رہ شوق میں پہنچی ہم
تنگ ہی کیا ہی سبکدوش گران بار کی ساتھ

نظر آتا نہیں مرنی کی سوا فرقت میں
ظلمت گور ہی ہی آج شب تار کی ساتھ

کیا ہی امکان کہ ہو تحلیل بیداری میں
خواب میں ہی نظر آتا ہی وہ دو چار کی ساتھ

ہم نی دیکھا نہیں پلکوں سی کبھی آنکھوں کو
رابطہ آبلہ پا کو جو ہی خار کی ساتھ

نظر آتا ہی ہلال رمضان جام ہی لا
ساقیا مجکو سپر چاہی تلوار کی ساتھ

درج مکتوب میں شاید نہیں مضمون وصال
ملک الموت بھی ہی قاصد دلدار کی ساتھ

اس سی فرقت محبوب میں آئی ہی بہار
باندھ گا داغ جنون لالۂ کہسار کی ساتھ

ہو گئی صبح چلا میری لب لعل سی وہ گل
کوچ دنیا سی کروں شبنم گلزار کی ساتھ

نور ایمان سی جدا کفر کی ظلمت کو نجان
مشتبک سا خال ہی کافور سی رخسار کی ساتھ

کھینچی تو کہیں تلوار کسی دن ہم پہ
صدقی ہو جائیں گی ہم آپ کی سر وار کی ساتھ

ایک دیوانہ ہی ناسخ کی حقیقت کیا ہی
اوڑتی جمشید پری تیری ہوادار کی ساتھ

غزل دوم

اپنی تری موتی کی لڑی سی جھلک اٹھی آنکھ
تو ہلا ہی گی اب ایجان نہ شکو کی اٹھی آنکھ

[illegible]

[illegible]

نام جوہری سکندر کا رہا — ہو گیا ہی رشک اورنگ آئینہ
کیا سمائے جان عکس نور حسن — ہی مری دل کا بہت تنگ آئینہ
دل ادہر نازک ادہر ہی حرف سخت — کر رہا ہی سنگ سی جنگ آئینہ
کیا ہی دل پر صدمی ہین دشنام سی — شانی کی کہاتا ہی سر جنگ آئینہ
واہ کیا عکس گل رخسار سی — سا لہا رہتا ہے گلرنگ آئینہ
بگڑ گیا ہے پرتو آتش سی ورد — ہی جو یہ خورشید کی رنگ آئینہ
میری ہوتی تیری منہہ چہپتا ہی دیکہ — ہی بڑا دنیا مین سرہنگ آئینہ
ہی تراحیران سارا کا نیور رہا — بن گیا ہے سطح گنگ آئینہ
یان تصور دل مین ابرو کا نہین — تیغ کا ناسخ ہی جو رنگ آئینہ

ای گل جو تو نی پان چبا کر دکہای منہہ — حسرت سی کیا ہی غنچہ گل نی چبای منہہ
ہر برگ گل کو چوم لیا مثل عندلیب — مجکو اگر چمن مین تری یاد آئی منہہ
شیرین کیا ہی جان کو حسن سی ازل کی دن — اوس قند سی خدا نی تمہاری بنای منہہ
ہوتا ہی قصد اور کسی بات کا اگر — کرتی ہین میری منہہ سی ہی بات ہای منہہ
روز نخست جوہری باز اجب کہلا — ہیرے کی دانت لعل کی ظاہر نی پای منہہ
سب برگ گل کتر کی زمین پر گرا دئی — بلبل نی باغ مین جو تری دیکہ پای منہہ
کیا ذوق بوسہ ہی کہ صنم بہول کر — سو بار مینی آتش رخ سی جلای منہہ

دیوان دوم

[illegible]

[illegible]

جو الله ای دی کیا ہے جوہر کا
سودا ای یار گیسوی مشکین کی عشق کا
تو ام جہان میں دل انسان ہی اور غم
رہتا ہی روز و شب کی طرح باہم اتصال
مینا ہی می کی ہم نہیں محتاج منبر و رش
آتا ہی وہ کریم مری گھر سوار رخش

پھیلی کیطرح خار ہی پای درم کی ساتھ
دامن کو کیوں نہ مشک لگائیں ہم کی ساتھ
لاکھوں جو نعمتیں ہیں پیدا شکر کی ساتھ
شادی کی ساتھ غم ہی تو شادی ہی غم کی ساتھ
بانده الله ہی ہماری قدم کے ساتھ
باور سرافق آئی سحاب کرم کی ساتھ

ناسخ مجھو بلی بھی اگر جنت میں رنج گو
دوزخ بھی ہمکو چاہی باغ ارم کی ساتھ

آج یک شوق اسیری ہی مجھ آزاد کی ساتھ
بعد مرنے کی بھی قمری کیطرح نہیں ہوں طوق
ہوں وہ سودائی اگر قتل مجھی کر کی چلی
سر کو تو جو گیا پڑ گئی بہار آ ای گل
تیری کوچہ کی سوا ہو جو تمنا ہی بہشت
بھری بالش میں نے میں جو نزاد قفس
بی زر و نگاہی کہیں ساتھ کوئی دیتا ہی
قصد ہی چاہی نہ سودا تو مجھی کیجی قتل
دخل اغیار مری خلوت خاطر میں کہاں

طائر روح لبس از مرگ ہی صیاد کی ساتھ
تھی محبت مجھی اک غیرت شمشاد کی ساتھ
سایہ ساں میں بھی چلی جلاد کی ساتھ
اور چلا رنگ چمن نکہت برباد کی ساتھ
جاؤں دوزخ کو مر اخشر ہو شداد کی ساتھ
پر مری کیسی اڑی پھرتی ہیں صیاد کی ساتھ
جان شیرین نی نہ دی دلبلو فرہاد کی ساتھ
کوئی جلاد ہی بلوائی فصاد کی ساتھ
خود فراموش ہوں ای یار تری یاد کی ساتھ

دیوان دوم

[illegible]

[illegible]

جہان کو صد قرن نوشیروان عادل ہی | گرہ بگی صاحب مال وہ منال سالگرہ
تو ہی ہمیشہ ہی جہان بادشاہ رہی | طرب فزا ہو صد و بیست سال سالگرہ

ولہ

صاف ہی دیوانہ گیسوی خدا آئینہ | کیوں نہ ہو زنجیر جوہر میں گرفتار آئینہ
دیکھتا ہی پلک کی باندہی رخ یار آئینہ | رشک دیتا ہی مجھی مانند اغیار آئینہ
شاید اوس نی خط طوطی سی کی تشبیہ آئینے | اسلیی طوطی سی رکھتا ہی سروکار آئینہ
حسن نی اگاہ ہو کر قتل عالم کو کیا | دست قاتل میں ہوا شمشیر جوہر دار آئینہ
ہی شب گیسو میں روشن آئینہ رخسار کا | ہر شب تاریک میں ہی رشک سیار آئینہ
اوس ادا پر تا کرم کی مدح خوانی کی لگی | کیا عجب گر دام لی طوطی سی منقار آئینہ
دیکھتا ہی وہ اپنی منہہ کو مرانداز میں | خلوت محبوب میں رہتا ہی بیکار آئینہ
پھر گیا مژگان قاتل کی جو تلوار نگاہ | ہو گیا مانند شانہ وہین افگار آئینہ
دیکھتا ہی نشہ کی عالم میں اپنی حسن کو | ساغری کو سمجھتا ہی وہ خوشخوار آئینہ
تو وہی خورشید تابندہ کہ تیری عکس سی | بن گیا مثل سہا بان شب تار آئینہ
گر نہ ہو امید اوس محبوب کی دیدار کی | باہر اپنی گہر سی ہو نکلی نہ زنہار آئینہ
کیا صفائی پیکر دلدار کی تاثیر ہے | گرد وہ اگک بیٹھی وہیں بنجائی پر نور آئینہ
سامنی اوسکی آئینہ بہت رکہا مگر | ای صنم بیتاب ہی ہین گرم پیش بیکار آئینہ
ششدر طاقوں میں تہہ شیشوں میں سیاہ چلے | کیا لگا دی آپ نی بتخانہ میں خمار آئینہ

دیکھ سکتا ہی کوئی کب عیب و ہیبت سی تجھی
ہی بجا رکھیں اگر پاس اہل دربار آئینہ

ہر بلا سی کیون نہ تو این ہی دقت نبرد
صورت سد سکندر ہی ترا چار آئینہ

وار سہ گر تیغ ابرو کا نہیں کرتا اثر
آئینہ تیرا نہیں گویا کہ ہی چار آئینہ

پیکر حیرت فزا این حال سی ہی جو کمر
ہی سراپا اوس میں یکا صاف ہو دار آئینہ

پیری قالب با صفا سی جو مشابہ ہی بہت
منہ بنا کر دیکھتا ہی وہ ستمگر آئینہ

صبح گو گلگشت کو وہ شاہ خوبان گیا
صاف شبنم سی بنا ہر برگ گلزار آئینہ

سنگدل سی صاف دل پیدا ہو کب یہ محال
اہل صنعت سنگ سی کرتی ہیں تیار آئینہ

ایسی جمشید و سلیمان سکندر کی ہی شان
جام آنکھیں ہیں نگین ہیں ہیں ہتھو حسیار آئینہ

کیا منجم کو ہوا دہوکا کسوف شمس کا
ہو گیا حسد م حجاب چہرۂ یار آئینہ

آج ای ناسخ ہون میں سکندر ملک سخن
ہین صفای لفظ و معنی سی سب اشعار آئینہ

عشق بد ہی ای دل نادان سمجھ
یہ سند ہی ای دل نادان سمجھ

گم ہو ظلمات کاکل میں بجا
نابلد ہے ای دل نادان سمجھ

صبر کر چپ رہ کہ سوز داغ عشق
تا ابد ہے ای دل نادان سمجھ

ہو نہ رسوا جلد ترک عشق کر
کیا یہ کد ہی ای دل نادان سمجھ

عشق کی رغبت جو دی تجھکو نہ سن
بات بد ہی ای دل نادان سمجھ

قسمت اغیار ہیں ہی وصل یار
کیون حسد ہی ای دل نادان سمجھ

دیوان دوم

دیوان دوم

سہند میں پہنچا حلب سے طالب دیدار دوست
آدمی سے کم نہیں کرتا لگا پو آئینہ

چاہتا ہے ملک چین صاف سے ہو جائے ایک
کیا کرے پاتا نہیں اے جان قابو آئینہ

باد گیسو میں جو دیدے مارتا ہے آپ کو
ہو گیا مو دار سب مانند گیسو آئینہ

حسن محبوب الٰہی کا اثر ہے آج تک
عکس وہی جوہر سے بنتا ہے مدور آئینہ

حیرتی تیری کسی کی بات کا کیا دے جواب
ہو گیا مانند طوطی کب سخن گو آئینہ

تیری زلفوں کا تصور کون سے دل میں نہیں
اب نظر آتا نہیں دنیا میں بے مو آئینہ

اے پری رو تیری پلکوں کا اگر جائے عکس
کیا عجب تک الکلس سا ہو آئینہ

عکس اب کس کا جگہ پائے کہ تیری نور سے
ہے بر رنگ ساغر لبریز مملو آئینہ

یار اگر خود بیں ہے ناسخ مبارک ہو تجھے
جلد بن جا جوش حیرانی سے انبو آئینہ

ہو گیا ہجر میں جہان سیاہ
ہے زمین اور آسمان سیاہ

روشنی کی عوض دھواں پھیلا
شمع سے ہو گیا مکان سیاہ

تیری تیغ ادا سے گل ہوئے قتل
کپڑے رنگوائیں باغبان سیاہ

تابش آفتاب عارض سے
آہو چشم کیا ہیں جان سیاہ

اند لون سے ہی زلف کی مانند
ہو گیا ہوں میں ناتوان سیاہ

ساتھ اشکوں کی دود آہ نہیں
ہیں مری فوج کی نشان سیاہ

لال کر دوں شراب کھچوا کر
تیری انگور باغبان سیاہ

باغ میں غش جو ہوئی دیکھ کے جمال اوس گل کی
نہری بہر نسیم سحر کے آئینہ

لہی صورت سے ہی نفرت مجھی غیر لو کیا
میری آگی نکہری جلوہ گری آئینہ

اوس پری چہرہ نی دیکھا ہی مگر منہہ اپنا
آج آتا ہی نظر مجکو پری آئینہ

آئینہ دیدۂ گریان ہی جو ہر تیلے
دیکھ لی جو مری آنکہونکی تری آئینہ

عکس جو ہر کو بناتا ہی خط عارض یار
کیا ہی کرتا ہی وہ بیداد گری آئینہ

کرتی ہین اہل صفا اپنی مربی کا نام
دی سکندر کو نہ کیون نام وری آئینہ

اپنی صورت کو نہ دیکھو کہ ہو جای جنون
ہو نہ جای سبب جامہ دری آئینہ

وہ جو خود بین ہی یہ ہر شکل تو پہنچا اوس تک
کر سکی گا نہ مگر نامہ بری آئینہ

ہی حسینونکو ہمارا ہی دل صاف پسند
منہہ سی اب ہو طلب کا سفری آئینہ

سیکڑون سامنی آجاتی ہین یون جانی کر کو
کیا ہی رکھتا ہی دلا بیخبری آئینہ

تیری نظاری سی ہو جاتی ہی کیا خاطر جمع
چھوڑ دیتا ہی پریشان نظری آئینہ

پای نزدیکی محبوب سی عزت ناسخ
دور کر وائی جو زنگ جگری آئینہ

ردیف یاء تحتانی

بجای داغ ملی دیدۂ غزال مجھی
کمال جوشش وحشت ہی ایکی سال مجھی

رہی وہ گل چمنستان مین شاداب
دکہاکی سرو سا قامت کیا نہال مجھی

وہ پانی پانی ہوا شرم سی جو محفل مین
بہاکی اشک ہوا کیا ہی انفعال مجھی

دیوان دوم

چلا مین صورت بدست ٹھوکرین کہاتا — وہ یون چلی کہ کوئی ساغر شراب چلی
برنگ سایہ روانہ ہوا مین جانب شرق — جو سوی غرب وہ مانند آفتاب چلی

ولہ

تا بہ کی ہجر مین ناموں کی یہ تحریر رہی — پہر وہ دن ہون کہ بہم راتونکو تقریر رہی
ہاتہ مین گر نہ سر زلف گرہگیر رہے — پاؤن مین توڑی در وازی کی زنجیر رہی
ایجنون ہی یہ ہوس پاؤنمین زنجیر رہی — ہاتہ مین سلسلہ زلف گرہگیر رہے
نامہ یار کی مضمون ہین ازبر مجکو + — جسطرح یاد کوئی نسخہ اکسیر رہی
کوئی قاتل کو نکل جاؤن نہ مدفن سی کہین — بعد مُردن بہی مری پاؤنمین زنجیر رہی
نوجوان چہوڑ گیا عالم پیری مین مجہی — کیون نہ مشہور زمانہ مین وہ بی پیر رہی
ضعف سی دامن صحرا کیطرح بیٹہ نہ سکا — ہمتو وحشت مین گریبان بہت چیر رہی
بی شراب آتہین کیا کرتی ہین ہم ای ساقی — نعرہ زن جیسی کوئی کودک بی شیر رہی
عجب بیٹہا ہی دلا یار کی گہرسے پہر آج — عرش سی اب نہ ادہر نالہ شبگیر رہی
فصل گل مین نہ گل داغ جنون کیونکہ کہلی — لب غنچہ سی ہم اس باغ مین دلگیر رہی
ایجنون خواب مین محبوب ہی لازم ہی لحاظ — پا بزنجیر مرا نالہ زنجیر رہے
ہون وہ دیوانہ کہ ایجان تمنا ہی مجہی — ہاتہ مین زلف رہی پاؤنمین زنجیر رہی
وہی عاشق ہی جو عالم کو مرقع سمجہے — ہر طرف پیش نظر یار کی تصویر رہی
ہاتہ مین نامہ محبوب جہانی ای قاصد — ید بیضا مین تری آگی نہ تنویر رہے

دیوان دوم

آتشِ گل مین اڑ گیا ہی توسنِ عمرِ رواں / تو رک کے یار نفس کو تازیانہ کیجیے
قصد رکھتا ہی یہ اوس صیاد کا تیرِ نگاہ / جسم کیا ہی مرغِ جاں کو بھی نشانہ کیجیے
کوئی جاناں گر نہیں تو کنجِ زنداں ہی سہی / گر کوئی ای جوشِ جنوں پیدا ٹھکانہ کیجیے
سر کی بیڑی شوق سی سر کیجیے عشاق کا / گنجفی کی طور سی برہم زمانہ کیجیے

رات دن غربت مین ناسخ بس یہی رہتی ہی فکر
کوئی خط لکھیی کوئی قاصد روانہ کیجیے

جیب مین چاکِ درِ یار نظر آتا ہی / سینہ مین روزنِ دیوار نظر آتا ہی
دشتِ غربت مین نگاہ اپنی جدھر جاتی ہی / وہی کوچہ وہی بازار نظر آتا ہی
مے پرست ایسی ہین سوتی ہین اگر مسجد مین / خواب مین خانۂ خمار نظر آتا ہی
یہ بھی اوس ماہ کی کیا سیر طرح عاشق ہین / جو ستارہ ہی سو بیدار نظر آتا ہی
چاند سا چہرۂ تاباں ہی مگر اس پہ بھی / زلف مین رنگِ شبِ تار نظر آتا ہی
کاوشِ خلق سی چھوٹا جو ہوا سودائی / داغِ سودا گلِ بی خار نظر آتا ہی
شعلۂ داغِ سرِ شوریدہ کا چھپتا ہی نہیں / مثلِ طرۂ دستار نظر آتا ہی
کفر ای زاہدِ بی درد چھپاتا ہے کیا / سبحہ مین رشتۂ زنار نظر آتا ہی
کمرِ یار نہاں ہی تو اسے ڈھونڈھا کیا ہے / کب ہمارا بدنِ زار نظر آتا ہی
کیا شکایت کوئی دشمن ہی اگر تشنۂ خون / تھا جو غمخوار سو خونخوار نظر آتا ہی
خود فروشی نہیں جو یار کی یوسف کی طرح / ورنہ ہر کوئی خریدار نظر آتا ہی

دیوان دوم

[illegible]

کر دیا غم نے لہو پی پی کی سدہ رچہ سفید
خواب اس غفلت کدہ میں اب جو آتی ہیں نظر
آج بارے جا پڑی تیری نگہ پائی مراد
لگ چلی گلشن میں گر اس سرو سیم اندام سے
خاک راہ یار چھٹتی جی ملی ممکن نہیں
تیر ابروی خمیدہ سے کہاں او نوجوان
گر جہر ما نا ہی تجھی پھاہا ہماری داغ کا
سوز غم سے اسقدر جلتا ہوں میں ہنگام قتل
طاق ابروی صنم جسدم نظر آیا مجھے
اوس کمان ابرو کی اوٹھ جاتی ہے تیر جانکو

سادے کاغذ میں شباہت ہے مری تصویر کے
فکر کرتی ہے لحد میں ایکدن تعبیر کے
آرزو مدت سے تھی قوس قزح کو تیر کے
ہو چمک سمج ہوا میں نقرئی زنجیر کے
خاک میں مجھکو ملا دیگی ہوس اکسیر کے
جھک گئی ہے کہنہ ہونے سے کمر شمشیر کے
پھلی کرلی فکر ہے جراح آتش گیر کے
پڑ گئی چھالی جلی خون سے زبان شمشیر کے
ایک مسجد بس میں ہے راہ خدا تعمیر کے
شعلہ پیکان شمع نظر و ہیں ہے سر تھے تیر کے

دانت تیری دیکھتے ہی ہو گیا ناسخ شہید
ہے کہاں ہو تیز لیکن آب ہے شمشیر کی

آسمان حسن وہ مہ پارا ہے
ماہ کو جسنے دو پارہ کر دیا
میں وہ گریاں ہوں کہ بعد از مرگ بھی
اشتیاق نامہ محبوب میں
کیا سنہرا رنگ ہے محبوب کا

خال ثابت مردمک سیارہ ہے
دل کی سرمایہ میں وہ مہ پارہ ہے
ہر منارہ روضہ کا فوارہ ہے
اب مصاحب ڈاک کا ہرکارہ ہے
تار زر اب رشتہ نظارہ ہے

دیوان غمگین

[illegible]

دیوان دوم

تنگ ویرانہ بلا ہی سقدر غربت مین مجھے
ہی یقین ہو جاے روشن کر کے اک شب تاب سے

ہون تو دیوانہ ولی کہتا ہون اُن آنکھون کی تاب
حلقۂ زنجیر نہین حلقۂ احباب سے

بیخودی ایسی شب فرقت مین بہتی ہی مجھے
مین نہ بیدار ہی واقف ہون نہ محرم خواب سے

رات دن اسکی قسمت مین جدائی یار سے
مرغ دل کو کسطرح تشبیہ دون سیماب سے

وقت ساقی مین ایسا ہو گیا ہون ناتوان
قطرۂ مے میری حق مین کم نہین سیلاب سے

چھوڑ کر اپنی تعلی کر تو اے صنع اختیار
رتبہ مسجد کی مناری کا ہی کم محراب سے

غیر کو جیتا نہ چھوڑون مرتی ہی مین قرار
جسطرح کشتہ ہون اکثر کشتہ سیماب سے

کیون نظر مین ہون نہ تیرے بازو کی مچھلیان
دیدۂ گریان ہماری کم نہین تالاب سے

وہ بلا بالا ہی تیری کان کا اے بحر حسن
مچھلیان ہی ہو سکین بابستہ اس گرداب سے

اشک حسرت داغ فرقت نالۂ گرم آہ سرد
لیچلے اسباب ہم یہ عالم اسباب سے

مثل خورشید شفق محبوب ہی عشق مین
روز منہہ دہوتی ہین اونکا صبح ہم خوناب سے

وصل پر اے طائر دل جان کیا دیتا ہی تو
ہی جدائی بہت جو لذت پوچھہ لی سرخاب سے

کی محرم مین سیہ پوشی جو تونی اے صنم
تیری ابرو ہین مشابہ کعبہ کی محراب سے

ابرو خمدار مین تیرے اگر تیغ قضا
چین ابرو کم نہین تیغ قضا کی تاب سے

چشم ترسی لخت دل نکلی تو بولا اسکے یار
مچھلیان نگین نکلی جاتی ہین تالاب سے

پھرتی ہی شکل اوسکی آنکھون مین نکل سکتی نہین
ہی بجا تشبیہ دون ناسخ اگر گرداب سے

[illegible]

حسرت ہی لگی تری بام وصال کی
کوتاہ ہی کمند ہمارے خیال کی
وحشت ہی کیون صنم تجھی عین الجمال کی
پہر آسمان پہ قدر ہی کیا ہلال کی

ناتوان ہی سر ہون کیا بار آہن چاہیے
ہی سنہرا رنگ اسمین لگیا سونیکا رنگ
بچ رہا ہی تیل جو بالون سی وٹا الو ہمین
جان بلب سنگ مجہی آیا سیہ خانہ مین یار
بعد مدت وصل شہد و موم مین تہا ہی بہر
اوس سہی قد پہ ہوا میری طرح سودا اوسی
اوس سہا تیل ملواتا بدن پہ ہی بجا
شوخی نس سودا ہی تیری عشق مین وشسوار
آدمی ہون آہیون پوشاک سی وقفا ہین
تیرہ ہو جام زندگی بی یار بزم عیش مین
گشت سبز چرخ سی خبر دانہ خال صنم
مین تو عریان دشت وحشت کو گریبان کی طلب
سیم و زر کسکی ہی جسکی طمع ای آسمان
کون ہی میری سوا پابند جو گہر کا ہمین
ہون وہ ہی کشش حیب بنا نتیلا تو صفی عرض کی
استقامت سمائی امید خمار کی
ہی زبان تیری سی آلودہ تو تشبیہ کو

فاختہ کا طوق تجکو بہر گردن چاہیے
تیری بازو پر صنم ہیرے کی جوشن چاہیے
ای صنم بہر چراغ زیست روغن چاہیے
اور کوئی دم چراغ زیست روشن چاہیے
اوسکی ہنہ پہ موتی کی لیے اب موم روغن چاہیے
گردن قمری مین ہی اب طوق آہن چاہیے
ہی چراغ خانہ حسن اوسکو روغن چاہیے
چاہی طوق اپنی گلی مین نعل توسن چاہیے
ورنہ اب کوہ و بیابان تاک بہی گر چاہیے
چاہی می اب تجکو ساقی آب آہن چاہیے
خوشہ پہ روین نہ تجکو مسہ کا خرمن چاہیے
ہی زبان خار صحرا سرکہ دامن چاہیے
ہم ہین سودائی ہمین گہوڑا سا آہن چاہیے
جسم تو کیا روح کو بہی خانہ تن چاہیے
کاسہ سر جام کا شیشہ کی گردن چاہیے
جوہر زرنگ تیغ و خنجر کو بہی جوشن چاہیے
منہہ مین غنچہ کی ہی کوئی برگ سوسن چاہیے

[illegible]

[illegible]

مدت سے آرزو ہے دکھادے کبھی جمال
اے بت تجھے قسم ہے خدا کی جلال کی

ابرو کی مجکو چاہ رہی ہے نہ خال کی
الفت ہے جیسی دلمین ہلال و بلال کی

افسون ہے بولنے مین تو چلنے مین سحر ہے
ہوگی پری ہی کوئی نہ اس [illegible] کی

ڈرتا ہون حسن لگا ہو نسی ایسا کہ دیکھین
مانند چشم شیر ہین آنکھین غزال کی

مجکو لباس فقر سے ہی عار اسلیے
ناسخ نہ تانپی کہین صورت سوال کی

چھوڑ کر ہمکو جو اپنے گھر سے وہ اندر چلے
یہ مری حالت کہ بس ہم اپنے باہر چلے

بعد مردن دوست جب ہمکو لحد مین لے چلے
پیچھے پیچھے ہم بھی سوئے کوچہ دلبر چلے

سمجھے سب آئی قیامت سیر کرنے ہے بہار
کوئی جاتا نہین یہ مجھ دیوانے پر پتھر چلے

دور کی تسبیح مین جب ملا جام تسر آب
آفتاب اے میکشو آیا تو بس اٹھ کر چلے

ساغر امید خالی رہ گیا تو رہ گیا
ساقیا ہم اپنا جام زندگانی بھر چلے

مرحمت سے کی نظر قاتل نے جو غصہ کے بعد
زخم جتنے تھے ہمارے خود بخود سب بھر چلے

ہمصفیرو دیکھنا قسمت چلی اولٹی ہوا
اوڑ کے گلشن کو جو بعد از ذبح اپنے پر چلے

بام گردون سے چلا تحت الثرا کو آفتاب
اوٹھکے تہ خانہ سے جب وہ اپنی کوٹھی پر چلے

لگ گئی ہماری فرقت مین یہ بستر سے بیٹھنے
اوٹھ چلون بالفرض مین تو ساتھ ہی بستر چلے

رہ گیا کیا دیکھ حسرت سے اے صیاد مین
اوڑ کے گلشن کو مری کتری ہوئی ہی پر چلے

کب کسیکی قتل کو نکلی تری تیغ نگاہ
ایک جنبش دی اگر پلکو نکو سو خنجر چلے

دیوان دوم

[illegible]

دیوان دوم

یاد آیا مجھے کیا مصرع گرم ای ناسخ
نفس سرد بھروں تو بھی نہو دل خالی

کس طرح نالوں سے ہو مشغل جرس دل خالی — اپنی لیلی کا نظر آئی جو محمل خالی
جلوہ گر خلوت دل میں ہی مرا یار مدام — کبھی ہوتا نہیں لیلی سی یہ محمل خالی
راہ سو دزد او ترقی ہی چلی جاتی ہین — کبھی مجھکو نظر آئی نہ یہ منزل خالی
دل جو نالاں ہی سر زلف میں آزردہ نہو — کبھی ہوتی نہیں نالوں سے سلاسل خالی
جسم میں زور کہاں مزمہ پردازی کا — آشیاں کر گئی لا کھوں ہی عنادل خالی
شغف مہ جام میں یہ تو جو پڑی ساقی کا — ہوئی نور سے جام مہ کامل خالی
بھر گئی کپڑی لہو سی تو نہو جیبن بجبین — نور بینش سی نہین دیدۂ بسمل خالی

ولہ

نہوئی دیدۂ تر اشکوں سی اک پل خالی — کبھی ہوتی نہیں پانی سی یہ بادل خالی
تہوڑی ہو خاک در یار بہی تا و رہو درد — نہ لگا ئی مری سر پہ کوئی صندل خالی
سرو کو اوس قد موزوں سی بہلا کیا نسبت — کہ معانی سی ہی یہ مصرع مہمل خالی
ہوگیا ساغر عمر آہ لبالب ساقی — نہ مجھی کرنی دیا ساغر اول خالی
ایک ہی دیکھتی ہین جنکی بصارت ہی درست — نور توحید سی ہین دیدۂ احول خالی
اس خرابہ میں نہیں ہی کوئی دو دن آباد — آج معمور جو ہین ہونگی وہ کہر کل خالی
چشم و کاکل کی تصور میں جو گذرا ای ناسخ — کر گئی آہو مشکین وہاں جنگل خالی

اگر جو بلبلوں کو اوڑاتی ہیں باغبان — اوسکی عوض میں باغ سی آواز رنگ ہے
خون ہوگیا جو غم سی دل اپنا تو بھی ہم — شیشہ میں آج بادہ یاقوت رنگ ہے

ولہ

ہے بے صفا جو کوئی گرفتار رنگ ہے — خورشید آئینہ ہی شفق مثل زنگ ہے
سر پھوڑتی چلا ہوں میں کعبہ کو زاہدا — خوش جنوں میں کیا ہی تمنا ہی سنگ ہے
اوس سرو خوش خرام سی نسبت بھلا ہی کیا — گلشن میں جا کی دیکھ تو شمشاد لنگ ہے
اے برہمن جو سجدہ کردن میں تو نے کیا — اوس بت کی آستان کا کعبہ ہی سنگ ہے

حاضر ہی قتل ہونی کو نالۂ سحر بھی مثل درد
گر نام عاشقی تری نزدیک ننگ ہے

دیکھنا تاثیر میری نالۂ جانکاہ کے — سن کے اوس بے رحم نے بے اختیار آہ کی
رہتی ہیں عشق ذقن میں خشک آنکھوں سے رواں — دیکھتا ہوں میں سوت اگر کہاں اس چاہ کی
صد سی گذری پستی طالع تو کیا جیسا ہمت — آسمان نے گنج قارون سی مری تنخواہ کی
اول و آخر ہی یکسان ہیچ کا کیا اعتبار — ہے حقیقت ایک نظروں میں گدا و شاہ کی
پاس کعبہ کی پہنچ کر بھول جاتا ہوں میں راہ — جنبش کرتی ہی الفت اوس کی گمراہ کی
جائی عبرت ہے بچا کر پاؤں کہ اے باغبان — تو نے سبزی کبھی دیکھی ہی ترک گاہ کی
حسن بے باب فنا دیکھو کہ بس جلنی کی ساتھ — برگ گل سی ہو گئی رنگت سرخ برگ کاہ کی
چہرۂ خورشید کا غازہ بنایا چرخ نے — گرد اوڑتی پایا جب تیری تجلی گاہ کی

دیوان دوم

مصحف اس ماہ مبارک مین کہان — درد مجکو یار کا مکتوب ہے
حق جمیل اور دوست رکہتا ہی جمال — خوب رو سے لیتے محبت خوب ہے
ہی گواہ اللہ اور اوسکا رسول — قاصد محبوب بہی محبوب ہے
ہجر مین اک طفل کی رونا مرا — تا جو ملے گریہ یعقوب ہے

کہنچ چلا آخر کو جذب حسن سے
سچ مچ اے ناسخ تو اب مجذوب ہے

موت کی بہی راہ مین کیا پہیر ہے — مثل قاصد آنی مین جو دیر ہے
دیر قاصد کو لگی جو راہ مین — تیری قسمت کا ولا یہ پہیر ہے
جب سے پنہان ہی وہ رشک مہر و ماہ — راتدن زیر فلک اندہیر ہے
اسقدر کہایا تری فرقت مین غم — دل ہمارا زندگی سے سیر ہے
دشت غربت مین ہوا ایسا حقیر — ہی جو روبہ میری حق مین شیر ہے
ہی بجاے حرز جو مکتوب یار — آج یاری دیو فرقت زیر ہے

ولہ

مثل جنت دو سرا باغ ہے — رشک دوزخ سینہ پر داغ ہے
ہجر مین کیا ہی بیون مین ساقیا — جام ہی شیشہ کا استفراغ ہے
ہی پر داغ اوس استان سے تیری دور — کب یہ سجدی کا جبین پر داغ ہے
کیا پریشان غل سے کرتا ہی دماغ — کچہ خبر قاصد کی بہی اے زاغ ہے

[illegible]

رو رہا ہون کیا الہ آباد مین	دائرہ جو ہی یہان گرداب ہے
دیکھون اوسکا خندۂ دندان نما	جستہ جو ہی گوہر نایاب ہے
قاصدا پڑی ای اوٹہالی جیب کی	یہ جواب نامۂ احباب ہے

ولہ

یان ہنسی لب پہ ہی دل مین درد ہی	راز رکہتا ہی نہان جو مرد ہے
فصل گل ہی کیون نہ ہو ہمپر بہار	سرخ آنسو مین تو چہرہ زرد ہے
بی ہوا سر گشتہ ہی مثل غبار	سامنی اوسکی بگولہ گرد ہے
اسقدر نامو نگی لکہنی مین ہون صرف	ہاتہ مین ہر دم قلم ہی فرد ہے
قاصد محبوب کی آمد نہین +	اسلیے سر شعر مین آورد ہے
بوی گل لائی نہین ہرگز وہ نسیم	اوسکی بازیگاہ کی یہ گرد ہے

نامۂ محبوب جو لائی صبا

مجکو ناسخ گنج بادآورد ہے

جستی آنکہہ اپنی لڑا ائے ہے	اوس سی اک خلق سی لڑائی ہی
کہوئی جب اپکو ملے محبوب	گم ہوئے تب یہ بات پائے ہی
دیکہنا ای سحاب دین فر	کیا بگولون نے خاک اوڑائی ہی
پیچلی ہے وطن سی حشمت دور	بار ہی نزدیک موت آئی ہی
آج بہولا سخن جو راہ دہن +	دل کو کیا بات یاد آئے سی

دیوان دوم

خندۂ دندان نمای یار دیکھ
کہتو کیا ہے عدن نزدیک ہے
تو بتو ہو جائین سر کے زخم کہن
غم نہین ای دل کفن نزدیک ہے
بھاگتی تھی دور صورت دیکھ کے
کیون بدن سی اب بدن نزدیک ہے
منہ بنایا جب سنا بوسہ کا نام
یاد مین سی یون دہن نزدیک ہے
دور سی آواز آتی ہے مجھے
[illegible] نزدیک ہے
آج بری [illegible] روز زن دروار ہین
[illegible] نزدیک ہے
اوس پری کی انجمن نزدیک ہے
تو جو [illegible] مین جو ہی جوش شراب
ساقی یہان گلشن نزدیک ہے
دور ہی گر چشمۂ حیوان تو کیا
یار کا چاہ ذقن نزدیک ہے
جو ہی نکلا ... آنکہون سی جاری ہی یہان
یا [illegible] نزدیک ہی

[illegible]

خط نکلا ہی کہاں خط شعاع — آپ کا سورج گہن نزدیک ہے
گورا گورا منہ نظر بہر آوے گا — یا ہمین اب یاسمن نزدیک ہے
بام ہی اوس ماہ رو کا کیا ہی دور — اس ہی تو چرخ کہن نزدیک ہے

گرد ضو ناسخ برای فاتحہ
روضہ شاہ زمن نزدیک ہے

کس کو فرقت مین خواہش دل ہے — پانی پینی مین یان تامل ہے
تیری عاشق ہوی ہین سب معشوق — تہا جو گل گی اب وہ بلبل ہے
نہیں تلوار آپکے خمدار — قلزم عشق کا یہی پل ہے
ہو نہ نو خوف قلقل مینا — ورنہ ساقی ابھی مرا قل ہے
دل نالان ہوا مرا جو اسیر — مثل بخیہ زلف مین غل ہے
گل گلزار مین ثبات کہان — پایدار اوسکی نقش کا گل ہے
شب فرقت مین شمع کا کیا ذکر — زندگی کا چراغ بھی گل ہے
کیون ہو مثل شانہ دست دراز — یاد افسون مار کاکل ہے
جانتا ہے وہ خوب میرا حال — نہین جاہل اوسے تجاہل ہے
جل گیا تیری رشک سی گلزار — ہی جو گل میری ہاتہ کا گل ہے
پی ہی کیون بہک گیا ایسا — محتسب کس کو نشہ مل ہے
خود ہی قلقل بہار ہوش ربا — شیشہ و بادہ ساغر گل ہے

دیوان دوم

[illegible]

دیکھتی ہی بادہ گلگون رنگت اوڑ گئی
جان تجہی پی کی کوئی صورت نظر آتی نہین

ملتی ہی روشن تو انکو تیرہ جانو لسی غرض
ساقیا کیا ہی نر ہی شیشہ کی آگی دور مین

جسم کو چہوڑا انہین ہی وطن آیا قریب
ملگیا محبوب سی جو آپ سی باہر ہوا

موذی اپنی بال سی ہی منتفع ہوتی نہین
پہوڑ ڈالا ہی سر اپنا تب سی تیری عشق مین

گردن ساقی کی ہی کیسی صفائی بیکشو
جستجو ہی مین ہم صبح الصبح ہین ضراب

پڑگیا ہی عکس جو ساقی کی حسن سبز کا
آرزو ہی ساغری ہی بس ای ساقی مجہی

سینہ کوبی ہی ورین جو کی بولا صنم
جای خون ہی جسم ساقی مین شراب لعل گون

ہوگئی ہی آگ فرقت مین شراب آتشین
فصل گل مین تا سحر ہی میکشو کا دور دور

دست رنگین عرق تیری ساعد سیمین نہین

گل نی پیدا کی ہی رنگت ساغر بلور کے
لیچلی فردوس کو فرقت مجہی اک حور کے

جسطرح ہی شمع کو حاجت شب دیجور کے
سوجہتی ہی نشہ ہی مین نہایت دور کے

روح نی اپنی بدن سی کر دغربت دور کے
ایسی از خود رفتگی کیا ہی غربت دور کے

موم سی کیا روشنی ہو خانہ زنبور کے
پیرہن کی ماتہی ہی سرخی نہین سندور کے

کیون نہ خم ہو جای گردن شیشہ بلور کے
کیون نہ ہو شکل آبلو نمین دانہ انگور کے

قطرہ ہی مین ہی رنگت دانہ انگور کے
کب طلب ہی جام جم کی کاسہ فغفور کے

کیا خوش آیندہ ہی آواز دہل ہی دور کے
آنکہہ ساغر کی ہی گردن شیشہ بلور کے

ساقیا ہر خم مین سوزش ہی عیان تنور کے
سبحہ زاہد کی بنائی دانہ انگور کے

شعلے ہین یاقوت کی شمعین ہین کافور کے

دیوان دوم

دیوان دوم

کیون شب روز مستان ہی بہت ہی نہ یاد
ماہ کنعان ہی وہ طفل او رکو ہین یعقوب سا
شاہ کہتی ہین اوسی جس سی گدا پاین مراد
ہوگیا مثل شب دیجور بخت اپنا سیاہ
وہ صنم کرتا ہی مضمون حیلہ سازی کی رسم
ناصحا چاک جگر سلوانی کی فرصت کہان

ہی ورا اوس مہروش کی زلف کہتا ہی
سرمہ بینش ہمی وہ گرد باری گاہ ہی
نام کو دنیا مین یون تو جو گدا ہی شاہ ہی
سال بھر گذرا کہ نظرون سی نہان وہ ماہ ہی
ہاتھ مین جا ہی قلم گویا دم ر دیاہ ہی
رشتہ اپنی زندگانی کا بہت کوتاہ ہی

کیا تنزل مین ترقی ہو گئی غالب مجھے
گر نہین دربار تو اللہ کی درگاہ ہے

غم نہین گر روسیاہی ہو خدا کی سامنی
ہون تصور مین کسی کے یا دیا کی سامنی
داغ ہی طاوس اوس گلگون قبا کی سامنی
سجدہ ہی کرتا ہون بت ناآشنا کی سامنی
مین نفر یادی بتونکا ہون خدا کی سامنے
جسم چھوٹا روح سی دل سی چھوٹا وہ صنم
زلف ہو یا خال ہو یا چشم ہو یا ہو مژہ
بوسہ کا سائل ہون کیون مجکو بھی دردوس
مجہی پہلی ہی رقیبون کو اگر پیغام موت

سرخ رو ہون اوس بت ناآشنا کی سامنے
ہی چراغ زندگی بیرا ہوا کی سامنے
سانپ ہی سی کم زلف دوتا کی سامنے
بندی ہین کیا چیز مین کہدون خدا کی سامنے
آشنا کا کیا گلا ناآشنا کی سامنے
بت بغل مین لیے ہین ہم خدا کی سامنے
ہائی ہو جاتا ہون ہر کا کی بلا کی سامنے
قدر کیا محتاج کی حاجت روا کی سامنے
کیا بڑا یہ کام ہی پیک قضا کی سامنے

[illegible]

ٹھوکریں سی کاٹتی بیابان میں جھاڑی کیوں ن
میری پاؤں جو لہو آلودہ گو لبستر چاہیے

الفت ابروی جانان میں ہوا اسود تجھی
میری سر کی واسطی کعبہ کا پتھر چاہیے

ابر و رخسار جانان دیکھ کے حیران ہوں
ماہ نو تجھی چاہیے خورشید اوپر چاہیے

ہی برابر ان کی حسن جا ہی خط استوا
مانگ سی قدموں تلک موئی معنبر چاہیے

ہی نگہبانی کو کافی بس گداؤں کی دعا
اور اب دربان کیا شاہوں کی در پر چاہیے

بھیج ناسخ لکھ کی یہ اشعار سوی لکھنؤ
طائر معنی کو اب کاغذ کا شہپر چاہیے

خود فروشی کی لئی آپ جو بازار سے چلے
نقد جان لی کی ہزاروں ہی خریدار چلے

کر کی چشمک جو خیابان سی تو ای یار چلے
ساتھ ہی تھامی عصا نرگس بیمار چلے

ہم ہوئی قتل جو تم ناز سی ای یار چلے
ہو قیامت اگر اس چال سی تلوار چلے

نامہ آیا ہی تو بالفرض پڑہی گا اب کون
ہائی ای منتظری دیدۂ بیدار چلے

قلزم اشک جو ہی گرد بیابان فرقت میں
اپنی ویرانہ سی جس سمت چلی پار چلے

جیب مری یوسف ثانی کی سواری نکلی
ساتھ سودا زدہ سب مردم بازار چلے

میری تصویر اگر پیر مغان چپکا دے
ساتھ ہستی کی مئی خانہ کی دیوار چلے

تیر مہری ابھی مئی خانہ تک تشنہ مے
اپنی منہ کھولی ہوئی صورت سوفار چلے

ہو گیا کوکب اقبال مرا مثل زغال
کیوں نہ سلگائی کو اب آہ شرربار چلے

نہیں چلتا مری کہنی پہ مرا سرو روان
ایک وہ تھی جو کیا حکم تو اشجار چلے

دیوان دوم

نامہ جو مجھکو بھیجا سو شہپر پری ہے
لکھتا ہوں وصف مژگان ترکش ہوا قلمدان

[illegible]

کب قابل علاج محبت کا داغ ہے
ٹھنڈی ہوا ہی سیر لب جوی باغ ہی
ہم رند بادہ خوار ہین کوئی گدا نہین
ہین برگ لالہ شعلی جو اوٹھتی ہین متصل
ایسی کسیکے سخت نہ وانڈ ون ہمان قیا
عطر او سکی وسطی گل جنت کا چاہیے

دل خانۂ خدا ہی یہ او سمین چراغ ہے
اک گل ہی ہمکنار ہمین ل باغ باغ ہی
کیون ساقی اپنی ہاتہ مین خالی ایاغ ہی
داغ سیاہ ہجر مین لالہ کا داغ ہی
خالی حباب سیکی طرح یان ایاغ ہی
عطار سی کہو کہ وہ عالی دماغ ہی

ہی مرغ نامہ بر کا اسی شاید انتظار
ناسخ جو اج گوش بر آواز زاغ ہے

وہ مجنون ہون کہ ہر عالم مین لیلے میری شامل ہی
سنو کاؤ کرا اپنا دفتر دیوان محشر مین
دم فکر سخن کیونکر نہ ہو چادو رقم خامہ
کہچا جاتا ہی عالم ہر طرف سے تیری جانب کو
مری محبوب سی عشق ہی کوئی نہین حائل
ارسی جانتی ہین ہم نہین معشوق وفا ہر گز
دلیل عقل ہی وارستگی بند علائق سے
کیا ہی مضطرب لیلی کو ایسا جذب مجنون نے
ہمارے زندگانی ہی فقط شوق شہادت سے

دل نالان جرس ہی سینۂ کینہ محمل ہی
ہمارا نامۂ اعمال باطل فرد باطل ہی
دوات اپنی قلمدان ہمین بجای چاہ بابل ہی
بجای مرکز عالم تری رخسار کا تل ہی
وہ بحر حسن ایسا ہی کہ عالم اوسکا ساحل ہی
جہان مین از مایش خلق کی تحصیل حاصل ہی
کہ سودائی جہان مین قابل طوق و سلاسل ہی
کہ نالان وحشت و حشتبین جرس کیطرح محمل ہی
دم اپنی جسم مین گویا دم شمشیر قاتل ہی

دیوان دوم

ہی تصور میں ہمیشہ سبزۂ خط اوس طفل کا
اپنی نظروں میں بہار سبزۂ نارستہ ہی

کوشش اخفا عبث ہی فاش ہوگا خلق میں
راز دل ناسخ ترا اب شیشۂ شکستہ ہی

کون سی نکلی ہوس میری دل مایوس کی
در کنار ریحان جان حسرت کنار و بوس کی

جلتی جلتی دشت غربت میں یہ تلوؤں کا ہی حال
ملتی ملتی جو ہوئی حالت کف افسوس کی

نشۂ مستی ہی ساقی بادۂ عشرت کہاں
ہی سرگردانی صورت شیشۂ معکوس کی

بس اڑا لاتو نی سا دی باغ کو اک رنگ گل
کیا حنا کو بھی فقط حسرت تری پابوس کی

سوچ ای منعم عمارت کا تو ہی مذکور کیا
گور بھی ملتی نہیں دنیا میں کیکاؤس کی

جنت کوی صنم سی مرغ دل نکلا جو ہای
داغہای یاس سی صورت ہوئی طاؤس کی

وصل کی دن کیونکر پھوٹا ہے ترے غم سی یہاں
عید کو جیسی ہائی ہو کسی محبوس کی

او موذن دیکھ لیگا تو مری قسمت اگر
نکلی گی وقت اذان منہ سی صدا ناقوس کی

پایچہ سرکادی اپنی ساق سیمین ہی صنم
یہ نہیں وہ شمع حاجت ہو جسی فانوس کی

التجا ہی بس یہی ناسخ خدا سی رات دن
جلد ہو مجکو زیارت بادشاہ طوس کی

دوست جب سی اک برہمن زادہ ہے
دل ہمارا کفر پر آمادہ ہے

ترک کرواتا ہی عشق سادہ رو
زاہدی دین بھی کشادہ ہے

ہاے پھندا پڑ گیا زنار کا
قید اب مرغ دل آزادہ ہے

دیوان دوم

مین جو مر جاؤن تو کہنا غیر سے	ضعف ہی عشق آگیا ہی خیر سے

سخت ناقص تہا ہون کعبہ مین تو کیا +
دل تو ای ناسخ مقیم دیر ہی

اندنون اپنے جنون کا زور ہے	کو دکان سنگ زن کا شور ہے
دشت غربت مین مری مرقد ہے کو	جو گرا آیا نظر وہ گور ہے
ہجر کی شب کا جو ہی ایسا ہے طول	صبح ہوتی ہی نہ ابتک بہور ہے
اوس بت شیرین ادا کی پور پور	بی تکلف فی شکر کے پور ہے
رات کو چوری چہپی پہونچا جو مین	غل مچایا اوسنی دوڑو چور ہے
می کشی مجہسی چہڑاتا ہی نہ زور	سا قیا زاہد ہی کوئی زور ہے
کرہی ادنا و اعلی پر قیاس +	نہرین شیرین ہاین سمندر شور ہے
کر رہا ہی جلوہ تیرے سامنے	چاند شاید الصنم شب کور ہے
رہنی دی میری دل پہ داغ کو	تیری باغ حسن کا یہ مور ہے
ہر قوی کو چرخ کرتا ہی ضعیف	مارہی اکدن غذا ہی مور ہے

جو نظر آتا ہی ناسخ سے مجہے
ڈہونڈتا ہی جو اوسی وہ کور ہے

دیر کس کا کعبہ مقصود ہے	بت اگر گم ہی خدا موجود ہے
ہی بخیر انجام ای دل غم نکہا	سوز فرقت آتش نمرود ہے

دیکھکر خورشید ہی چہرہ ہی
تو ہماری جان کا پیوند ہے

دیوان دوم

دیوان دوم

ہین یہ بیتابی کی مضمون کہ کسی تنگ کا ہو
نامہ کی بندش ہی سیمابی کبوتر ہو جاے

ہو رہا ہی یہ جو وصف قد جانان موزون
بی گمان شجرہ وہین صاف صنوبر ہو جاے

شب فرقت مین اندھیرا ہی اندھیرا رہے
شمع روشن ہو تو شعلہ وہین اخگر ہو جاے

بادہ پیما کی صبوحی یہ دعا مانگتے ہین
محتسب صورت مینا کہین بی سر ہو جاے

باندھون اوس زلف کا مضمون جو مین پیچ بیان
ہی یقین شعر وہین سانپ کا منتر ہو جاے

کیا ہی قسمت مین نقصان تنگ غنچہ
شیشہ ہی مجھی ملجای تو ساغر ہو جاے

کیا ہی وہ دشمن قاصد ہی کہ وحشت ہی مجھی
نہ کہین ہمسر جبریل و پیمبر ہو جاے

ای پری ضعف ہی ہر چند مگر سایہ کیطرح
پھاندون دیوار تری بند اگر در ہو جاے

لوح یاقوت ہی آئینہ تری پرتو سے
عکس چاہی تو چاندی بھی ابھی زر ہو جاے

کون منت کری دربان در جانان کی
اکدم رو ؤن تو دیوار ابھی در ہو جاے

نہ کبھی شکل تری دیکھی نہ آواز سنے
ای پری غیر کو کور برابر ہو جاے

پان اکسیر کی بوٹی دہن یار مین ہے
ورق نقرہ لپٹین ورق زر ہو جاے

آتش مے سی نہین جلتی ہی ساقی ہی بجا
بط مے کا بھی اگر نام سمندر ہو جاے

زیب اورنگ ہوا ہی شہ عادل ناسخ
کیون نہ تو فقر کو دولت برابر ہو جاے

آج ہی خوار وہ فراق ساقی گلفام ہے
بی زر ریکا غم نہین چارہ ہمارا کام ہے

چہرہ اپنا کاسہ سر سے برنگ جام ہی
سامنے انکھون کی اک محبوب سیم اندام ہی

سست ہی دل کوئی ہو چشم اسکی کہلاتی ہی
پیری آ گئی ہین ہم کناری گور کے
مین ابہی مرتا ہون حاضر جان ہے ایجان جان
بی دلی کا غم نہین کچہ ہمکو ایسا حیدلو
شاعری سے فائدہ پہ ہی کوئی ایسا عمل
کر چکی پاؤنکو صحرا مین تو خارونکی نیاز
اسکی ہی بیش کفار اپنی بیگانگی مین فرق

جہین آتا ہی جگار یکو بچار اے کیجیے
ابتو ذوق ہمکناری ہی کنارا کیجیے
آپ اگر دلسی بلائی کا اشارا کیجیے
مانگی جب دلدار پہر کیا دلکو پیارا کیجیے
جس سے گہر مین تخت پہ یونکی اتار اکیجیے
کوہ پر سر کو بہی چاکر قدر خارا کیجیے
کیا خدا سی ای بت شکوہ تمہارا کیجیے

آسمان کہتی ہین ای ناسخ یہ میری یار سے
مہر و مہ کو روز و شب تجہپر سی وار اکیجیے

کمال آپ کی جلوسی بام روشن ہی
وہ ماہ صبح گیا اور وقت شام آیا
شب فراق گئی روز وصل آپہنچا

برنگ مطلع ماہ تمام روشن ہے
سیاہ صبح ہوئی شکر شام روشن ہے
طلوع صبح ہی عالم تمام روشن ہی

ولہ

خط کی لائی ہین اگر پیک صبا نی دیر کی
جان جنت خانۂ تن سی ہوئی بیگانہ وار
مصحف عارض نہ دیکہا وقت یسین آ گیا
کاش وہ بت کوئی ٹہوکر میری تربت کو لگائی

ہی غضب آنی مین کیون کیے قضا نی دیر کی
دم پہر آنی مین جو اوس نا آشنا نی دیر کی
ہای کیا تاثیر مین میری دعا نی دیر کی
حشر کرنی مین قیامت ہی خدا نی دیر کی

دیوان دوم

آوارۂ دیوان ہوا ہوں میں ہر یہ بہر جی
آیا ہی وحشت بیر لطف آتا ہیں سمجھے
لطف شراب سی ہی خبر ہیں کیا کروں
صحرا نورد کیا تری پچھی ابھی ہوں میں
ساغر دکھا کی مجکو نہ فرقت میں تو رولا
مژگان کو تر کیا نہیں رور وکی یار نے
کیا جل سی ہیں آنکھیں مری بی جمال دوست
قاصد یہ کہیو غور سی عرضی کو دیکھیے
یہ شعلہ جسطرح سر شاخ درخت طور
تاری نہیں نکال دئی وحشت چرخ نی
ہیں کیا کہ پائی نکہت گل میں ہی اندرون
شرمندہ اپنی جلد روی جو ہوگیے
تلوار کچھ نہیں تری ابرو کی سامنے
کرتی ہی تم رقیب نہیں اپنی تو دل سے لگے
ساقی جو چڑھ گیا تو ہوں جام شراب عشق
یہ مضمون زلف سی دہن یار ہی دوات
اڑتی لگی ہی کیونکر مری زخم کہن میں

جسطرح اڑتی پہرتی ہی ٹر ہیار مدار کی
آنکھوں میں تیرگی ہی شب انتظار کے
برداشت ساقیا نہیں مجکو خمار کے
اڑتی پہرنگی خاک ہی مجھ خاکسار کے
ساقی یہ کہو ٹری ہی کسی بادہ خوار کے
تلوار میری قتل کو پھر آبدار کے
ہی آنسوونکی قطرونمیں حالت شرار کے
مدہی شلبیہ آنکھ زار و نزار کے
ایسی ہی شان اوس صنم فی سوار کے
وحشت ہی اسقدر مری شب ہائی تار کے
پڑی پڑی ہی موج نسیم بہار کے
پھر آنکھ مجہسی وصل کی شب فی نہ چار کے
باور نہ ہو تو کہاوں قسم ذوالفقار کے
کچھ فکر ہی مری ہی دل بیقرار کے
پر سوجھتی نہیں کوئی تدبیر اوتار کے
حالت ہی نوک کلک میں دندان یار کے
آئی ہی شاید آج ہوا کوی یار کے

دیوان دوم

شعر کا آغاز ہی اب ہوتی ہیں حضرت عاشق
نازا و ادا دیکھ کسی کے قدم در سے چلے
گرد گرد غریبان سی سواری سے چلے
سائی سی بعضہ ناسخ مغفور سے چلے
صفت ابرو قاتل میں جو
ہی قصیدہ مری زبان صورت

دیوان دوم

سوی خمار چلی جاتی ہین یون ہم بیتاب
جیسی دایہ کی طرف کودک بی شیر چلے

اپنی غنچہ کو موافق نہوئی باد چمن +
اپنی دلگیر تری کوچہ مین دلگیر چلے

خوب و زشت ایک ہین دنیا سی سفر کرتی ہین
شمع کی ساتہ ہی اس بزم سی گلگیر چلے

مری ہوتا ہا تو نہ خوش ہو کہ ہی غیرت کا مقام
راہ مین تہک کی جوان ٹیکہ پہ ہا پیر چلے

آپ تو کرتی ہین ایجاد لگا لینی مین
آدمی کیا ابی ساتہ آپ کی تصویر چلے

پہنچی وہ کوسون یہان اوٹہتی نہین پای قلم
آگی تقدیر کی ممکن نہین تدبیر چلے

کسطرح اوسکو روانہ کرون ناسخ مکتوب
جای قاصد مری آنسو دم تحریر چلے

ایک خلقت ہی اسیر ایسحان تیری چالکی
نقش پا حلقی ہین جادو نہین ہی صورت جالکی

جسم اگر ہی ناتوان تو جان ہی آتی چلی
کچہ تو مہ تابستاین قاتل کی استقبال کی

ناتوان ہین اور کچہ ہم سی ہو سکتا نہین
کرتی ہین تعریف کس تیری کمر کی بالکی

شب ابر شکین ہوا اوس صفحہ رخ پر رقم
زلف پیچان کا قلم تہا رشتہ تاقی خالکی

لی چلی وحشت جنون سی جانب دشت عدم
ہی زیادہ ہر برس سی وحشت اپنی سالکی

یار آیا ساتہ غیر کی گلی گلشن کہان
کیا خوشی ہمکو بہلا ہو غرہ شوال کی

عشق لیلی مین ہوا ہی قیس کو حاصل کمال
ہی تقین بیخبری نکلی صدا خلخال کی

تشنہ جان ہر ناخن پا مین ہین چشم حور کی
تیری تلوو نمین صفائی ہی پری کی گال کی

ہر گلی [illegible] گئی ہی ہماری دلکو چوٹ
ہجر مین قسمت ملی ہی کیا ہین گہر یا لکی

ہی نگاہ یار میرے داغ پر | یہ چراغ اب تیر کا اماج ہی
زرد ہی کیا تیری آگی یاسمن | تھا جو ہیرا اندنون پکھراج ہی
کم نہ ای شیرین سمجھہ پرویز سے | کوہکن کی سر کو تیشہ تاج ہی
کوئی دیوانہ ہی بی حاجت نہین | دائرہ زنجیر کا محتاج ہی
چل دلا اب یار پر قربان ہون | کہتی ہین سب عید قربان آج ہی

حرف باطل کیونکر ای ناسخ سنون
کان مین یان پنبہ حلاج ہے

وصل جانان ہی جو مجکو یاس ہی | ہجر مین جینی کی جی بی آس ہی
گر یہ پنڈی سی مشابہ ہی تو کیا | یاسمن مین کب تری بوباس ہی
می ہوی فرقت مین کیا پانی ہیون | قطرہ جو ہی ریزۂ الماس ہی
دور ہی وہ لالہ رو ای دل تو کیا | داغ حسرت تو ہماری پاس ہی
دشت غربت مین ہی لاغر سب بدن | بس ہماری پاون پر آماس ہی
ہون ملک ای حور تیری عشق مین | بہوک لگتی ہے نہ مجکو پیاس ہی

عشق تو مدت سی ای ناسخ نہین
مجکو اپنی بات کا اب پاس ہے

ماہ ہی پر داغ کیا نسبت ہے اوسکی گال سے | ہی زحل منحوس کیا لگتا ہی اوسکی خال سی
اور طائر اوسمین پہنستی ہین تو اسمین غم ہے | بال کی پہندے کو کیا نسبت کمر کی بال سی

دیوان دوم

دیوان دوم

یار پنہاں ہو گیا نظروں سی چمکی ور نہ دل
ہو گیا خورشید غایب اب قمر کا وقت ہے

وصل کی شب اے شیشہ سے لا یا جام کو
بول او ٹھا ساقی میں جاتا ہوں سحر کا وقت ہے

شور ہوا ایسا لطاف کا کہ سنتی ہیں آہ سی
ساقیا اب نالہ مرغ سحر کا وقت ہے

ہو گی رخصت ابھی اپنی گھر کو جاؤ ہمدم ہو
ہیرے گھر میں اس بہ روکی گذر کا وقت ہے

بجلیاں چمکیں بہت منہہ بھی تو ہر ہی کوئی دم
ای دل نالان یہ پیپ اے چشم تر کا وقت ہے

رکھی نا سخ تجکو محفوظ اس بلا میں خدا
وقت خیر آگی کبھی تہا اب تو شر کا وقت ہے

آگہی ہوت شب ہجر میں ہیہات مجھے
اب کہاں یار سی امید ملاقات مجھی

کبھی نالہ کبھی گریہ کبھی وحشت کبھی غش
کیا ہی او عشق کیا تو نی خوش اوقات مجھی

پہروں ہی بات مری منہہ سی نکل سکتی نہیں
یاد آجاتی ہی تیری جو کوئی بات مجھی

وقت باریں انسان ہیں ہیں بالکہ سحاب
ہر برس آکی سولا جاتی ہی برسات مجھی

مین وہ ہوں جسنی پلا یا ہی پیالہ سب کو
رند کیونکر نکہیں پیر خرابات مجھی

ہمہ تن چشم ہی تاروں سی او ٹلا لی کیو
تیری فرقت میں ہوئی دیو سیاہ رات مجھی

کلمہ گوئی سی تو مسند و ر رکہہ ای زاہد شہر
نفی کی قبل بہلا حاصل اثبات مجھی

کسی نعمت سی میں واقف نہیں جز بادہ تلخ
زاہدا اب تو سمجھہ تارک لذات مجھی

جتنی او نا ہی سمجھتا ان میں اعلا نا سخ
صاف خورشید نظر آتی ہیں ذرات مجھی

کوہی جانان دیکھیں پای گل و گلشن چھوڑ دے
نکہت گل ہی صبا کا ملکہ دامن چھوڑ دے

[illegible]

پہنچی جسکی کان تک اوسکو کیا حلقہ بگوش
سحر کیا ہی آہ نے تیری اثر کی سامنی

وجد میں آیا اگر میں بند مشرب ہی تو کیا
ناچتی ہیں صوفی اوس مطرب پسر کی سامنی

کب ہی تجھکو میری دل کی تلملانی کی خبر
قاصدا پہنچا نہیں اوس بیخبر کی سامنی

آوس میں مردم چہاتی ہیں اپنی دریں [illegible]
کیا بھلا ہی باب جنت تیری در کی سامنی

مردم خون ریز ہیں کیا مال عیش اغنیا
قدر لوہی کی بھلا ہو خاک زر کی سامنی

پڑہ کی خط اوس بیوفائی جو نہ کہتا تہا کہا
آنکھہ کر سکتا نہیں ہی نامہ بر کی سامنی

پہلی منزل گور ہی اسمین منزل ہیں بہت
کیا ہی دنیا سی سفر میری سفر کی سامنی

ایک نیزہ سی ہی نیچا ہو تو ناسخ غم نہیں
آفتاب حشر کیا ہی داغ سر کی سامنے

دیوان دوم

جنون پسند مجھی چھاؤن ہی ببولونکی
عجب بہار ہی ان زرد رو ببولونکی

اگرچہ آئی ہی برسات پھول پھولی ہین
ہوئی شگفتہ طبیعت نہ ہم ملولون کی

امید وصل میں ہم جھولتی ہیں سو لیتی
وہاں قیو نہیں تیاریاں ہیں جھولونکی

کہاں یہ تری ہی چلتی ہے ہمکو
یہ مشت خاک ہی بس منتظر بگولونکی

جو چشم اہل وطن میں نہ ٹھہری کیا پروا
ہماری خاک سی روشن ہیں آنکھیں غولونکی

جو آئی وہ تو نہ پہولا سماؤن قبر میں میت
خبر کری ہی کوئی اوس گل کو میری پھولونکی

نجات ناسخ عاصی ہی کیجیو مولا
تمہیں تو امتیں بخشو گی سب رسولونکی

[illegible]

[illegible]

برسوں ہوئی نہیں تقریر یار کی
دیکھی نہیں جھنوں نے تحریر یار کی

میں مطلع نہیں شب تار فراق ہی
آنکھوں میں چھا رہی ہی جو تنویر یار کی

نازک اگر ہی وہ تو ہوئی ہم بھی ناتوان
کیا رفتہ رفتہ ہو گئی تاثیر یار کی

ہی چشم انتظار میں جا ہی نگاہ جان
آخر ہمیں کر گئی یہ تاخیر یار کی

مارا ہی بی اجل ہمیں صبح شب دکھا کی ہائی
تقدیر سی زیادہ ہی تدبیر یار کی

برسونکی بعد آج جو آیا ہی میری پاس
حالت ہی خوف غیر سی تغییر یار کی

کعبہ سی کم نہیں ہی ہمارا حریم دل
اسمیں بھی ہی کہدی ہوئی تصویر یار کی

ہمسی او جہکی غیر کی قابو میں پس گیا
کیا کیجیی کہ تھی یہی تقدیر یار کی

لاکھوں ہی گوشہ گیر ونکی بردی خون کسی
ہر چند یہ کمان ہی بی تیر یار کی

مجھ پر جو کچھ ہوا سو مری دل کی ہاتھ سی
ہی غیر کا قصور نہ تقصیر یار کی

بیڑی بھی ہی قمار دار نہی جنسی طار ثبوت
الفت نہی جنون مری زنجیر یار کی

ناسخ ضعیف بھاری ہی زنجیر آہنی
کافی ہی اوسکی قید کو زنجیر یار کی

پہنی ہی سلسلہ جذبہ مجنون لیلی
اٹکی مجنون نہ چلی جانب ہامون لیلی

جوز میں شعر کی ہی ایک ہی وادی مجکو
ہون اس مجنون کہ ہی شہر لیی مضمون لیلی

حسن او عشق میں ہم اسم ہی برات ہی ایک
قیس مجنون ہوا گم گیسوی نکلی ہی خون لیلی

چاند کو دیکہ کی مجنون یہ کہا کرتا ہی
جلوہ گر ہی سر حنا زہ گردون لیلی

دیوان دوم

[illegible]

[illegible]

پیا پی پوچھتا ہون اشک ایام جدائی مین / مرا دامن نہین ہٹتا کبھی اطفال جوسی
پلک دون جام جمشید یکو بخش کا سنہرا تو / ملی آئینہ اسکندری کیا تیری زانو سی
دکھائی عشق نی صورت مین مجکو صورت معنی / مقابل ہی خدا او بت ہی آئینہ رو سی
اگر دیکھی چھپونی کی تجھی تقدیر دیتی ہی / ہماری ہاتہ بندسی اپنی دروازی باز و سی
گیا تہا باغ ہی بہلانی کو دم بہر نہ ٹہرا مین / گلی اوس سرو کی یاد آگئی قمری کی کوکو سی
ملی خسرو کو شیرین تو نی کھویا جان شیرین کو / تو ہی ہی منت زر فرہاد تیری دو بازو سی
نکلتی ہی اگر کی کوئی بات منہہ سی یہ نہین ممکن / زبان شمع کو لگتی نہین محفل مین تالو سی
مری دلکا کسی گل کی تصور مین یہ عالم ہی / کہ جیسی عطر کا شیشہ ہو پر پہولونکی خوشبو سی
نسیم باغ کوئی یار آئی مین لگا ر دولے / کہ رنگش جسطرح ہوتی ہی اکثر گلکی خوشبو سی
محک سی ہو دو چند اوس جسطرح حسن زر خالص / سنہر رنگ چہرہ کا چمک اوٹھا ہی گیسو سی
شہادت گو نہ پائی نیم جان تو کر دیا مجکو / امید اتنی نہ او نازک بدن تہی تیری ابرو سی

بدن پر چاندنی جب پڑ گئی سمجھا یہ ص ناسخ
بلا ہین ہو ہین سب سامان عشرت سمجھ بہ رو سی

طمع نہین مجھی سر گشتہ کہ سیم و زر ملجائی / کسی طرح سی آہی وہ سیم بر ملجائی
مری نظر سی جو تیری کبھی نظر ملجائی / تو جان چاہتی دل اوسی سیمبر ملجائی
نکل چلا ہون کہ اوسکی کہین خبر ملجائی / خدا کری مجہی رستہ مین نامہ بر ملجائی
بلائی جان ہی نظر سی اگر نظر ملجائی / مگر ہی لطف بڑا دل سی دل اگر ملجائی

دیوان دوم

اگر کافور مین [illegible] سراپا [illegible]
معشوق ای پاؤن مین تیغ غم کی نجات [illegible]
تمہاری طرح جو وفا کی [illegible]
شب فراق مین ہو چاک پیرہن اپنا
کہ پھری چاک گریبان ہی ای [illegible]
[illegible]

[illegible]

دیوان دوم

کیا ہی چاک قبا ہین خوش اسلوب / میری وحشت کی دست کاری ہی
نعرہ زن ہی رقیب جا بی النقیب / مست کی محبوب کی سواری ہی
جام سی چشم یار یاد آئے / ہمکو مستی مین ہوشیاری ہی
طپش دل سی ہون مین دشت نورد / حرکت میرے اضطراری ہی

اندنون ہی غضب جنون ناسخ
مجکو غیرون سی چشم یاری ہے

پڑھ مین شیشی تو جام خالی ہے / گردش آسمان نرالی ہے
منزل ماہ تیرے جلوہ سے / آج دالان کے ہلالی ہے
آسمان پر نظر جو کی شب ہجر / سمجھی ہم شب کی جالی ہے
سفلون سی پوچھتا ہون غربت مین / کبھی کیسا مزاج عالی ہے
اسقدر ہو گیا ہون زار و زبون / کہ مجھے خوف شیر قالی ہے
نور مہتاب ہی دھوئین کی مثال / ہای کیا آج رات کالی ہے
شعر رنگین مری پڑھی اس سے / لب محبوب مین یہ لالی ہے
جانتا ہون تری نہ آنے سے / میری جان آج جانی والی ہے
بہر دندان یار روتا ہون + / ہر قطرہ موتی کے ڈالے ہے
باغ پامال کر دیا تو نے / ہر نہال ای صنم نہالی ہے
وہ عطا ہو نہ در بے ناسخ / عاشق رند لاابالی ہے

راتکا ای ماہ تابان پوچھتا ہی حال کیا	جانتی ہین ذرونکو تیری ہجر مین ہم رات ہی
تنگنائی ہجر مین پوشیدہ ہی وہ آفتاب	روزن دیوار ہی بس جلوۂ ذرات ہی

ناسخ اوس بت کی جدائی مین کہان ذکر خدا
رات دن وردِ زبان افسوس ہی ہیہات ہی

آب ہی سی وہ گل تر تازہ ہے	نشہ کی سرخی نہین ہی غازہ ہی
یار ہی کاشانۂ دل مین مقیم	چاک سینہ کا جو ہی دروازہ ہی
باغ مین آواز چاک جیب گل	صاف ہم دیوانون پہ آوازہ ہی
سینے کا بھرنا تو کچھ مشکل نہین	کیجئے کیا حرص بی اندازہ ہی
چہرۂ جانانہ ہی قرآن مجید	خط جسی کہتی ہین وہ شیرازہ ہی
کیون نہ چلائی جرس لیلے نہین	ساربان قیس ہی جنازہ ہی
مرگیا ہون وادی غربت مین مین	پر وطن کا شوق بی اندازہ ہی
دیکھتا ہون جب در فردوس کو	جانتا ہون اگہری دروازہ ہی

کھینچ رہا ہون مین تو ہی وہ کہدو آپ
سنیو ای ناسخ یہ مضمون تازہ ہی

ہوتے ہی نزدیک مجھسی کو سی قاتل دور ہی	پاس آپہنچا ہی رہزن اور منزل دور ہی
سیب جانان سی بلا کسطرح شفتالو بھی	وہ ذقن ہی مجھسی مثل چاہ بابل دور ہی
صاف اگر ہو کر گلی لگتے تو پیاری لطف تہا	سینہ سی سینہ ملا دل سی لی دل دور ہی

دیوان دوم

کیا ہی اوس سیض ساںکی ہی سنہری نگت
زر سی وہ خانۂ آئینہ کو بھر دیتا ہے

گرگدن کا بہی ذرا حوصلہ دیکہی کوئے
اپنی قاتل کو پس از مرگ سپر دیتا ہی

آوس سہی قد سی عبث ہی طمع بوسہ دلا
سرو آزاد جو ہی کب وہ ثمر دیتا ہی

کیا ہی اللہ خدا کو بہی بتو نسبی ضد ہی
نہ دہن دیتا ہی اونکو نہ کمر دیتا ہی

سائل می کوئی ہوتا ہی اگر اہی ناسخ
ساغر عمر کو گردون دہن بہر دیتا ہی

وہ ہی پاس جسکو دلا چاہتا ہے
تڑپتا ہی کیون اور کیا چاہتا ہی

خیال اوسکی ہونٹون کا سہید ہوا ہی
مرا طائر جان اوڑا چاہتا ہے

بتون سی محبت انہین مجکو از خود
کہ ہوتا ہی وہ جو خدا چاہتا ہی

ہوا مشتعل بی طرح عکس تیرا
اب آئینہ کا گہر جلا چاہتا ہی

کرین بی خطر کیون نہ بندی خطائین
خدا باپ مان سی سوا چاہتا ہی

دلا تو بہی چلہ ہی تو ہی سا تہ اچہا
کوئی دم مین قاصد چلا چاہتا ہی

بیرون سی برا آپ کو جانیو تو
اگر اہی دل اپنا بہلا چاہتا ہے

بتو قتل تم تو کیا چاہتے ہو
بنجانی خدا کیا کیا چاہتا ہے

وہ بگڑا ہوا منہہ بناسے نہین اب
مرا کام بگڑا بنا چاہتا ہے

جو کہتا ہون اوس سی کہ سن شعر میری
تو کہتا ہی کیا کچہ سنا چاہتا ہی

بنائی ہی پہولون نی جو دردنی صورت
وہ گل کیا چمن مین ہنسا چاہتا ہی

دیوان دوم

جنون ضعف اگر یون ہی بجبر یا ہی
تو زندان ہی صحرا ہوا چاہتا ہے

ولہ

پی عشرت سی کوئی جام جو بھر لیتا ہی
آسمان اوسکا دہن کاسۂ سر لیتا ہی

قتل آنکھون کی سیاہی سی جو کر لیتا ہی
کار شمشیر سپر سی وہ مگر لیتا ہی

غیر کا کچھ نہ چلی گر نہ ہو دشمن اپنا
چوب ٹہنی کو شجر ہی سی تبر لیتا ہی

حشر کرتا ہی بپا پچھلی پہر سی شب وصل
دم پہر ہی نہ کہان مرغ سحر لیتا ہی

مول لیتا ہون کبوتر جو پیامبر کی
بیچنے والا پہ وبال کتر لیتا ہے

پہر گیا ہی اودہر اولتا کوئی آتی آتی
سانس الٹی دل بیتاب ادہر لیتا ہی

غنچہ و گل نظر آتی ہین ہم محفل مین
ہاتہ مین شیشہ اگر وہ گل تر لیتا ہی

ہای جب قبر مین لاشہ ہی اوتر لیتا ہی
تب وہ بیمار محبت کی خبر لیتا ہی

ولہ

دی لی کسیکو قابو جو انسان کا چلی
پاؤن کی ہی لی ہاتہہ سی آہ خدا چلے

سیر اغبار کو ہی صنم کو اوڑا چلے
یا مرسل الریاح اب ایسی ہوا چلے

وہ مار زلف ہی جو زمین سی جدا چلی
اس طور سی کبھی نہ کوئی اژدہا چلے

پانی سی مستحیل کری بخت واژگون
نامہ ہمارا لیکے جو باد صبا چلے

جب کوئی قافلہ سوی ملک عدم چلا
ہم آگی آگے مثل صدای درا چلے

وحشت عدم کو بہاگون جو زندان سی چہوٹکر
زنجیر میری ساتہ ہی سنکر صدا چلے

دیوان دوم

پھر اہین آنکھون بہشت و نہین مرکی گو ناسخ
ملا نہ جین کہین عنبر کوی یار سے مجھے

ربی ای جان رات بہر بدلے
نظر آنے ند سے سحر بدلے

کیا مزا ہو اگر گرے جنے سے
تجکو سنتے ند سے کہجر بدلے

دو نو زلفون مین یون ہی چہرۂ یار
پیچ مین چاند ادہر ادہر بدلے

بیٹے دیکہا جو اوراے سی
ہنسکے بولا کہ وہ نظر بدلے

آنکہین سہ و تی نہین یہ غربت مین
ہو گئی میری ہمسفر بدلے

کب مری داغ پر سپر پہا ہاسے
آ گئے آفتاب پر بدلے

اشک آتی ہین درد آہ کی ساتہ
مینہہ نہ برسے نہو اگر بدلے

بارش ابر قہرہ کی دیکہے نہین
آگئی ہی جو یار پر بدلے

بدلی گیلو ن کی مین کفن پہنون
تو نے پوشاک سیم بر بدلے

میری مژگان تر کی آگی سے
اوڑ گئی آگی بستر بدلے

کرچ کر لیکے نامہ ناسخ
رہے گی یون ہین نامہ بر بدلے

جو ہی می ہی رات دن جا بہی کنارے ندکی
رند ہون کرتا ہون نظارہ کنارے جو کا

دیوان دوم

ولہ

کس طرح پاؤن خبر مین کوی جانان دور ہی
نکہت گل آ نہین سکتی گلستان دور ہی

ہجر میں تیری لگتی ہی صفیر بلبل — بیضی لوٹی ہیں مگر باغ میں پیکانون کے
پرتو شمع رخ یار جو دریا میں پڑا — پر ماہی رہیں پہ ہو گئی پروانون کے
گرنی لگتا ہون جو سنتا ہون مسلسل نالے — یہی یاد آتی ہیں مجکو جو تری تالو کے
غم دیا رنج دیا درد دیا داغ دیا — سنگ میں مجسی عوض کیا تری احسانو کے
بارہ گلشن ایسی ہیں ہم گریہی مفلس ہیں — ہون گدا بادہ فروشون ہی کی کانو کے

ہجر جانان سبب فکر سخن ہی ناسخ
کیون نہ پیر درد ہون مضمون مری دیوانو کی

ہم سفر وہ ہی جسپہ جی غش ہی — دشت غربت مقام اش اش ہی
دیکھو اعجاز مے بادہ فروش — ایک جا جمع آب و آتش ہی
آج خلوت میں دل مرا خوش ہے — ساقی سیم ساق مہوش ہی
موسی جنکی تجلی دیکھ کی ہم — مثل موسی وہ بھی ہی غش ہی
زلف میں شانہ کی کشاکش ہی — زیر ارہ دل بلا کش ہی
متصل تیر آہ چلتے ہیں — دل ہمارا انہیں پہ ترکش ہی
بنتی ہی گرد باد خاک اوسکی — اس خرابی میں جو کہ سرکش ہی
آئی فصل بہار آہی ساقی — آدمی کیا کہ بت بھی مہ کش ہی
دوستی کا سبب ہی جنسیت — میں ہون دیوانہ تو پری وش ہی
بخش ہم داغہای حسرت سی — خانہ دل مرا منقش ہی

دیوان دوم

رات دن ہی تری ہجر میں مسیدہ ہی
کیا وہ بت نام خدا بالیدہ ہی
سوز غم سے ہوئی آتش دیدہ ہی
کیا وہ قصیدہ بردہ ہی

پہلے سے تاریک ہی فرقت کی رات
کیا ہمارے زخم کو بالا کے گی ہین
سوزن مژگان فقط دل دوز ہے
خط بھی تیرے نشتر سے بھی یار سے
فن غم پر آج دل فیروز ہے
داغ کہتے پھرینگے جا ہے گا
آج کہتی این جنون فیروز ہے
اگر مجھکو مرثیہ کا سوز ہے
وہ خوان ہی ساز مطرب ہجر مین
بیٹھے نظرون مین چراغ روزی
آفتاب اوس مہ جبین کے سامنے
بجھا ہی شمع غربت آموز ہے
کس قدر رنگ حنا اوس نازنین
دل مرا دن رات غم اندوز ہے
کیونکہ قسمت ہی کسی کی بخت آرزی

ولہ

دیوان دوم

[illegible]

گور ستم کو جو دیکھا کھول کر	ایک مشت استخوان بوسیده ہے
وای حسرت بعد مر جانے کی بھی	مشتعل داغ دل رنجیده ہے
پھول انگارے ہوے کھینے کی ساتھ	قبر میری اسقدر تفتیده ہے
اسقدر اے گل تری مکتوب کا	منتظر میرا دل غم دیده ہے
دیکھتا ہون باغ مین غنچہ اگر	جانتا ہون نامہ پیچیده ہے
دل ہی بہاگا دیو غم کو دیکھ کر	اشک شل کودک ترسیده ہے
پہنچی جو چینواکے چیکن یار سے	جو مرا مضمون ہی وہ چیده ہے
ہی اگ تاریک فرقت مین جہان	رات دن روشن چراغ دیده ہے
وصل کے مضمون ہین جس جزو مین	جو ورق ہی وہ بہم چسپیده ہے
طبع بھی موزون ہی گر موزون ہی قد	کیا وہ بت نام خدا سنجیده ہے
داغ ہی اپنا جسے کہتے ہین گل	بلبل نالان دل شوریده ہے
مر گیا پر ایسی غفلت ہی مجھے	قبر پر بھی سبزہ خوابیده ہے

کیون نہ ہون مرہون احسان یار کا
مجھسے ناسخ خود بخود گرویده ہی

آج ہی وحشت فزون ہر روز ہی	لی مبارکباد لا نوروز ہے
ہی جو وہ شمع شبستان مجھسی دور	یان چراغ داغ بزم افروز ہے
اوسکے ہم نوکر ہین کچھ عاشق نہین	مدتون سی ایک بوسہ روز ہے

[illegible]

[illegible]

تیر اغیار رہ جو ہوا نہ کیا بلند	شاید کہ اس شفق کو ہی اک سیر چاہیے
رو دی اگر نہ یار تو ہنس دی نہ سنگ غیر	اتنی ہماری آہ کو تاثیر چاہیے
ہی کون تیری عشق مین دیوانہ جو نہین	ہر ماہ رو کو زلف کی زنجیر چاہیے
سچ کہہ مصوری تو نہین آتی قاصدا	مکتوب یار کا مع تصویر چاہیے

ولہ

یہ ضعف ہی کہ دب مرون کہسار کی تلی	آجاؤن مین جو سایہ دیوار کی تلی
خال سیہ ہی گیسوئے خمدار کے تلی	یاد رہی ہی مور کوئی مار کی تلی
مین ہی عجب ہون جنس کہ مانند نقش پا	روندتا ہون پائی مردم بازار کی تلی
شعلہ ہو شمع کا تہ فانوس جس طرح	داغ جنون ہی یون مری دستار کی تلی
مانند سایہ ضعف نی مجھکو کیا سبک	چھوٹی دلی نہ میری تن زار کی تلی
آرام خوش قدون سی کوئی پائی ہی محال	خضر سر و بیٹھتی ہین سب اشجار کی تلی
زلف سیہ مین چہرہ روشن ترا نہین	خورشید ہی حجاب شب تار کی تلی
اعجاز حسن دیکھیو جاندار ہو گیا	بالش پہ رنگا دم مین سر یار کی تلی

نقش جبین ہی ناسخ طاعت گذار کا
نقش قدم نہین قدم یار کے تلی

دیوان دوم

ایسی مری نظرہ کی ہین یا دل بھری ہوئی	پیل مارتی ہین دیکھی ہین جل تھل بھری ہوئی
ہم میکدہ مین آئی تو خالی نظر پڑے	رہتی تھی خم شراب کی اول بھری ہوئی

[illegible]

دیوان دوم

چاہ ذقن میں طائر دل یون اسیر ہین
ہون جسطرح کنوئین مین کبوتر بہری ہوے

مانند نافہ حلقۂ گیسو مین مشک سے
مثل صدف دہن میں ہین گوہر بہری ہوے

آتی ہی کوچۂ بت شیرین ادا سی آج
دامن ہین ہی نسیم جو شکر بہری ہوے

کب ہین ہماری سینہ سوزان مین لخت دل
آتش کدہ مین ہین یہ سمندر بہری ہوے

اوس خط سبز و روی کتابی کی وصف مین
ناسخ ہماری پاس ہین دفتر بہری ہوے

دل ہوہی خون نہ مگر شیشۂ مے ہردم بہر خالی
اشک آنکہون مین بہری پر نہو ساغر خالی

کبہی ہوتا نہین ابر مژہ تر خالی
کہتی ہین جسم سی ہو جاتی سمندر خالی

نظر آتا ہی جو ساقی مجہی ساغر خالی
روح سی جسم بہی ہوتا ہی برابر خالی

دست شمشیر کی مانند نہین عیب اگر
رہتی ہین ہاتہ جوان مردونکی اکثر خالی

رنج کیون بادہ پرستون ہی تہی دستی کا
بہر بہی جاتی ہین جو ہو جاتی ہین ساغر خالی

گر چہلکتا ہی چہلکنی دی مرا ساغر عمر
جام می دیکہو ساقی نہ ہو دم بہر خالی

نظر آتا ہی نہین اوسکی سوا کچہہ مجہکو
کیون نظر آتی نہ بی یار بہرا گہر خالی

عمر جاوید زر و زور سی کب ملتی ہی
آب حیوان سی رہا جام سکندر خالی

آمد آمد ہی تری یار کی اب ای ناسخ
جلد اغیار سی کا شانۂ دل کر خالے

رو رو کی داغ گنتی ہین ہم ہجر یار کی
یہ قطرہ ہای اشک ہین وافی شمار کی

ڈرتی ڈرتی گر پڑی ہیں ایک دن تسبیح سی
دوری تا ہی قیامت بھی نہو لی دیکھیے
کیون نہ ہو وہ نوجوان سبزے میں رنگین لباس
ایک خط لیجائیگا تو جلد وہ پہنائیگا
کیا ہوئیں وحشی کہ رہتا ہی سنگ جا تا نکو دہیان
پڑہ چکی زاہد نماز میں منہ برستا ہی نہیں
تازگی دیکہو کہ ورزش کرکی کہتا ہی وہ گل
دشت وحشت میں کہان ہوش و حواس عقل و دین
ہم ہمیں کو جانتی ہیں کہتی ہی دنیا کی ہوس

نوح کی طوفان کا طوفان چڑھا جاتا ہی
ہیچ خم مینائی جو لوٹی اسکو چوڑا جاتا ہی
پہر گردون تک شفق کا لال جوڑا جاتا ہی
قاصد اسی خانہ کا اب مجکو چوڑا جاتا ہی
شیر بہی کوئی جو آجاتی منہہ موڑا جاتا ہی
دامن تر اتنا ہی ساقی نچوڑا جاتا ہی
شاخ گل کی اب کلاہی کو مروڑا جاتا ہی
ایسے ہون اس قافلہ کا ساتھ چھوڑا جاتا ہی
توسن عمر روان کی باگ موڑا جاتا ہی

گر گیا وحشت وہ تیری بیقراری دیکہکر
عشق میں ناسخ بشر کو ضبط تھوڑا جاتا ہی

داغ لیجاتا ہوں میں لالہ رخسار سی
رہتی ہیں محروم اوس خورشید کی دیدار سی
کیا دل افگار سو ہو وصل چشم یار سی
جیتی میدان وصف ابروی خمدار سی
گو در خورشید وہی ہے دردہ لاغر ہو نہیں
ہی پہپہو لا صاف جسکو جانتی ہیں آپ سا

پہول لی آتی ہیں گلچیں جسطرح گلزار سی
مثل انجم فایدہ کیا دیدۂ بیدار سی
جا ہیئی لیستر جدا بیمار کا بیمار سی
ہو جبین جنگ سخن میں غالب اس تلوار سی
جاؤنگا مانند ذرہ روزن دیوار سی
جل گیا آئینہ عکس آتش رخسار سی

دیوان دوم

ولہ

استقدر نفرت ہی اوسکو میری بھی چہائیں تو گیا
اسیچکی چلتا ہی وہ میری سایۂ دیوار سی

کم نہین اعجاز سی کچھ جذب تیرا ای جنون
خود بخود چلتی ہین پتہر دامن کہسار سی

سر تصدق دل مرا پامال ہو جائی اگر
آرزو ہی جان پھر آ جا اوسی رفتار سی

خشک اوس گل کی جدائی سی ہوا ہون مثل خار
بلبلین کہو دین گی میری قبر کو منقار سی

تیری الفو نکو بہی وہی گا دو ہی ظالم تنگی سنرا
کہینچتا ہی ای پری جو پوست جسم زار سی

چہوڑ کیا ناسخ مین دزدان معانی کو کہون
پہول لی جاتی ہین گلچین گلشن اشعار سی

ولہ

ہر دم ناصح اپنی منہہ پر رکہہ کی داماں تو سہی
اپنی پاؤن پاہی نہ اک تار گریبان تو سہی

دیتی ہین نیاہد دہر کی مجکو مومن جانکر
پیچ ڈالون ضعیفون کی ہاتہ ایمان تو سہی

عندلیبونکو جلاتا ہی بہت ای باغبان
آتش گل سی جلی تیرا گلستان تو سہی

دیکہتا ہون دور سی اپر خفا ہوتا ہی تو
چوم لون ایکدن تری رخسار تابان تو سہی

پھر نظر کرنی لگین مژگان جانان کیطرف
پار آنکہون سی کرون خار مغیلان تو سہی

دشت غربت مین وطن کی یاد آتی ہین چراغ
کور کر دون دیدۂ غول بیابان تو سہی

ای پری سیکر ستم سی تو نہین آتا ہی باز
تیری ہین نالش کرون پیش سلیمان تو سہی

جب نہ شب پر دیکہین چہپتا ہی مجکو دیکہکر
چشم ویسی دیکہہ لون مین تجکو عریان تو سہی

تیرگی دیکہی بہت اب آفتاب داغ سی
صبح کر دون تجکو ای شام غریبان تو سہی

رہن کروا کر ترا عمامہ دلوا دون شراب
زاہد اتجکو کرون مرہون احسان تو سہی

دیوان مومن

ولہ

روی جب فرقت مین کیتنی بام پہ چڑہ گیا
کیون گذر جای نہ سیل اشک اپنی بام سی

کیا کرون قاصد علاج اپنی دل ناکام کا
کام چشم و گوش کو ہی نامہ و پیغام سی

دیدہ و دل مین الٹسی ہی جدائی جسطرح
شیشہ می دور رہتا ہی ہماری جام سی

کاکل پیچان سی نکلا نفس ہاتہون پہ دل
آگیا کنج قفس مین مثل بلبل دام سی

صبح تک ہر شب فراق یار مین جلتا ہی دل
روز ہوتا ہی چراغ داغ روشن شام سی

جوش مستی منہ پہ گلرنگ کردیگا ابہی
کونسا غازہ ہی بہتر بادۂ گلفام سی

خفتگان خاک کا آیا شب فرقت مین دہیان
پاؤن پہیلا کی ہوی سوتی ہین کیا آرام سی

ولہ

دل بر مین ہی جسم مین نہ جی ہے
کچہ بہی خبر تمہین اجی ہی

آخر شب وصل ہو گئی ہاے
رخصت کا تمکو قصد اجی ہی

کی پینے جو غم سی سینہ کوبی
نوبت یہ صبح کی کہ بجی ہی

قد ہی اونچا سے رست اوسکا
رفتار مین جسقدر سجی ہی

کیا آمد محتسب ہی ساقی
مندیل جو شیشہ نے سجی ہے

ہی تو ہی غنی ہر ایک محتاج
جو سے تری آگی ملتجی ہی

ای روز فراق نیم جان ہون
تیری ای بہے دوپہر بجی ہی

پہیلا ہو ہمارے داغ دل پر
گو پہلے جو تمہاری ملگجی ہی

ناسخ یہ فصاحت و بلاغت
گویا سلمان ساوجی ہی

دیوان دوم

یاد جو آیا چمن مین وہ نہال باغ حسن

پای نازک اوسکی جب رکہی ہماری قبر پر
پارہ ہای سنگ مرمر بہی گلابی ہوی

جب شب تاریک مین تم بہی جانا کو سچلا
آگئی جای مشعل آتشین تا

عشق ابرو میں وہاں اشک جگرگون کھینچیے
چشمۂ خنجر سے جاری قلزم خون کھینچیے

دل کو ہجر یار میں اشک جگرگون کھینچیے
گوہر نایاب کو اک قطرۂ خون کھینچیے

فرقت محبوب میں کرتی ہیں شب بیداریاں
بادہ خواری سے جھکی اشتغال افیون کھینچیے

بند کر کے بھی کسی حکمت سے خم میں میکشو
جی میں آتا ہے کہ وعظ کو فلاطون کھینچیے

لی چلی تحت الثریٰ کو پستی ہمت اگر
اپنی قبضی میں اجی اب گنج قارون کھینچیے

چپکی چپکی روئیے تا کھل نجائے راز عشق
ہر شرارہ کو بھی قطرۂ خون کھینچیے

اژدہائی کاکل پیچاں کی مضمون باندھیے
آج پیدا نظم میں تاثیر افسون کھینچیے

کیا سیہ ہے ہجر میں تار شعاع آفتاب
کیوں نہ اب دل سے خیال زلف شبگون کھینچیے

ہجر ساقی میں وہ کھاتا ہے فلک ہمکو شفق
رہ گئی ایسا کہ اس شیشہ کو پرخون کھینچیے

ہو اگر ساقی خرابات جہاں میں دسترس
بادۂ گلگوں سے پر مینائے گردون کھینچیے

بھاگی جاتی ہے شب وصل اشک خون سے ساہی
آج اس شبدیز کو جی میں ہے گلگون کھینچیے

خانۂ دل کا دہن دروازہ ہے سو بند ہے
اور کیا تدبیر اے دزدان مضمون کھینچیے

اوڑ گئی ہنجین طائر مضمون مثال فاختہ
سرو قامت پہ اگر اشعار موزون کھینچیے

دل سے لب تک شعر اے ناسخ نہ آئی دیکھیے
گوہر مضمون کو مثل در مکنون سینچیے

دیوان دوم

دھو سپاہ تر شب فرقت کی بدتر چاندنی
صاعقے کی طرح سے گرتی ہے مجھ پر چاندنی

خوب روشن ہے شب غم ہی مکدر چاندنی
بعد بارش صاف ہو جاتی ہے اکثر چاندنی

جسم اپنا خشک فرقت مین اگر ہو جاے گی
چشم تر کو بھی مثال درج گوہر کیجیے

جی مین کہتی ہو جای اوس سرو قامت سی فقیر
بس کسی آزاد کی تکیہ مین بستر کیجیے

ہو فنا مین کو دکان سنگ زن کو چھوڑ کے
وادی وحشت کو چلیے دل کو پتھر کیجیے

اپنی دلسی کہتی انس اوس سہی قد کی عوض
چھوڑ کر اب سرو کو عشق صنوبر کیجیے

اور چلین صحرای وحشت سی بلایا ہی ہمین
پھر پرواز اب خط جانان کو شہپر کیجیے

اور شاعر سرو کی تشبیہ دیتی ہین تو دین
کیا درختونکو تری قد کی برابر کیجیے

لعل خندان سے ذرا دانت اپنی چمکا دیجیے
درج مروارید کو اب دیدہ تر کیجیے

جلوہ خورشید سی تیری اگر چمکی تو کیا
آپ اپنی پر تو ہی سی ریزہ کو زر کیجیے

شہر مین کیا کام ہی ایام گردش اپنی کو
گردبادون کیطرح صحرا مین چکر کیجیے

دفتر عالم سجای گنجفہ ہے آپکو
کیجیے ترتیب دم مین دم مین ابتر کیجیے

ولہ

میخانہ بہار مین مجکو جحیم ہی
ساقی بجی دو آتشہ ماء جحیم ہی

ہی اوس جہان مین بھی زر و سیم کا رواج
گر آفتاب زر ہی تو مہتاب سیم ہی

کیا دورتا ہی پی خط افعی زلف پر
گویا ہمارا ہاتھ عصای کلیم ہے

سیر چمن کو تو نہین جاتا تو رنگ گل
اوڑ کر غبار گیسوی موج نسیم ہی

غیرونکو تو نی تیر نگہ کا ہدف کیا
سوفار کیطرح سی مرا دل دو نیم ہے

مجھ تیرہ بخت کی جو اوڑی خاک بعد مرگ
سیہ جاتی ہین دوش ہوا پر گلیم ہے

دیوان دوم

ولہ

منھہ نہ دیکھوں سپہر ظالم کا — پیچ میں روک دی ردا بدلے
اثر دست یار سے برسوں — تیری رنگت نہ ای حنا بدلے
دہوپ کی سبکتی مین لطف نہین — بھیج دے جلد ای خدا بدلے
رند میخوار جب پکارتے ہین — دور سی دیتی ہے صدا بدلے

ولہ

شب وصل مین بہی ہاتھہ سی تلوار نچہوٹے — خونخوار کی عادت جو ہی ابا نچہوٹی
ہی بعد فنا بہی تری ابرو سی محبت — وہ سو رہو مین کی بہی تلوار نچہوٹی
ہون گاہ ادہر گاہ اودہر آٹھہ پہر مین — سایہ کی طرح یار کی دیوار نچہوٹی
طفلی ہی سی ہی شوق تیر آپ آنکی مانند — گہٹی مری پیری مین بہی زنہار نچہوٹے
نبضین بہی مری چہوٹ گئین منتظری مین — منھدی تری پاؤن کی مگر یار نچہوٹی

ولہ

حسن کا اب جا ہی یا عالم رہے — تیرے در پر زندگی بہر ہم رہی
کیا ہی پروا جاہی یا عالم رہے — تو ہی جب تک ساتہ تیری ہم رہی
وصل کس کا وہ تو سمجہے رات بہر — مثل گیسو بی سبب برہم رہی
کیا ہی آنکھین ہجر مین جلنے لگین — کوئی دم جو میری آنسو تہم رہی
عاشق ساقی ہین ہم کسکے شراب — جام اگر محفل سی جا ہی جم رہی
زہد خشک ایسی تر دامن ہین ہم — دل اگر صرف نماز اک دم رہی

دیوان دوم

دیوان دوم

تصور اوسکی کرتی ہوا اپنا نظارہ
نظر آ زورہ ماہ آئینہ رو ہے

جنون تار تار اب کرون مین گریبان
کہ ناصح کو درکار تار رفو ہے

وہی جام دیتا ہی ساقی کہان تو
ترا ہاتھ تو مثل دست سبو ہے

بہاتا ہون آنسو جو آنکھون سی پی ہم
دلا داغ الفت کی یہ شست و شو ہے

لب جام تر سے یہ ہی فکر ساقی
بلا سی اگر خشک سبز آ گلو ہے

عبث خانہ برباد وہو ہرزہ گرد و
جو بیٹھا ہی گھر مین وہی کو بکو ہے

جو ہی جہت ہی وہی شش جہت مین
جو یک سو ہی سب سی ہی چار سو ہے

مری زندگی ہی مے لعل گون سے
سبب زیست کا جسطرح سی لہو ہے

چھڑک کر مری زخم پر مشک بولا
گل زخم مین واہ کیا رنگ و بو ہے

مے ناب سی ہاتھ دھویا جو تمنے
یہی زاہد و کیا تمہارا وضو ہے

تصور جو ہی درد کی طرح ناسخ
جدہر دیکھتا ہون وہی روبرو ہے

پھر ہوا دسکو شراب ارغوانی چاہیے
مثل شمشیر اب مری قاتل کو پانی چاہیے

چار باغ تن کو اب زندگانی چاہیے
فصل گل آئی شراب ارغوانی چاہیے

آج ادھر ہاہی دیدۂ آسمانی یار نے
میری گھر بھی بلائی آسمانی چاہیے

منزلت اپنی تو اے آتش کی پرکالی ہوا
بندۂ عاجز ہی خدا کو لن ترانی چاہیے

آنکھ اوٹھا کر ان گلو نکا دیکھنا مشکل ہو
مثل نرگس مجکو ایسی سرگرانی چاہیے

نور یا ظلمت جو ہی حکمت سی وہ خالی نہین
شب وہ ہی راتکو بنیا جو دنکو سو رہی

دیکھنی والی ہین کسکی کاکل پیچان کی ہم
آہ کی گر بار سینہ جہین قطار مور ہی

ہیچ مین کتا نہین زنہار خبر رفعت عدم
توسن عمر روان ہی کسقدر منھ زور ہی

بی سبب مجسی نہین انکھین چراتا وہ صنم
کچھ نہ کچھ میری طرف سی اوسکی دل مین چور ہی

چشم مرتا ری نظر آتی ہین جسیہ تیلکی ہوے
جانتا ہون اوسکی پلکی کی ڈور ہی

محو ایسا ہو رہا ہی جو شکار گور مین
سچ کہہ ای بہرام کچھ تجکو خیال گور ہی

طوطی ہی گفتار مین گانی مین موسیقار ہی
کبک وہ رفتار مین ہی ناچنی مین مور ہی

رات دن تن پروری ناسخ ہی تمہین پروری
گوشت سارا ایکدن رزق دہان مور ہی

فرقت ساقی مین کیا مینا و ساغر توڑ لی
خفت ای خم سی اپنا کاسہ سر توڑ لی

جوش مستی مین بت ہستی سراسر توڑ لی
شیشۂ می ہی برنگ تیشہ پتھر توڑ لی

وصل کی شب ہی نہ ہوفی دیکھی تا خشت صبح
مرغ زرین فلک کی آج شہپر توڑ لی

گرچہ زردرون کی چپٹی ہین لیکن اشجون
شکل زلف یار ہی زنجیر کیونکر توڑ لی

ایسا جنون اٹھاتی ہی اپنی شہر سی چلیی اگر
دشت وحشت مین پہنچکر پا ہی رہبر توڑ لی

کوہکن کو بھی نہین معلوم کس سی پوچھیی
ہای یہ کوہ فراق یار کیونکر توڑ لی

انتظار صبح مین مرکی گالی سینی رات
اشتیاق شام مین اپ جان دن بھر توڑ لی

توڑ ڈالی شیشۂ می کو جو سنگ حادثہ
شیشۂ گردون کو بھی ساقی برابر توڑ لی

[illegible]

سر بسجدہ کیون نہون انسان صورت دیکھکر	ہین ملا ایک پونجی والی تری تصویر کی
سیکھنے کی نکلی حسرت کیا جوانی مین بھلا	آنسو پی جاتی ہی ہم طفلی مین ہرلی تیری کی
ہو چکی جب وصل کی شب پھری یہ حالت ہوئے	صبح ہی دوڑی گریبانی صبوری چیر کے
مین وہ طایر ہون لگائی ہی پرچھ جو تیر کر	جای پیکان آہین پرچھائی کی آگی تیر کے
ایکھون سے چپتے جی کی ہی مٹی کا کون ہی	مجھ مین جب تک دم رہا نالی رہی زنجیر کے
نقل کی ہی دفتر تقدیر کی دیوان مین	کاتب تقدیر قایل ہین مری تحریر کے
دیکھنا قاتل پہونچی کا کبھی میر الہو	حلقہ زنجیر ہین جوہر تری شمشیر کے
رٹ لگی رہتی ہی تیری نام کی دشمن ہی	دانہ تسبیح ہین دانی نہین نخچیر کے
اسقدر رہتی ہین معشوق اوسی کی عاشقین	حلقہ گیسو ہین حلقی دام ماہی گیر کے

کہیو ناسخ کیطرفسی اوس سے یکو قاصدا
کیا کرین تحریر ہم مشتاق ہین تقریر کی

یہ خجل ہو گل خورشید کہ شبنم ہو جای	دیکھی عالم جو ترا اور ہی عالم ہو جای
سو حیا دل مین ذرا مرتبہ جام شراب	محتسب تب ہو جو ساقی تو ابھی جم ہو جای
زاہد اخشیشہ دریای کرم ہی خم مے	ایک قطرہ ہی ممسک تو وہ حاتم ہو جای
ہی بہت شہرہ دم تیغ صفاہانی کا	ابروی یار اگر دیکھ لی بیدم ہو جای
دیکھی افعی گیسو کو جو لہر دستی مثال	چشمۂ آب لقا بین اثر سم ہو جای
سائر گل ہی کیا جون ترکی تیر کی خضر	گل شبو ہی چمن مین ابھی شبنم ہو جای

دیوان دوم

[illegible]

زاہد آ جا ہی یہان سجدی کی ہو کی ہی کہین
میکشو میخانہ مین حاجت نہین محراب کی

یون تو ہر کوئی ہی یان غواص بحر فکر مین
جستجو مجکو ہی لیکن گوہر نایاب کی

خوب سا دیکہا جو مینی صفحۂ خورشید کو
صاف ہی تصویر یہ میری دل بیتاب کی

بیکسی دیکہو کسینی ہی جو خشت بستری تری
موت تو کیا ہجر مین صورت نہ دیکہی خواب کی

وادی غربت مین ناسخ ہی وطن میری حضور
خود فراموشی مین ہی ہی مجکو یاد احباب کی

قاصد اکہہ دیجیو اتنا ہی اوس گمراہ سی
کیا کہی پیغام ناسخ کی کہی افسردہ سی

ناتوانی سی کہان چلنی کی طاقت کیا کرون
جانتا ہون آپ چہپ جاتی ہین جسپر راہ سی

دہوپ مین جتنا ہی تیزی نہین ایسی مگر
چہرہ میلا ہو گیا ہوگا غبار راہ سی

یون ہی اوس محبوب کو بہی رہتی ہی مجہسی گریز
بہاگتی ہی جسطرح تاثیر میری آہ سی

خون دل طفلی مین ہی مینی پیا ہی جای شیر
عشق ہی اپنا معلم پہلی بسم اللہ سی

ہنسی بہا گاہی وہ گل دہن پکڑ لیتا ذرا
کہتی ہین ہم ناتوان ہر ایک خار راہ سی

فرقت صیاد مین چل صید گاہ فلک کو
مرغ سعی صید کر ای دل خدنگ آہ سی

بوی گل کو جہاڑ کر دامن سی موڑی ہی بسبر
کہدیا اوٹہی ہی کیا اوس نگہ بازیگاہ سی

یہ نہین آغاز خط تیری ذقن سی ای صنم
ہالہ نکلا ہی بجای ماہ نخشب چاہ سی

ہو گئی کیون اسقدر میری شب فرقت دراز
عشق ہی مجکو تو اوسکی گیسوی کوتاہ سی

جرم نظارہ پہ گر آنکہین نکالو غم نہین
تم تو کیا ہو مین نہین ڈرتا ہون نادر شاہ سی

دیوان دوم

ہی سیہ بختی ہی تو گور کی چادر تو کیا + چادر مہتاب کالی ہوگی اپنی خاک سی

ابر جیب اور تہتا ہی ای ناسخ خیال برق مین
آگ برساتا ہون اپنی دیدہ نمناک سے

پرتو افگن جو تیری زلف معنبر ہو جای — پہر گلزار و نین اور نظر و نین اثر در ہو جای
منقلب سحر مین ماہیت اشیا یہ ہوئے — کہ اگر ہاتہ مین لون پہول تو اخگر ہو جای
چشم ساقی کا اگر دلمین تصور باندہون — سب لہو میری بدنمین می احمر ہو جای
سر پہ داغ پہ رکہدی وہ پری گر پہا ہا — ای جنون مجکو سلیمان کا افسر ہو جای
گر مری آہ کی وہ ماہ رسائی دیکھے — ہر شرر جا کی فلک پر ابہی اختر ہو جای
گل جو فرقت مین ہوی دیدہ خون آلودہ — سبزہ تری نکیونکہ ترہ تر ہو جای
ماہ کنعان تجہی ایماہ جو عریان دیکھے — پیرہن چاک کری جامہ سی باہر ہو جای
ساقیا گر تری ہونٹہ کا تصور باندہون — طایر ہوش کی پرواز کو شہپر ہو جای
اپکی رستہ رو کی جو مین مضمون لکہون — خود بخود صفحہ قرطاس کو مسطر ہو جای
فرش سندس جو ملا خلد مین زاہد تو کیا — ہی ہوس کوچہ محبوب مین بستر ہو جای
اثر سختی ایام سی ساقی ہی یقین — پنبہ بہر سر مینا ابہی پتہر ہو جای
کرکی دو سرو کو تلوار سی قاتل نی کہا — اتو شاید مری قامت کی برابر ہو جای

ولہ

سمجہے ہین شعر وصف ابروی خمار کی — حرف ہی لکہتی ہی جوہر نگی تلوار کی

دیوان دوم

کیا کہین تیغ ابروی قاتل کی آب کی
وہ رند بادہ کش ہون کہ تو کیا ہی زاہدا
چکھی چاشنی ہی زیادہ ستارون کی
دم بھر رہ وطن مین نہ لینا کہین قرار
وہ اشک بار ہون کہ مری چشم تر کو آہ
مدت ہوئی کہ زیست سی مجھکو ملا جواب
وہ بحر حسن جسکو نظر آتا نہین کبھی
ہرچند ہی سوال سی نفرت بہت مجھی
حد سی زیادہ تجھمین نزاکت ہی بحر حسن
سو جائین ایسی بخت کہ جاگین نہ پھر کبھی
شام سیاہ بخت نہ تا ہو کہین سفید
ملتا جو جام بادہ تو ہوتا مین رند شاد
رہتی ہین اسمین عاشق و معشوق ایک جا
ہی یار برشگال مین باران اشک ہی
زنجیرین پاؤن مین وطن کی بہار مین
اوس مست کی دہن کو جو غنچہ سی دون مثال
منہ ہی اسکو دکھا نہین سکتا ہی شرم سی

عکس قدح سی کٹتی ہی بوتل شراب کی
قاضی نی توڑ دی مجھی بوتل شراب کی
پاپوش مین لگاؤ کرن آفتاب کی
قاصد تجھی قسم ہی مری اضطراب کی
تا رنگ کی بدلی ملی موج آب سی
لیکن ہی آرزو ابھی خط کی جواب کی
کیا پھوٹ پھوٹ جاتی ہین آنکھین حباب کی
قاصد مگر کمال ہی حسرت جواب کی
آنکھیا کو چاہی ہی کٹوری حباب کی
ہو آرزو اگر مجھی فرقت مین خواب کی
خواہش ہی ابروی سیہ تو کو خضاب کی
سبحہ بنا کی کیون مری مٹی خراب کی
دنیا سی خاصیت ہی جدا تیری تاب کی
ذرات ہم بھگوتی ہین کملی سحاب کی
وحشت جنون مین دیکھین جو لہرین سراب کی
آتی لگی گلاب سی بھی بو شراب کی
اسو سطی ہی پہلی ادہر آفتاب کی

دیوان سوم

بتکدہ میں مری نالوں سے آیا ہے تنگ — اوس صنم کی سامنے ناقوس نے فریاد کی
اپنی اپنی بخت یوسف کو زلیخا مول لی — جان شیرین مفت میں جاتی رہی فرہاد کی
نطق عیسی سے زیادہ ہے اثر مین اوسکی بات — کھول دیتا ہے زبان گنگ مادرزاد کی
یار کی در تک رقیب آئی ہی مرجائی شتاب — یاالہی موت اوسکو بھی ملی شداد کے

کنج غربت میں ہی ہر غم خاک ناسخ ہان مگر
خط کوئی آیا کبھی پڑھ کر طبیعت شاد کے

آئی برسات اب ہی آ ساقی گلفام کے — طالب مینا ہی دل مشتاق آنکھیں جام کی
یون تو سب ایجان جان کرتی ہیں ناکام کی — پر خبر کہتی نہیں تم عاشق ناکام کی
اوس سیہ پاک چشم کو تسخیر کرنا ہی سمجھے — چیلی مین ہر غذا حاجت ہی اک بادام کی
ہی معطل اب زبان خامہ اور اپنی زبان — بسم کی موقوف اوسنے نامہ و پیغام کی
آسمان پر کیون نہو کھینچی مشابہ آفتاب — کلک قدرت سے کھینچی تصویر اوسکی نام کی
تیری چشم مست سے ہو کیون نہ میری لکو نشہ — ساقیا ہر ایک شیشہ کو ہی حاجت جام کی
طائر دل کو فقط ہی کاکل جانان سے عشق — ہوتی ہی کب اور طائر کو محبت دام کی
صبح اب کرتی ہیں ہم کس مشغلہ میں دیکھیے — روتی روتی انتظار نامہ بر مین شام کی
متقلم سے پھول نکلیں گے بہ رنگ شاخ گل — کھینچیں گے تصویر جب ہم عارض گلفام کی
لکھون سر نامہ پہ اپنا نام اگر میں قاصدا — خط ہی گم ہو ایسی ہی تاثیر میری نام کی
ہوتی جاتی ہی خط شبرنگ سے ہر جا نمود — روشنی ہی رو جانان مین چراغ شام کی

دیوان دوم

دیوان دوم

جو دون تری لب رنگین کو برگ گل سی مثال
کہی شراب گلو نسی گلاب کی بدلی

شعاع عارض دلدار کا یہ عالم ہے
کہ آفتاب ہی گویا نقاب کی بدلی

فراق یار مین بجلی نہین چمکتی ہے
غبار لشکر غم ہی سحاب کی بدلی

حصول علم سی کیا ہو جو ہی سو قسمت ہی
مین سرنوشت پڑہون اب کتاب کی بدلی

کیا نکلتی ہی طفلی سی عشق نی یہ ضعیف
کہ مجکو شیب دکہایا شباب کی بدلی

شب وصال یہ کوتاہ تہی کہ بس سر شام
طلوع مہر ہوا ماہتاب کی بدلی

فراق یار مین مانند شبنم نرگس
سرشک ہین مری آنکہون نہین خواب کی بدلی

کبہی اوسکی دیکہتی کی مثل آفتاب ہی تاب
شعاع حسن ہی منہہ پہ نقاب کی بدلی

جو آرزو ہی دلا ہاتہ آئی صید مراد
تو چاہیی ہی سکون اضطراب کی بدلی

ضرور پیدوش جان ہی کیا تن آسانی
لبطشراب ہو مرغ کباب کی بدلی

شراب ساقی کوثر سی مست ہون ناسخ
ثواب مجکو ملیگا عذاب کی بدلے

گم ہوا مین جب سی تیرا رو نظر آیا مجہی
آئینہ جب مینی دیکہا تو نظر آیا مجہے

ہوگیا ہی تیری فرقت مین جہان ایسا سیاہ
ماہ نو بہی صورت ابرو نظر آیا مجہے

حلقہ گیسوی اتکہہ اوسکی نظر آتی نہین
چشم مین گویا کہ پیدا ہو نظر آیا مجہے

مینی جانا یہ ہی میری طرح فرقت نصیب
آنکہہ مین جسکی کوئی آنسو نظر آیا مجہے

جب ارو بہلا چمنی مین سو بات ڈالا یار نے
سب بستان مین گل شبو نظر آیا مجہے

[illegible]

چمن کی لالۂ ٹی کرتی ہین پڑ جائیگی خاک
کب بھلا حسن قبول اسقدر اکسیر مین ہی

کیون نہین حلقۂ گیسوی جوان مین ہوکر پیر
زاہد اقید جو تو سلسلۂ پیر مین ہے

محو نظارۂ جانان نہین کچھ واقع مجنون
چشم بینا ہی جو حلقہ مری زنجیر مین ہی

کیا ہی شیرین ہی بیان عالم پیرین کلام
ایسی کاہیکو حلاوت شکر و شیر مین ہی

قتل عالم کو کیا رد کی مری لاش پہ
اشک پیکان تمہاری مژہ کی تیر مین ہی

نہین مقراض مین ہرگز مری اغونکی کہر نڈا
شعلۂ شمع ہی جراح کی گلگیر مین ہی

غم نہین ہجر کی شب کا ہی اگر رنگ سیاہ
برق ہی وہ آتش یان نالۂ شبگیر مین ہے

یا رسول عربی جلد کرو میری مدد
ورنہ آخر یہ غلام آپکی تاخیر مین ہی

گر بری ہی مری قسمت تو بھلی ہو جاوی
دخل کل آپکو تو دفتر تقدیر مین ہی

تن واحد ہو جہین آہ ہی میری صدای واحد
رات دن لشکر اعدا مری تدبیر مین ہے

عفو ہون سر یا گنہ عفو ہوی میری گناہ
چھٹتی ہی تیر دعا تو وہ تاثیر مین ہی

لطف مرنی کا ہی کہ ملی باغ بہشت
اور جینی کا مزا نسخۂ اکسیر مین ہی

تو نہی دو لوگو ہی کون بھلا تیری سوا
نہ وہ تقریر مین ہی اور نہ تحریر مین ہی

مطمئن کر دل ناسخ کو خداوندا اب
محو اسوقت یہ دل سی تری تکبیر مین ہی

ساتھ میری آہ کی زنجیر کی آواز کی
راگ سی آواز مل جاتی ہی جیسی ساز کی

جسکو تاکا پیچ گیا جیدکی جیسی ملدا اوسی
تمکو تیر اندازی آتی ہی نئی انداز کی

دیوان دوم

پہلوی ہی کا ہین اوسکی کرون کیونکر مین باتین کی
چپ جو ہو جاتا ہون صورت دیکھکر غماز کی
اومین حرف ہی ایسا تم ہین اسطرح کی پاین گی
سر تا پا نظر ہی نوف و وہ ناز و ناز

اصل صورت کی جاتی ہی بجا تصویر
مری تصویر کو حاجت نہین پرواز کی
کیا الٹی نالی کی ہی جلوہ خورشید کو
صنعت ترصیع اگر دیکھو مری اشعار کی
طاہر لیسنای نہ سنا ہی پیغام ضیا سازی
تصویر رخسار جانان ہی جھانی ہی جانی
رنگ ہی باکر لگی ہی تیکتی ہی زرنگ باز کی
صبح ہی نا ہی پامال وہ محبوب سرباز کی
گلبن خزان ہوی روز کی گلستان شیراز کی
بیہات ناسخ حافظ شیراز کی

پاؤن تیرا ابہر گیا ہی پر میری خاک سی
کشتۂ حسرت ہوئی اکسیر میری خاک سی

ہون وہ دیوانہ کہ اوگین گی اگر کوئی تخم
ہوینگی پیدا وانۂ زنجیر میری خاک سی

ایک مشت خاک کا ہی تجہسی شرمندہ ہون
ہو مرا گہر اِی فلک تعمیر میری خاک سی

نقش پا ہی یار آغوش تصور مین لیا
بعد مرنی کی ہوئی تقصیر میری خاک سی

جلتی ہین جاسد ہزارون شان تربت دیکہکر
ہو رہی ہی آگ کی تاثیر میری خاک سی

کہینچی ہوا اوس سرو کی اگر تجکو شبیہ
ہو مصور گردہ تصویر میری خاک سی

اِی مصور اور رنگونکی نہین کچہ احتیاج
خاک ہون لین کہینچ تصویر میری خاک سی

رہ نہ آئیگا عبث مثل گیاہ خار دار
نکلی ہین سو دست دامن گیر میری خاک سی

خوب تجکو دیکہتا تہا میری مرجانی کی بعد
چشم دشمن کو ملی تعمیر میری خاک سی

حورین جنت کی کہبہی آتی ہین دنیا کی حسین
کب ہی بہتر سرمۂ تسخیر میری خاک سی

ہی یہ حسرت قبر پر آیا نہ وہ شیرین ادا
کی روان اشکون نی جوئی شیر میری خاک سی

مجکو پابوسی کی حسرت خاک پر کہتا ہی پاؤن
کم نہی لے دیکہ ہی توقیر میری خاک سی

آتی آندہی ہی مگر پہنچی نہ کوہی یار تک
ہو گئی گذشتہ کیا تقدیر میری خاک سی

زور سی اغیار روی اسقدر گل ہو گیے
خاک اب اوڑنی کی ہو تدبیر میری خاک سی

کیون نہ اِی ناسخ ہین ستارا اترن پامال خلق
کچہ ازل ہی کم نہین تقدیر میری خاک سے

ضعف سی ناسخ مجہی کہان اوٹہتا ہی
کبہی اوٹہتا ہی تو آہونکا دہوان اوٹہتا ہی

دیوان دوم

باغ بہشت اور بھی سرسبز ہو گیا چپ کیوں لگی رہی نہ بھلا مجکو رانڈ ن	مسموم جب یہاں سی امام حسن گئی کیا کیا جہاں سی نہ مری امام سخن گیے

ولہ

آپ ہین دوست تو دشمن کیا ہے بہ ستش تیغ قضا کے آگے آپ کر دیتی ہین ہر سخت کو نرم آپ کا دام بلا آفت ہے آپ کی برق غضب کے آگے آپ سی ہو جو قوی مور ضعیف	خضر ہمراہ ہی رہزن کیا ہے سرکشو نکی رگ گردن کیا ہے دست داؤ دین آہن کیا ہے طائر عرش نشیمن کیا ہے مہ تو کیا ماہ کا خرمن کیا ہے پیل تن کیا ہے تہمتن کیا ہے

بس یہی ورد زبان ہے ناسخ
آپ ہین دوست تو دشمن کیا ہے

یہ ہین صورت ہوئی تھی ہجر مین تغییر مجنو نکی وہ مجنون ہون کہ میری سامنی ہی دم بخود مجنون اگر معشوق کا مانع نکرتا تا مناسب تھا آتا لیلی کہا مجنون تھی ہوئی فصد لیلی کی	بجای نامہ لیجا قاصدا تصویر مجنو نکی مری زنجیر کی بی صدا زنجیر مجنو نکی گران جانی ہی مرنی مین تھی تاثیر مجنو نکی وہ ہی تاثیر لیلی کی یہ ہی تاثیر مجنون کی

ولہ

ہوت وہ سوزان شعلہ بھاگی دور میری خاک سے	اپنی دامن کو بچاتی طور میری خاک سی

دیوان دوم

کیون نہ رہین بیہوش کہ ہم قصر جانان کی تلی
دیدۂ تر اپنی دریا مین کیا اڑا چاہی

اور سجھتو کی ہماری قبر مین حاجت نہین
خانۂ محبوب کا کوہی کو اڑا اچاہی

ہی شب مہتاب فرقت مین تقاضا ہی جنون
چادر مہتاب کو ہی آج پہاڑا چاہی

انتہا ہی لاغری سی جب نظر آیا نہ مین
ہنسکے وہ کہنی لگی بستر کو جہاڑا چاہی

کر چکی ہی تیری رفتار ایک عالم کو خراب
شہر خاموشان کو ہی چلکر اوجاڑا چاہی

منہ چھپاتی کیون ہی قاتل پاس ہی تیغ نگاہ
باغ مین ہنستی ہین گل تو منہ بگاڑا چاہی

کوئی سیدہی بات صبا کی نظر آتی نہین
آپ کی پوشاک کو کپڑا ہی آڑا چاہی

تنگ اس وحشت کدہ مین ہو نہین اتخوبی جنون
عرش کی سقف محدب کو لتاڑا چاہی

آنسوؤن نی ہجر مین برسات رکہی سال بہر
ہمکو گرمی چاہی ہر گز نہ جاڑا چاہیے

آج اوس محبوب کی دل کو مسخر کیجیے
عرش اعظم پر نشان نالی کا گاڑا چاہی

مر گیا ہون حسرت نظارۂ ابرو مین مین
عین کعبہ مین مری لاشہ کو گاڑا چاہی

محتسب کو ہو گیا آسیب جو توڑا ہی خم
جو یون ہی ہیکش جن آج جہاڑا چاہی

جلد رنگ آہی دیدۂ خونبار اب تار نگاہ
ہی محرم اوس پری پیکر کو نا ڑا چاہی

لڑتی ہین پریون سی کشتی پہلوان عشق مین
ہمکو ناسخ راجہ اندر کا اکھاڑا چاہی

نظر آئی ضریح تربت شبیر لوہی کی
زیادہ سیم و زر سی ہو گئی توقیر لوہی کی

جدا ہوگی نہ میری پاؤن سی زنجیر لوہی کی
جنون کب ہی یہ مقناطیس مین تاثیر لوہی کی

دیوان دوم

بڑی ضد اندلون واعظ سی ہی مجھ رند مشرب کو — پیالی ایک شیشی کو چاہی خمار سونی کی
خوشی سی اپنی سر کٹوائین جو جو عاشق ہین زر — کوئی زر دار بنواتی اگر تلوار سونی کی
ہوا ہی حسرت زر مین ہوس کیا مناسب ہو — اگر لگوائین اینٹین قبر مین وہ چار سونی کی
نہ رنگ گل کی تصویر مین ہوئی ہی اسقدر نالان — کہ بلبل کی قفس مین ہو گئی منقار سونی کی
حریصونکو ہوئی ہی بی تعلق زر سی ہستا ہی — ہین اونکی روضونکو بھی گنبدیان درکار سونی کی
اجل کی آتی ہی سونا پڑا ہی خاک مین غافل — بس اک دم مین سنہری ہو گئی بیکار سونی کی
نہین تلوار کی حاجت جو دشمن ہو ادھی زر دی — زیادہ ہوتی ہی لوہی سی ہی دل مار سونی کی

یہ سرپا ہیٹ یہ رنگت ہی کہان سونی مین ای ناسخ
تن محبوب مین حالت ہی دست افشار سونی کے

جو بنتی تو فی زنجیر ای بت بی پر چاند کی — ہوئی وحشت سی کسکی پیری پاؤن زنجیر چاند کی
سفید آئی تری چاند اور سورج زرد ہی ظالم — یہ ہی اکسیر سونی کی وہ ہی اکسیر چاند کی
بڑا پی سی آئی ہو سفید اوسکی سیہ کاکل — جو ہی زنجیر لوہی کی وہ ہو زنجیر چاند کی
بہت اوس سیم تن کی مدح کی مضمون سوجھی ہین — مجھی درکار ہی لوگوں پی بخر بر چاند کی
رکاب ان کی بنی پی ہی تمہاری پائی نازک تک — ذرا ای شہسوار و دیکھنا تدبیر چاند کی
مناسب جب نکوئی رتبہ دیکھا ہی تب سیمین — تو ناچار سی بنوائی تری تصویر چاند کی
تصور ہو بت سیمین بدن کا ہی نمازون مین — ہوا جب کوئی مسجد کرو تعمیر چاند کی
برابر تیری زیور سیم و زر کی قتل کرتی ہین — جو ہی تاثیر لوہی کی وہ ہی تاثیر چاند کی

دیوان دوم

روندو الاعوس تی عالم بالا کو آج
چرخ اطلس کو نہین کچھ فرش پا اندازی

باغمین آمد ہی وس گل کی ابہی آیا ہین
اور چلی گلگیر پہلی رنگ کی پروازی

زاہد بیگانہ ہو میری سیہ کاری نہین
علم میلو ہین کتابو نہین مرکب سازی

کہینچتی ہین جذبہ دلسی ہم ہی اوس محبوب کو
رجعت خورشید ہوا ئی حج کی اعجازی

کیا رقیب روسیہ ہی چپ تیغ کی حضور
دب گئی آواز خر کی شیر کی آواز سے

آج کچھ انداز بسمل اضطراب دل مین ہی
قبضۂ شمشیر شاید پنجۂ قاتل مین ہی

کیا اثر ہی یہ تیری گل رخسار کا
سب تلو نہین تل ہی پر عطر اوسکی تل مین ہی

سمجہی کیا نسبت بلا شیرین کو اہی شیرین ادا
تو دلو نہین ہی نقش نقش شیرین سل مین ہی

کیا فقط طالع لشکر کی عشق کر دیتا ہی پست
چرخ ہی مسکن فرشتو کا چہ بابل مین ہی

فصل گل کا دیتی ہی مژدہ صبا واقف نہین
کیا برنگ غنچۂ لالہ ہماری دل مین ہی

کم نہین دریا سی نظرو نہین ہمارا سیل اشک
اپنی دامن مین ہی جو دامن ساحل مین ہی

کی ہی یاران عدم کو حال دل کی اطلاع
نامہ اپنا شاہ بال طائر بسمل مین ہی

خیر جاری ہی ختم نہی ای میکشو خمار پر
موج زن دریا ہی ہر کشتی سایل مین ہی

ای پری تو نی تو لیلی کو بھی مجنون کر دیا
نغمۂ ساز جرس اب پردۂ محمل مین ہی

کچھ ہی سمجہین ای پری رو کچھ ہی مجہ دیوانہ مین
یان بھی ہی صنع ازلی جو مہ کامل مین ہی

ہو چکا آخر سفر جب آپ سی باہر ہوی
وصل اوس ظالم جہانکا پہلی ہی منزل مین ہی

[illegible]

روتی روتی ہین مین عشق مین اور اگر کہی
پونچھ آنسو جلد اپنی دیدۂ تر کھولدے

ای فلک مین جان دونگا آئی یاد ابروی یار
بس کر ہی ماہ نو کا تو خنجر کھولدی

شاعر شیرین زبان کچھ اور کہتی ہین کہان
بات کر منہہ سی ہان تنگ شکر کھولدے

چاہتا ہون جو دیوان اس کی ہو چپات
شام سی ہی بند نقاب ای ماہ پیکر کھولدے

باندہی ہین فاقہ سی پتھر میں اپنی پیٹ پر
خود غرض کا ہی تقاضا لعل گوہر کھولدے

سب کرین تیری ستایش خود ستائی ہی عشق
بند کر منہہ کو وہان کیسۂ زر کھولدے

کیا تماشا ہی کہ رستہ بند ہوتا ہی ابھی
ایکدم بازار مین روی منور کھولدے

جاؤن دنیا سی تیری جانی سی پہلی ای صنم
رہتی ہی پیراکفن ڈولی کی چادر کھولدے

وصل کا دن ہو چکا اون کا نہین جاتا حجاب
ابھی کبوتر باز جوڑی کی کبوتر کھولدے

ستر رضوان کر چکا ناسخ ای باب علوم
باب جنت کو ترا باب خیبر کھولدے

سب ہنسین ہین نئی ہنستین ہین ای یار نئی
روز زبان ریختی کی اوٹہتی ہی دیوار نئی

پھر نئی سر سی ہوا جوش جنون آئی بہار
پھر ہی پاونکو زنجیرین ہین درکار نئی

ماہ نو کیا ہی بھلا ابروی قاتل کی حضور
کیون فلک ہمکو دکھاتا ہی یہ تلوار نئی

سبز ہو جو ہین یہ رند نہ پھرتا ان سی
کہنہ ہو جاہی گی زاہد تیری دستار نئی

اونکا ندار مجھی تیر و نکی سوفارون سی
دمبدم پھر فغان ہلتی ہی منقار نئی

موت آتی ہی جنون غم نہین عریانی کا
ہوگی پوشاک مری واسطی طیار نئی

دیوان دوم

[illegible]

شور ہی ہر سو میان صید گاہ ممکنات	دشمن شبیر خدا ہو ہی سگ ناپاک ہی
آج کوئی عندلیب کی سوا نالان نہین	گلشن عالم مین بس پیراہن گل چاک ہی
مرتضی عرش برین سی آی بالای زمین	عرش کی سقف محدب پہ دماغ خاک ہی
بیگمان ہی برق خاطف ذوالفقار حیدری	لشکر اعدای دین گویا خس و خاشاک ہی
شاہ مردان سی نہین مخفی کوئی راز جہان	ہین بلک ہر کاری انکی ہر طرف کو لاک ہی
بادشاہان جہان سب نقش ردیتے ہین اوسی	وہ وزیر بادشاہ کشور لولاک ہی

عالم ارواح سی ناسخ قدم کی ساتھ ہی
روح پاک پادشاہ اولیا کی خاک ہی

تو چاند سے سایہ چاندنی ہی	کو سون تک بلکہ روشنی ہی
ہی یاد صف فرہ جو دل مین	گویا بجلی کی چھاؤنی ہی
مارا ابرو سے سیکڑون کو	قاتل تلوار کاٹنے سے
کافر خط استوا بدن کا	تیری سوئی کی کر دہنے ہی
عاشق ہین جو سوزن فرہ کے	اپنی چیکین ہی سوزنی سے
دیکھا جسی ہو گیا وہ عاشق	تیرے آنکھون مین موہنی ہے
کیونکر پی جاون دیکھ ای ضبط	جو دامنک ہی ہیری کی کنی ہے
ای ماہ مرے کفن کے لایق	تیری محفل کی چاندنی ہے
وہ ماہ ہی تو کہ چاند نے سے	تیری گھوڑی کی گردنی ہے

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

دیوان دوم

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

بیلی کی نظر آگئیں کلیان گل تر مین — سنسنی مین جو کل دانت تمہاری نکل آئی
دیتا ہی کہان ساتھ بری وقت مین کوئی — پتھر کو لگی چوٹ شراری نکل آئے

ہوتی ہی کل سے بری زندگی — جو کورستے سے رہا ہی دہ غم سے نکل

ولہ

وہ چمک ہی تیری ہاتھ مین کہ سوئی مین نہین — جو قصایا تہا تمہاری کا قصایا ہو گیا

ولہ

کوچہ محبوب کی نزدیک ہم گاڑی گئی — قصر جنت کیون ہماری واسطی جہاڑی گئی
کیا مناسب ہو گئی ہی قبر مین یار عذاب — اہل دولت ہی خزانو کی طرح گاڑی گئی
خاک بہل پایا نہ ہی کو درختون کیطرح — زندگی بہر کوی پایا مین قدم گاڑی گئی
دیجیان کچہ اور گنتین پی چوبہ گردون بنا — اپنی کیڑی کس قدر جنت مین ہم پہاڑی گئی

ولہ

ہین حسین اور بہی پر تجہین ہی ہر بات نئی — دہج نئی وضع نئی گات نئی بات نئی
خط نورستہ نہ قرآن کو کردی منسوخ — لوح محفوظ سی اوتری ہی یہ آیات نئی

ولہ

نہ تری گات بری ہی نہ تری بات بری — نظر آئی نہ مجہی تیری کوئی بات بری
گرچہ ایجان نہین تیری کوئی بات بری — پر مری بات نہ مانی یہی بات بری
چاہتی ہو کہ نہو میری بری بات برے — آپ ترچاتی ہین میری بہلی بات بری
چوم لون کیون نہ بہلا تجہسی لپٹ کر سر دم — واہ کیا منہہ ہی کہ نکلی نہ کبہی بات بری

دیوان دوم

ولہ

ولہ

ولہ

کیا کریں باغ سے آئی جو ہوا کی جھونکے
آ رہی ہیں یہ ہمیں خواب فنا کی جھونکی

خواب راحت کی تصرف سے نہ آنکھیں کی ہم
چاہتی ہیں یا وہی کوچہ کی ہوا کی جھونکی

کوہ تمکین ہی اوڑی پھرتی ہیں مثل پر کاہ
چلنی لگتی ہیں جہاں باد فنا کی جھونکی

ٹھنڈی ٹھنڈی مری سانسیں ہیں مجھی کافی ہیں
ہجر میں ہیں یہ عبث سرد ہوا کی جھونکی

راتدن کیا ہی جلاتی ہو رقیبو مجھکو
کہیں دوزخ میں خدا تمکو جلا کی جھونکی

خاک مجھ کشتہ کا کل کی جو پہ باد گئی
ہو گئی غالیہ سا باد صبا کی جھونکے

ہم فقیر ایسے ہیں اے شاہ کہ جا بیٹھا جو لگا
پہاڑ میں تا پنی کو بال ہما کی جھونکی

ولہ

کمال النیرت گل ہی تری نازک کمر پتلی
رگ گل بھی نہیں باغ جہاں میں اسقدر پتلی

کہیں دیکھی ہی شاید ابھاری تیری انگلی
کہ ماری شرم کی پانی سے ہی اب گہر پتلی

ولہ

باغ میں آج جو اوس گلکی سواری آئی
شور بلبل نے کیا باد بہاری آئی

ولہ

ہی شب وصل جو ای ماہ جبین تھوڑی سی
ہی مری جسم میں بھی جان حزین تھوڑی سی

سمجھی ہم ابر سے نکل آیا تارا +
کھل گئی پالو نسی جو تیری جبین تھوڑی سی

وسعت آباد جہان تنگ ہوا از پر فلک
چاہیے مجھکو جگہ زیر زمین تھوڑی سی

دیوان دوم

یہ صدا عالم بالا سی مجھے آتی ہی | لی سکی کون تری جان خدا حافظ ہی

تا بہ دیوان قیامت ہی یقین ای نکل سخ

ہو نہ منسوخ یہ دیوان خدا حافظ ہی

آدمی عاشق ہین کیا اوس سرو قد ازا دپر | ایک قمری اب نظر آتی نہین شمشاد پر

رباعیات

دیکھی نہ کسی نے میری غربت افسوس | کانٹی کرتی ہین ہر قدم پر پا بوس
اوس زلف سیاہ پہ یہ ای بخت سیاہ | چلنی پڑی کالی رات مین کالی کوس

رباعی

سیلاب روان ہی چشم تر سی ہر دم | سوتی نہین اک آن شب ہجر مین ہم
کسطرح پلک پلک سی لگ جای کبھی | ملتی نہین دریا کی کناری باہم

رباعی

بھیجا ہی جو مینی یہ محبت نامہ | لکھنا نہ جواب مین عنایت نامہ
یہ حال ہی دم بھر نہین امید حیات | گویا کہ یہ نامہ ہے وصیت نامہ

رباعی

رہتی کو عجب مکان ملا ہی ای یار | ہر سمت سی خاک آتی ہی لیل و نہار
کرتا ہون کسی خط مین جو نامہ تحریر | ہو جاتا ہی بعد لکھنی کی خط غبار

رباعی

دیوان دوم

ازل عدم آخر عدم ای عرش جناب

رباعی

دی نامہ بر کی در پہ دستک یارب | پہنچے سے مجھے مکتوب یکایک یارب
ہو وہ بھی گھڑی جو لوگ آ آ کی کہیں | آیا خط یار ہو مبارک یارب

رباعی

حیران بیٹھی ہیں کر د ساری مونس | تصویر کی جسطرح کھینچے ہو مجلس
غربت میں ہوا ہی ضعف ایسا طاری | نقطہ کی طرح ہوں دائرہ میں محبس

رباعی

کب دیکھیے ہوتا ہوں دوچار گلشن | کس دن نظر آتی ہی بہار گلشن
غربت نے کیا ہی خار صحرا مجھکو | تھا پیش ازیں ہائے میں خار گلشن

رباعی

ہی خالق اصباح سے امید مجھے | دیکھا نہ غم فرقت جاوید مجھے
مانند سحر کروں گریباں صد چاک | شاید نظر آ جاے وہ خورشید مجھے

رباعی

احباب اگر وطن میں ہیں آسودہ | بیتاب ہیں غربت میں ہوں کیوں بیہودہ
غفلت ہی اگر جواب لکھتے ہیں اونہیں | خامہ ہی مرا بھی ہائے خواب آلودہ

رباعی

ہی روز ازل سے دانہ زد یدہ دوران | کیا خاک ہو سیر کوئی اسکا مہمان
خورشید کو دیکھو آسمان کو دیکھو | اتنے بڑے خوان میں ہی ایک وہ نان

دیوان دوم

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

دیوان دوم

رباعی

ای دوستو نوروز مقرر ہی آج
خورشید از رکہ حمل پہ ہی آج
ثابت یہ دلیل ہی کہ بیتابی مین
میری لیی روز و شب برابر ہی آج

رباعی

ہر چند ہون پیر اور سر پر ہی اجل
لیکن ہی نہین پیٹ کی سوا فکر عمل
ہی رشتہ عمر مختصر سا لیکن
شیطان کی آنت ہی مرا طول امل

رباعی

آیا غربت مین ہمکو ماہ رمضان
ہی مصحف رخ کی یاد جای قرآن
ہی شام کا ساری روزہ دارونکو خیال
پر مجکو ہی اشتیاق زلف جانان

رباعی

کچھ غم نہین نظر وسی اگر ہی پنہان
ہر دم مری دلمین ہی وہ محبوب جہان
کافی ہوئی یاد مصحف عارض یار
حافظ کو رہے نہ احتیاج قرآن

رباعی

غربت نی کیا ہی مجکو ایسا حیران
مطلق ہی خیال جان نہ یاد جانان
ہی خال رخ یار مجھے نقطۂ سہو
اور ابروی خمدار طاق نسیان

رباعی

کیا سرخی ہین اشک نامہ کی انشا مین
پیچیدہ شکستگی مین نہ ہی تمنا مین